خُدا پر بھروسہ

رُقیہ علی



خدا پر بھروسہ

رُقیہ علی

(RUQIA ALI)

اہتمام

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40 اُردو بازار، لاہور

65۔سی سی اے، فیز-IV، ڈی ایچ اے، لاہور

فون: 37352332، 37232336 فیکس: 37223584

www.ilmoirfanpublishers.com

E-mail:ilmoirfanpublishers1@gmail.com

انتساب!

اویس علی عرف سونو کی بے لوث محبت کے نام

''اگر انسان اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے اور زندگی کی مشکلات کا مقابلہ کرتا ہے تو اللہ انسان کو ضرور نوازتا ہے اور جب وہ نوازتا ہے تو بے شمار دیتا ہے اور دل کی ساری مرادیں بن مانگے پوری کرتا ہے۔''

خدا پر بھروسہ

دیوار کے پاس کھڑی آئلہ، دیوار کو دیکھتے ہوئے جلدی سے اس کو پھلانگو کہیں کوئی آ نہ جائے ویسے بھی پہلے ہی کافی اندھیرا ہو گیا ہے پھر گھر بھی واپس جانا ہے۔ دیوار کو دیکھتے دیکھتے اُس کو ایک چھوٹا سا سوراخ نظر آتا ہے وہ اس میں ہاتھ ڈال کر اوپر ہوتی ہے پھر اس میں پاؤں رکھتی ہے یوں دیوار پر چڑھ جاتی ہے۔ دیوار پر چڑھ کر خود کو تسلی دیتے ہوئے لو دیکھو! تم نے معرکہ عظیم مار لیا ہے تم سب کچھ کر سکتی ہو صرف ہمت کی ضرورت ہے گھبراؤ مت۔ پھر خود سے یوں ہی بیٹھی باتیں کرتی رہوں گی یا پھر نیچے بھی کودو گی۔ وہ نیچے چھلانگ مار دیتی ہے سیدھا لان میں جا کہ گرتی ہے۔ وہاں پر کوئی کانٹا ہوتا ہے وہ اس کے پاؤں میں لگ جاتا ہے۔ آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آتے ہیں۔ خود سے ہی یہ آنسو بھی بہت پاگل ہیں خود بخود نکل آتے ہیں۔ بھلا رونے کی کیا ضرورت ہے۔ ابھی تو جنگ شروع ہوئی ہے تم ابھی سے رو رہی ہو۔ آگے کیا کرو گی۔ آنسو صاف کرتے ہوئے میں بہت بہادر ہوں میں نہیں روؤں گی۔ اُٹھ کر چل پڑتی ہے۔ سیڑھیاں جو گھر کے پچھلے حصے میں ہوتی ہیں ان کو چڑھتے ہوئے ایک کمرے کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ دروازے کے باہر کھڑی ہو کر لمبے لمبے سانس لیتی ہے۔

دروازہ کھول کر اندر کمرے میں آجاتی ہے۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوتی ہے احمد اُس کو دیکھ کر حیران ہوجاتا ہے۔ احمد تم اندر کیسے آئی ہو۔ اگر کسی نے دیکھ لیا تو تمہیں پتہ ہے کیا ہوگا؟

یہ میں بعد میں سوچوں گی آئلہ بڑی ہمت و حوصلے سے جواب دیتی ہے ابھی مجھے تمہاری help چاہیے۔

حیرت سے احمد مطلب......

کوئی مطلب نہیں آئلہ اپنی بات دہراتے ہوئے تم مجھ سے نکاح کرلو۔

مزید حیرت سے احمد تمہارا دماغ تو خراب نہیں۔

احمد کو وضاحت دیتے ہوئے آئلہ میں نے یہ کوئی بڑی بات نہیں کہی ہے۔ Just help nothing anything else

(صرف مدد اس کے علاوہ کچھ نہیں)

احمد آئلہ کو نکاح کی اہمیت سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

تم نکاح کا مطلب جانتی ہو؟

آئلہ کو صرف اس کو وقت کی نزاکت سمجھاتے ہوئے تم اس نکاح کا کسی کو مت بتانا یہ صرف مدد ہوگی اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ جب میں کہوں تم طلاق دے دینا۔

پہلے تمہارے کہنے پر نکاح کروں اور پھر طلاق دے دوں احمد لیکن کیوں؟ میں تم کو پاگل دِکھتا ہوں خود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔

ہاتھ جوڑ کر آئلہ پلیز کرلو۔

غصے سے احمد مجھے نہیں کرنا۔ مجھے کسی کی مدد کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں۔ اس کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے سمجھ آئی۔ اب یہاں سے جاؤ کہیں کوئی آنہ جائے۔

اس کو تو ہر صورت یہ نکاح کرنا تھا کیونکہ اس میں ہی آئلہ کی بقاء تھی آئلہ لگتا ہے تم پر شرافت کا کوئی اثر نہیں۔ میں ابھی ایسا ہنگامہ کروں گی کہ تم کو نکاح کرنا پڑے گا۔

وہ شور کرنے کے لیے منہ کھولتی ہے کہ احمد اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیتا ہے۔

وہ ڈر جاتا ہے کہ کہیں کوئی ہنگامہ نہ ہو جائے احمد جلدی سے بولتا ہے ٹھیک ہے مجھے تم سے نکاح کرنے پر کوئی اعتراض نہیں صرف نکاح ہوگا اور جلد ہی تم کو طلاق لینی ہوگی۔

پرسکون ہوتے ہوئے آئلہ ٹھیک ہے کل کوٹ آ جانا میں اپنے بابا کے ساتھ آ جاؤں گی۔

جاتے جاتے یاد رکھنا اگر تم نہ آئے تو پھر سوچ لینا کیا کروں گی۔

کہیں کوئی آ نہ جائے اس ڈر سے احمد اب تم جاؤ۔

آئلہ دروازہ کھول کر چلی جاتی ہے۔ کمرے سے پچھلی سیڑھیوں سے لان میں پھر وہاں سے دیوار پھلانگ کر گھر سے باہر۔

ممتاز حیدر کمرے میں بیٹھا ہوتا ہے آئلہ بابا میں آ گئی ہوں۔

بیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے ممتاز حیدر تم کہاں تھی؟

خود پر قابو پاتے ہوئے آئلہ بقاء کی جنگ لڑنے۔ پھر دوسری طرف منہ کر کے بابا نکاح کا انتظام ہو گیا ہے یہ کہتے ہی آئلہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگتے ہیں۔

وہ بولتی ہے بابا اور کچھ مت پوچھیے گا صبح نو بجے کوٹ جانا ہے۔

بیٹی کا حوصلہ بڑھانے کے لیے ممتاز حیدر بیٹی میں تمہارے ساتھ ہوں میں جانتا ہوں میری بیٹی بہت بہادر ہے۔

I am proud of you. Now you can handle every situation you are my brave daughter

(مجھے تم پر فخر ہے اب تم ہر صورتحال کو سنبھال سکتی ہو تم میری بہادر بیٹی ہو)

باپ کی طرف دیکھے بغیر آئلہ بابا بہادر بننے کے لیے آگ کے پل سے گزرنا پڑتا ہے اور اس میں روح تک جل جاتی ہے اور تکلیف بھی بڑی ہوتی ہے اور آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

کہتی تو تم ٹھیک ہو ممتاز حیدر خود سے لیکن زندگی یہ سب سکھاتی ہے۔

بستر پر لیٹے ہوئے آئلہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں آئلہ خود سے آج جتنا رونا ہے رو لو اس کے بعد بہادری سے سب کچھ سہنا ہے پھر خود سے ہی یار کیا کروں آسمان سے زمین پر گری ہوں آنسو تو نکل ہی آتے ہیں۔

بیڈ پر لیٹے ہوئے احمد سوچتا ہے صبح جانا چاہیے یا نہیں اس نکاح میں اس کی کیا مدد ہے پھر ہنستے ہوئے۔

چلو یار نکاح کر لوں گا۔ میرا کیا جاتا ہے صرف تین بار ہاں تو کہنا ہے۔ پھر خود سے یار کوٹ میں تو صرف نکاح نامے پر دستخط کرنے ہیں۔

کوٹ کے دروازے پر جونہی ممتاز حیدر اور آئلہ پہنچتے ہیں احمد بھی آجاتا ہے ممتاز حیدر اور احمد ہاتھ ملاتے ہیں پھر تینوں اندر چلے جاتے ہیں۔

وکیل سے ممتاز حیدر نے پہلے سے بات کی ہوتی ہے۔

جیسے ہی وہ وکیل کے چیمبر میں داخل ہوتے ہیں وکیل آیئے میں آپ ہی کا انتظار کر رہا ہوں۔

تینوں بیٹھ جاتے ہیں۔

احمد آئلہ اور ممتاز حیدر کی طرف دیکھتا ہے دونوں پر سکون اور مطمئن ہوتے ہیں۔

وکیل نکاح نامہ آئلہ کے سامنے رکھتا ہے اور اس کو بتاتا ہے یہاں یہاں دستخط کر دو۔ وہ آرام سے کر دیتی ہے۔

پھر وکیل نکاح نامہ احمد کے سامنے رکھتا ہے اور اُس کو بتاتا ہے یہاں یہاں دستخط کر دو۔

احمد دومنٹ نکاح نامے کو دیکھتا ہے پھر دستخط کر دیتا ہے۔

وکیل نکاح نامے کی ایک کاپی ممتاز حیدر کو دے دیتا ہے اُٹھتے ہوئے ممتاز حیدر شکریہ! حسین صاحب

حیرت سے ممتاز حیدر کی طرف وکیل دیکھتے ہوئے ممتاز صاحب اس طرح کے نکاح کی کیا ضرورت پیش آ گئی۔

بڑے پرسکون انداز میں جیسے کوئی بڑی وجہ نہ ہو ممتاز حیدر بس کچھ خاص وجہ نہیں۔

وکیل چونکہ ممتا حیدر کا پرانا شناسائی ہوتا ہے اور ان کے بزنس کے اونچ نیچ کو جاتا ہے کہتا ہے اگر آپ نہیں بتانا چاہتے تو آپ کی مرضی۔

ممتاز حیدر اب اجازت دیں۔

خدا حافظ وکیل ان کو رخصت کرتے ہوئے۔

تینوں کورٹ سے باہر چل پڑتے ہیں۔ اسی دوران ممتاز حیدر احمد سے بیٹا تم اس بات کا یقین رکھنا میں اور آئلہ کبھی بھی کسی سے ذکر نہیں کریں گے۔

یقین اور غیر یقینی کی حالت میں ہونے کے باوجود احمد جی انکل۔

احمد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ممتاز حیدر شکریہ! بیٹا اس مدد کے لیے۔

احمد اور آئلہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے بھی نہیں۔

احمد خدا حافظ انکل۔

اپنی گاڑی میں احمد بیٹھ کر چلا جاتا ہے۔

آئلہ اور ممتاز حیدر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ جیسے ہی آئلہ اور ممتاز گھر میں داخل

ہوتے ہیں آمنہ بیگم کہاں تھے تم دونوں باپ بیٹی صبح سے؟

بڑے پرسکون انداز میں ممتاز حیدر میں نے آئلہ کا نکاح کر دیا ہے۔

چونکہ آمنہ بیگم کو اپنے شوہر پر پورا اعتماد ہوتا ہے کہ وہ جو کرتا ہے ٹھیک کرتا ہے اس لیے بڑے پرسکون انداز میں کس سے؟ ممتاز حیدر صوفے پر بیٹھتے ہوئے میرے دوست کا بیٹا ہے لیکن ابھی کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں صرف اسفند کا منہ بند کرنا ہے۔

ممتاز حیدر کے قریب صوفے پر بیٹھتے ہوئے آمنہ بیگم آپ نے جو بھی فیصلہ کیا ہو گا ٹھیک کیا ہو گا۔ آپ دونوں بیٹھو میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔

اُٹھ کر جاتے ہوئے آئلہ کو گلے لگا کر پیار کرتے ہوئے گھبراؤ نہیں میں اور تمہارے بابا تمہارے ساتھ ہیں۔

آئلہ سر کے اشارے سے جی۔

☆......☆......☆

اگلے دن ملک اسفند آتا ہے ممتاز حیدر بڑے تپاک سے اس کو خوش آمدید کہتا ہے آیئے بیٹھیں؟ دونوں صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں۔

لہجے میں رعب لیکن بڑا مروت و لحاظ کا اظہار کرتے ہوئے ملک اسفند ممتاز حیدر صاحب آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟

میں فیصلہ کیسے کر سکتا ہوں ممتاز حیدر پرسکون انداز میں فیصلہ تو خدا نے کرنا ہوتا ہے۔ میری بیٹی کا نکاح میرے دوست کے بیٹے سے ہو گیا ہے۔

خود کے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے ملک اسفند رشتہ تو ہم نے بھی مانگا تھا۔

اس سے رشتہ بچپن سے منسوب تھا ممتاز حیدر وضاحت کرتے ہوئے درحقیقت بات کو سنبھالتے

ہوئے۔انہوں نے ضد کر کے نکاح کروالیا ہے۔

غصے سے اُٹھ کر چلتے ہوئے ملک اسفند ممتاز حیدر صاحب آپ نے کچھ اچھا نہیں کیا۔

ملک اسفند جا رہا ہوتا ہے اور آمنہ بیگم چائے لا رہی ہوتی ہے بھائی صاحب چائے تو پی کر جائیں۔

طنزیہ انداز میں ملک اسفند اس کی بھی ضرورت نہیں۔اور چلا جاتا ہے۔

لاؤ بیگم ہم پیتے ہیں ممتاز حیدر اور آپ سے بات بھی کرنی ہے۔

میز پر چائے رکھتے ہوئے آمنہ بیگم کیا بات ہے؟

میں گاڑی بیچنے لگا ہوں ابھی ممتاز حیدر بات کر ہی رہا ہوتا ہے تو آئلہ آجاتی ہے۔

بابا کیا کرنے لگے ہیں۔

بیٹی کو ممتاز حیدر بتاتا ہے میں گاڑی بیچنے لگا ہوں میں نے سوچا ہے گاڑی بیچ کر ایک تو جن سے اُدھار لیا ہے ان کو لوٹا دوں دوسرا اوپر والے Portion (حصے) کی باہر سے سیڑھیاں نکال کر اس کو کرائے پر چڑھا دوں۔اتنا بڑا گھر ہے نیچے والے Portion میں ہمارا آسانی سے گزارا ہو جائے گا۔

شوہر کی بات کی تائید کرتے ہوئے آمنہ بیگم آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

اس کی بیگم اور بیٹا ملک اسفند کے انتظار میں بیٹھے ہوتے تھے جیسے ہی وہ گھر پہنچتا ہے شہر یار ابا انہوں نے کیا کہا؟

انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا ہے ملک اسفند پرسکون انداز میں تا کہ بیٹے کو ٹھنڈا کر سکے۔

غصے سے شہر یار ابا میں اس نکاح کو نہیں مانتا۔آپ بس میری اس سے شادی کروائیں ورنہ میں اُٹھا کر لے جاؤں گا۔

اک دم غصے میں ملک اسفند خبردار! شہر یار یہ گاؤں نہیں شہر ہے ایسی حرکت یہاں مت کرنا ورنہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔

بیگم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دل نواز بیگم اس کو سمجھاؤ۔ یہ لوگ معمولی نہیں ہیں۔

آئلہ بابا میں Job کرنا چاہتی ہوں۔

چونکہ ممتاز حیدر آزادی کا قائل ہوتا ہے بیٹی کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے ضرور کرو۔

ماؤں کا تعلق چاہے آپر کلاس ہو یا مڈل سے وہ صرف عورت بن کر سوچتی ہیں اور ہمیشہ پرانے خیالات کی مالک ہوتی ہیں۔ آمنہ بیگم بھی چونکہ ماں ہوتی ہے اس لیے بولتی ہے۔

اس کی ضرورت نہیں ہمارے ہاں لڑکیاں کہاں Job کرتی ہیں اوپر کا Portion کرائے پر چڑھا رہے ہیں ہم اسی میں گزارا کر لیں گے۔

بیوی کو سمجھاتے ہوئے ممتاز حیدر گزارا کرنے کی بات نہیں۔ اس کو دنیا دیکھنے دو۔ بچوں کے لیے زندگی گزارنے کے لیے حالات کے ساتھ مقابلہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بادلِ نخواستہ آمنہ بیگم جیسے آپ کی مرضی۔

باپ کو قائل کرنے کے لیے شہریار آبا میں نے پتہ کروالیا ہے ان کا بزنس تباہ ہو گیا ہے۔ ان کو بزنس میں کسی نے دھوکا دیا ہے۔ اب وہ تباہ ہو چکے ہیں۔

تم نے شاید سنا نہیں بیٹا ملک اسفند زندہ ہاتھی لاکھ کا اور مرا سوا لاکھ کا ہوتا ہے۔ ابا اُس لڑکی نے مجھے Challenge کیا تھا کہ وہ مجھ سے شادی نہیں کرے گی۔ شہریار اس طرح تو میں ہار جاؤں گا۔

سخت لہجے میں ملک اسفند تم ہارو یا جیتو میں تم کو گاؤں بھجوا رہا ہوں۔ اب اس بات کو یہاں ختم کرو۔ مزید میں کچھ نہیں سنوں گا۔

شہریار آبا......

سنی اَن سنی کر کے ملک اسفند چلا جاتا ہے۔

ماں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے شہریار اماں وہ لڑکی کوئی آفت ہے کسی سے ڈرتی ہی نہیں۔

اب دیکھو! میں لڑکا ہو کر اس سے ہار گیا۔ اب پوری سوسائٹی کے لڑکے میرا مذاق اڑائیں گے۔

بیٹے کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے دل نواز بیگم اس کو سمجھاتی ہے۔ اس لیے تم گاؤں جاؤ۔ یہاں شہر میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔

برا سا منہ بنا کر شہریار اچھا اماں جیسے آپ کہتی ہیں میں چلا جاؤں گا۔

بیٹے سے پیار کا اظہار کرتے ہوئے دل نواز بیگم ٹھیک ہے۔

صبح آمنہ بیگم میز پر ناشتہ لگا رہی ہوتی ہے آئلہ اور ممتاز حیدر آتے ہیں۔ آئلہ کو تیار دیکھ کر تم کہاں جا رہی ہو؟

ماما میرا آج انٹرویو ہے۔

اس سے پہلے کہ آمنہ بیگم کچھ کہتی ممتاز حیدر ٹھیک ہے میں تمہیں، ہاضم اور جاذلہ کو چھوڑ دیتا ہوں۔

نوکر باجی چائے لے آیا ہوں۔

چائے پکڑتے ہوئے ٹھیک ہے تم جاؤ۔

سب ناشتہ کرتے ہیں ناشتے سے فارغ ہو کر سب ممتاز حیدر کے ساتھ جاتے ہیں۔

وہ گاڑی میں جا رہے ہوتے ہیں۔ احمد بھی اپنی گاڑی میں جا رہا ہوتا ہے۔ اس کی نظر آئلہ پر پڑتی ہے اور آئلہ کی اس پر۔ دونوں اس طرح کا رویہ اختیار کرتے ہیں جس طرح جانتے ہی نہیں۔

آفس کا دروازہ کھولتے ہوئے آفس میں داخل ہوتی ہے۔ سامنے سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص تشریف رکھیں۔ سامنے والی کرسی پر آئلہ بیٹھ جاتی ہے۔

دستاویز دیکھتے ہوئے نام آئلہ حیدر پھر پوچھتا ہے آپ کی Qualification؟ پر اعتماد انداز میں آئلہ بی۔اے! ان سائیکالوجی۔

شخص آپ ہمارے لیے کیسے فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔

وضاحت دیتے ہوئے آئلہ میں Workers کا Motivational level high

کر سکتی ہوں جس سے worker بہتر کام کریں گے اس سے Industry کی production

بڑھے گی۔

اس کے ساتھ والا شخص کیا motivation کا اس قدر effect ہوتا ہے۔

وضاحت کرتے ہوئے آئلہ یہ motivation ہے جو انسان کو آگے بڑھنے پر مجبور کرتی ہے۔

سامنے والا شخص شکریہ! ہم آپ کو بعد میں inform کر دیں گے۔

آئلہ اُٹھ کر چلی جاتی ہے۔

رات کو ممتاز حیدر آمنہ بیگم میں نے گاڑی بیچ دی ہے۔ پیسے دیتے ہوئے یہ لو پیسے اور جن کا

اُدھار دینا تھا وہ بھی دے دیا ہے۔

پیسے لیتے ہوئے آمنہ بیگم صبح شرافت کو بھی فارغ کر دوں گی۔

ٹھیک ہے بیگم ممتاز حیدر میں نے وہ سیڑھیاں نکالنے کے لیے مزدوروں سے بات کر لی ہے وہ

صبح آجائیں گے۔ آئلہ کی طرف دیکھتے ہوئے تمہارا انٹرویو کیسا رہا۔

بڑے پر اعتماد انداز میں آئلہ بابا بہت اچھا وہ مجھے کال ضرور کریں گے۔

ٹھیک ہے مطلب تم کامیاب رہی ممتاز حیدر۔ بیٹی آج بہن بھائی کو دیکھ لو میں آج تھکا ہوا ہوں۔

باپ سے پوچھتے ہوئے آئلہ بابا جا ذلہ کا ایم کیٹ کا رزلٹ ہفتے تک آجائے گا۔

چلو پھر تو اس کا بھی Admission ہو جائے گا ممتاز حیدر جہاں اس کا نصیب ہوگا۔

آئلہ کو تنبیہہ کرتے ہوئے آمنہ بیگم ذرا ضم کو توجہ دو۔ اس کے 10th کے پیپر ہونے میں صرف

چھ ماہ رہ گئے ہیں اُٹھ کر جاتے ہوئے آئلہ اچھا ماما میں دیکھتی ہوں اور چلی جاتی ہے۔

ممتاز حیدر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آمنہ بیگم کوئی بات نہیں وقت گزر جائے گا۔

بیگم تم مجھے جانتی ہو ممتاز حیدر میں ان باتوں سے نہیں گھبراتا یہ تو زندگی کا حسن ہے کبھی دھوپ اور کبھی چھاؤں۔

مجھے پتہ ہے آمنہ بیگم آپ نہیں گھبراتے لیکن مجھے بھی آپ کو احساس دلانا ہے میں آپ کے ساتھ ہوں۔ بیگم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے شکریہ! میں بہت خوش نصیب ہوں کہ آپ جیسی عورت میری شریک سفر ہے۔

مسکراتے ہوئے آمنہ بیگم یہ شریک حیات تو سنا تھا یہ شریک سفر کیا ہے۔

ہنستے ہوئے ممتاز حیدر زندگی سفر ہی تو ہے اسی مناسبت سے ہم نے آپ کو شریک سفر کہہ دیا کیونکہ آپ نے اس سفر کی اونچ نیچ میں میرا ساتھ دیا۔ مجبوری سے نہیں خوشی سے۔

یہ تو میرا فرض ہے آمنہ بیگم ویسے بھی آپ جیسے عظیم شخص کا ساتھ بیوی خوشی سے دیتی ہے۔

صبح آمنہ بیگم شرافت کو پیسے دیتے ہوئے شرافت یہ تمہاری پچھلے دو ماہ کی تنخواہ، بہت شکریہ! کہ تم نے اس مشکل میں ساتھ دیا ہم اب تمہیں نہیں رکھ سکتے۔

شرافت کی چونکہ اس گھر کے ساتھ جذباتی وابستگی ہوتی ہے اس لیے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے باجی آپ یہ بھی رکھ لیں۔ لیکن مجھے جانے کے لیے مت کہیے۔

اوپر سے ممتاز حیدر آجاتے ہیں۔ اس کی محبت کا جواب محبت سے دیتے ہوئے۔

بیٹا! یہ تمہاری محبت ہے لیکن اتنے جذباتی نہیں ہوتے تمہارے ساتھ بھی پیٹ لگا ہے اور تمہارے خاندان کا بوجھ بھی تمہارے اوپر ہے اس لیے تم کو جانا ہے۔

آمنہ بیگم جب ہمارے حالات دوبارہ ٹھیک ہوئے تو ہم تم کو بلا لیں گے۔

باجی جی آپ نے تو مجھ کو کبھی ملازم سمجھا ہی نہیں اتنا پیار دیا ہے شرافت میں دس سال کا تھا جب یہاں آیا تھا۔

اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے ممتاز حیدر بھول جاؤ پرانی باتوں کو۔

آنسو صاف کرتے ہوئے شرافت چلا جاتا ہے۔

مزدور آ جاتے ہیں اور ممتاز حیدر جا کر ان کو ہدایات دیتا ہے تو اس کونے سے سیڑھی نکالنی ہے۔

مزدور جی صاحب جی ہو جائے گا۔ ان کو فارغ کرنے کے بعد ممتاز حیدر اندر داخل ہوتا ہے تو آئلہ بھاگی بھاگی آتی ہے۔

بابا...... کال آئی ہے انہوں نے مجھے Job دے دی ہے۔

اس کو پیار کرتے ہوئے ممتاز حیدر Job تو آپ کو ملنی ہی تھی۔ میری بیٹی Talented ہی بہت ہے۔

☆......☆......☆

آئلہ بس سے اتر کر سوسائٹی میں داخل ہوتی ہے اسی وقت احمد بھی گاڑی لے کر سوسائٹی میں داخل ہوتا ہے۔ احمد تو آئلہ کو دیکھ لیتا ہے لیکن آئلہ چونکہ اپنے دھیان میں چل رہی ہوتی ہے وہ احمد کو نہیں دیکھتی۔ احمد اس کے آگے آگے آہستہ آہستہ گاڑی چلاتے ہوئے جاتا ہے۔ گاڑی کے شیشے میں آئلہ کو دیکھتا جاتا ہے۔ احمد خود سے بولتا ہے۔

''دیکھو تو کیسے نیک پروین بن کر ڈوپٹہ اوڑھے آرہی ہے یاد ہے مجھے وہ رات کیسے میرے کمرے میں آگئی تھی کہ میں اس سے نکاح کروں۔'' پھر خود سے ہی کہتا ہے تو تم نے بھی تو کر لیا تھا۔ خود سے ہی پھر کہتا ہے پتہ نہیں میں نے کیوں کر لیا تھا۔ لیکن اس نے اس نکاح کو لے کر مجھے تنگ بھی تو نہیں کیا۔ بلکہ کبھی میری طرف دیکھا بھی نہیں۔

آئلہ اِرد گرد سے بے نیاز اپنے دھیان میں چلتی جاتی ہے۔

تھوڑی دیر بعد احمد گاڑی تیز کر کے اس سے آگے نکل جاتا ہے لیکن آئلہ کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ حسن احمد تھا یا کوئی اور۔ یوں چلتے چلتے آئلہ گھر پہنچ جاتی ہے اور گھر میں داخل ہو جاتی ہے۔

بیٹی کو دیکھتے ہی آمنہ بیگم کیسا رہا تمہارا پہلا دن؟

بڑے پرسکون انداز میں آئلہ ماما بہت اچھا۔

تم منہ ہاتھ دھو لو میں تمہارے لیے کھانا لاتی ہوں۔

آپ فکر نہ کریں ماما آئلہ میں کھا لوں گی پھر کمرے میں چلی جاتی ہے۔

ممتاز حیدر، آمنہ بیگم، آئلہ اور ہاضم سب لاؤنج میں بیٹھے ہوتے ہیں جاذلہ بابا...... ماما...... میرا رزلٹ آگیا ہے میرا ایم بی بی ایس میں ایڈمیشن ہو گیا ہے۔

بابا میرے ایم کیٹ اور ایف ایس۔ سی کے نمبر ملا کر 97% میرٹ بنا ہے۔ اب میرا ایڈمیشن گورنمنٹ میڈیکل کالج میں ہو جائے گا۔ اب میں ڈاکٹر بن جاؤں گی۔ خوش ہوتے ہوئے ممتاز حیدر

ضرور ضرور دیکھا! بیگم ہمارے پاس Private کے لیے پیسے نہیں تھے تو اللہ تعالیٰ نے گورنمنٹ میں ایڈمیشن دے دیا۔ فیس بھی تھوڑی سی ہوگی جو ہم آسانی سے بھر سکیں گے۔

شوہر کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے آمنہ بیگم واقعی خدا بڑا مہربان ہے اگر ایک طرف سے کمی ہوتی ہے تو وہ دوسری طرف سے بھر دیتا ہے۔

فون پر ماں سے بات کرتے ہوئے شہریار اماں میرا یہاں دل نہیں لگتا۔

بیٹے کو تسلی دیتے ہوئے دل نواز بیگم میرے لال وہاں تم کو ہر سہولت تو میسر ہے پھر بھی نہیں لگتا تو لگاؤ۔ میں تم کو نہیں بلا سکتی۔

اچھا اماں بتاؤ وہ کیسی ہے کبھی نظر آئی۔

بیٹا وہ آفیسر کام کرتی ہے۔ دل نواز بیگم ویسے بھی ان کے حالات ٹھیک نہیں ہیں۔

شہریار اماں میں یہ ہی بات ابا کو سمجھاتا ہوں لیکن ان کو سمجھ نہیں آتی۔

یہاں گاؤں میں بھی تو لڑکیاں ہیں کوئی بھی پسند کر لو۔ سب ہنس کر رشتہ دیں گے۔

چڑتے ہوئے شہریار اماں ہیں لیکن کوئی اس جیسی خوبصورت اور آفت نہیں۔

بیٹے کا دھیان ہٹانے کے لیے چھوڑو وہ تمہارے نصیب میں ہی نہیں ویسے بھی کوئی خاص لڑکی نہیں تمہارا دماغ خراب ہو گیا۔

اچھا اماں خدا حافظ۔

دل نواز بیگم فون رکھتے ہوئے لڑکی تو کمال ہے پر کیا کریں وہ رشتہ نہیں دیتے۔

آئلہ اپنے مالک کے کمرے میں اس کو فائلز چیک کروانے آتی ہے۔ وہ فائلز چیک کرتا ہے اور آئلہ کو بیٹھنے کے لیے کہتا ہے وہ بیٹھ جاتی ہے۔ چونکہ وہ آئلہ میں دلچسپی لے رہا ہوتا ہے ویسے بھی اس کو آئلہ کا خود میں رہنا اور دوسروں کو منہ نہ لگانا کچھ اچھا نہیں لگتا آئلہ سے کہتا ہے۔

مس آئلہ آپ تو کسی سے بات ہی نہیں کرتیں۔اس بات کی پرواہ کیے بغیر کے وہ مالک ہے آئلہ

سر جس سے جو کام ہو اس سے اتنی بات کر لیتی ہوں۔

وہ کبھی ہمیں بھی کوئی خدمت کا موقع دیں۔

آئلہ سر مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔

آج آپ Lunch میرے ساتھ کریں۔

غصے سے مگر ادب ولحاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے آئلہ سر میں اپنا Lunch گھر سے لاتی ہوں وہی

کھاؤں گی شکریہ! پھر اُٹھ کر چلی جاتی ہے۔

چھٹی ہو جاتی ہے سب چلے جاتے ہیں آئلہ بیٹھی اپنے کیبن میں کام کر رہی ہوتی ہے۔گزرتے

ہوئے مالک اس کو دیکھ لیتا ہے تو اس کے پاس آ کر مس آئلہ آپ ابھی تک گئی نہیں۔

سر بس نکلنے لگی ہوں۔

آئیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں مالک نمبر بنانے کے لیے۔

شکریہ! سر میں اپنا کام خود کرنا پسند کرتی ہوں۔مجھے کسی سے مدد لینے کی ضرورت نہیں۔

وہ جیسے آپ کی مرضی خدا حافظ۔

جواب میں آئلہ او۔کے خدا حافظ۔تو وہ چلا جاتا ہے۔

ان مشکل حالات میں بیگم کو روشنی کی کرن دکھانے کے لیے ممتاز حیدر بیگم! سیڑھیاں تو بن گئی ہیں

میں نے اوپر کا پورشن کرائے پر دینے کے لیے اشتہار بھی دے دیا ہے۔جاذلہ کا ایڈمیشن کنگ ایڈورڈ

کالج میں ہو گیا ہے۔

شوہر کے الفاظ لاشعوری طور پر اس میں روح پھونکتے ہیں وہ خوشی سے خدا کا شکر ہے سرکاری

کالج میں ایڈمیشن ہو گیا ورنہ ان حالات میں ہم پرائیویٹ کالج کہاں Offard کر پاتے۔

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں ممتاز حیدر بیگم کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے یہ سب خدا کا کرم ہے۔ جو مشکلیں ڈالتا ہے وہی حل بھی نکالتا ہے۔

اسی دوران آئلہ آجاتی ہے السلام وعلیکم! بابا ماما۔ انہوں نے پیدائش سے اب تک بادشاہوں جیسی زندگی گزاری تھی اب وہ اکیلی آتی جاتی تھی اوپر سے ممتاز حیدر کو اپنے معاشرے کا بھی اندازہ تھا وہ مشکل وقت میں انسان کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔ بڑے پیار سے ممتاز حیدر کیسا گزرا دن؟

وہ بڑے پرسکون لہجے میں بہت اچھا۔

بیٹھو میں تمہارے لیے پانی لاتی ہوں آمنہ بیگم بیٹی کو پرسکون کرنے کے لیے۔

بیٹی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے جسے آئلہ بڑی مہارت سے پرسکون رکھنے کی کوشش کر رہی تھی ممتاز حیدر پریشان لگ رہی ہو۔

ایسی بات نہیں بابا۔

وہ حالات سے لڑنے پر یقین رکھتا ہے سمجھوتے پر نہیں اس لیے ممتاز حیدر بیٹی حالات کے ساتھ Compromise مت کرنا اور پھر اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔

حیرت سے آئلہ! بابا کو میرے دل کا حال کیسے پتہ چل گیا۔ کیا بابا نجومی ہیں۔ پھر خود سے ہی اگر ایسا ہوتا تو بابا ہی دھوکا کھاتے ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی ہر بات کا بابا کو پتہ ہوتا ہے پھر بھی دھوکا کھا گئے۔ خود سے سارے سوال کر کے اور خود سے ہی جواب دے کر پھر خود سے کہتی ہے چلو آئلہ Fresh ہو جاؤ تم کو سمجھ نہیں آئے گی۔

اگلے دن مالک اپنے ملازم آصف سے مس آئلہ کو بھیجو۔ وہ جا کر آئلہ کو بلا کر لے آتا ہے۔

وہ جی سر آپ نے بلایا تھا۔

آئیں مس آئلہ بیٹھیں۔

وہ بیٹھ جاتی ہے اور پوچھتی ہے. جی سر کیا کوئی کام تھا۔

کام تو چونکہ کوئی خاص ہوتا نہیں اس لیے مالک تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے اور بہانے بنانے لگتا ہے۔

ہاں وہ ایک فائل کے بارے میں بات کرنی تھی۔

جی سر کریں آئلہ بڑے پر اعتماد انداز سے۔

حسین برادرز کی ڈیل کا کیا ہوا؟ مالک آئلہ کو غور سے دیکھتے ہوئے۔

مالک کا اس طرح دیکھنا آئلہ کو برا لگتا ہے وہ سر اس کا سر ارشد کو پتہ ہو مجھے کیا پتہ؟ میں ان کو بھیجتی ہوں۔

وہ جانے لگتی ہے تو مالک دراصل مجھے آپ سے ہی بات کرنی تھی ارشد صاحب سے میں پھر اس پر بات کر لوں گا آپ بیٹھیں کیا ہم لوگ آپ کو اچھے نہیں لگتے آپ کسی سے بات نہیں کرتیں۔

سر میں یہاں کام کرنے آتی ہوں باتیں کرنے نہیں آئلہ بڑے غصے سے

اتنی بدتمیزی اچھی نہیں ہوتی مالک اس کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اگر میں چاہوں تو تم کو دومنٹ میں فارغ کر دوں۔لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔

آئلہ غصے سے چلی جاتی ہے اپنے کیبن میں جا کر پرس سے کاغذ نکالتی ہے اور لا کر مالک کے سامنے میز پر زور سے رکھ دیتی ہے ساتھ ہی یہ رہا میرا Resignation۔میں نے اس دن لکھ کر رکھ لیا تھا جس دن آپ نے مجھے چائے کی آفر کی تھی۔ مجھے پتہ چل گیا تھا۔ مجھے اس کی جلد ضرورت پڑے گی۔

وہ آئلہ کو دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔لیکن وہ غصے سے وہاں سے نکل کر اپنے کیبن سے پرس اٹھا کر آفس سے نکل جاتی ہے۔ آئلہ گاڑی سے اُتر کر سوسائٹی میں داخل ہوتی ہے تو احمد اور اس کا باپ گاڑی میں سوسائٹی میں داخل ہوتے ہیں۔

اس کو غور سے دیکھتے ہوئے سلمان توفیق احمد یہ ممتاز حیدر کی بیٹی ہے نا؟

آج وہ احمد کو کافی پریشان لگتی ہے باپ کے سوال پر چونک کر احمد جی ابو یہ انہیں کی بیٹی ہے۔

اپنی سوچوں میں کھوئی آئلہ اردگرد سے بے نیاز چلی جاتی ہے۔خود سے آج تو گھر میں کھانے کو بھی کچھ نہیں۔کیا ہوگا؟میں نے تو سوچا تھا آج سر سے کچھ ایڈوانس کی بات کروں گی۔پھر خود سے ہی عزت پر سودا نہیں ہوسکتا زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا۔دو دن بھوکے رہیں گے اس دوران کوئی نہ کوئی انتظام ہو جائے گا۔

سلمان توفیق بہت اچھے لوگ ہیں احمد چونکہ آئلہ کے بارے میں سوچ رہا تھا چونک کر جی ابو آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

دونوں گھر پہنچ کر لاؤنج میں بیٹھ جاتے ہیں سلمان توفیق کافی پریشان ہوتے ہیں۔

شوہر کی پریشانی دیکھتے ہوئے ریحانہ بیگم کیا بات ہے؟ سلمان صاحب آپ اتنے پریشان لگ رہے ہیں۔

کچھ نہیں بیگم۔آج میں اور احمد آرہے تھے تو ممتاز حیدر صاحب کی بیٹی کو دیکھا وہ بس سٹاپ سے پیدل آرہی تھی۔

غم ودکھ کا اظہار کرتے ہوئے ریحانہ بیگم ان کے ساتھ بہت بڑا دھوکا ہوا ہے۔بلکہ یوں کہیے کہ نیکی گلے پڑگئی ہے۔وہ بچیاں جن کو پتہ نہیں تھا کہ بس میں بھی سفر کرتے ہیں وہ بسوں کے دھکے کھا رہی ہیں۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ریحانہ بیگم شوہر کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے بڑی اچھی بچیاں ہیں ہمارے سامنے تو جوان ہوئی ہیں۔

اپنے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے سلمان توفیق میں نے ممتاز صاحب کو سمجھایا بھی تھا کہ اس کو کاروبار میں شامل نہ کریں لیکن ان پر نیکی کا بھوت سوار تھا۔اور مزے کی بات یہ ہے بیگم!ابھی بھی نہیں پچھتاتے کہتے ہیں میں نے فرض پورا کیا یہ اس کا ظرف تھا۔دیکھا!بیگم ایسے لوگ بھی دنیا میں ہوتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو خدا دیتا ہے۔ساری باتیں احمد بڑے غور سے سنتا ہے پھر سوچتا ہے تو پھر اس کو واقعی ہی کوئی مجبوری تھی جو اس نے مجھ سے نکاح کیا۔

بیٹے کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر ریحانہ بیگم احمد کیا سوچ رہے ہو۔

سوچ سے نکل کر احمد نہیں امی کچھ خاص نہیں۔

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی ممتاز حیدر کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ کر آئلہ السلام وعلیکم! کہتے ہوئے کمرے میں جانے لگتی ہے۔

کیا ہوا آئلہ بیٹی؟ ممتاز حیدر تشویش سے پوچھتے ہوئے آفس سے جلدی آ گئی ہو۔

وہ باپ کے سامنے آ کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔

بابا! میں نے Resign کر دیا ہے۔

چونکہ ممتاز حیدر بڑا بہادر تدبر والا انسان ہوتا ہے جھٹ سے بولتا ہے۔ تو کوئی بات نہیں ہے۔ وہ رونے لگتی ہے بیٹی کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے ممتاز حیدر بیٹا روتے نہیں۔ یہ سب زندگی کی دھوپ چھاؤں ہے۔

روتے ہوئے آئلہ بابا! آپ پوچھیں گے نہیں میں نے کیوں Resign کیا ہے؟

بیٹی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ کوئی تو وجہ ہو گی جو میری بیٹی نے Resign کیا ہے۔ خاندان کے لیے اپنی فکر کا اظہار کرتے ہوئے آئلہ بابا! آج تو گھر میں کھانے کو بھی کچھ نہیں میں نے ایڈوانس کا سوچا تھا لیکن Resign کر آئی ہوں۔

تو کیا ہوا؟ ممتاز حیدر صرف دو دن بھوکا رہ لیں گے تو کچھ نہیں ہو گا۔

پھر وہ باپ کو سب کچھ بتاتی ہے اسی دوران آمنہ بیگم جو آئلہ کے لیے پانی لے کر آتی ہے وہ بھی سب کچھ سن لیتی ہے۔ بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھ کر ممتاز حیدر آئلہ بیٹی تم نے ٹھیک کیا۔ پھر بیوی کی طرف دیکھتے ہوئے۔

بیگم تم مجھے کہہ رہی تھی میں نے آئلہ کو Job کرنے سے کیوں نہیں روکا۔ اگر میں روکتا تو وہ یہ

تجربہ نہ کر سکتی اور ساری عمر سوچتی رہتی۔ میں کسی کام کی نہیں۔ بیٹیاں کچھ نہیں کر سکتیں اور پھر یہ کہہ کر اس کو اپنی صلاحیتوں کا بھی پتہ نہ چلتا کہ وہ مشکل حالات کو کتنے اچھے طریقے سے Handle کر سکتی ہے۔

اب اس میں خود اعتمادی آئی ہے۔

آپ ٹھیک کہتے ہیں شوہر کی طرف دیکھتے ہوئے آمنہ بیگم پھر بیٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔

دیکھو! اس نے عزت کو ہر چیز پر ترجیح دی ہے۔ اس رات سارا خاندان بھوکا سو گیا ہے۔ لیکن کسی نے کسی کو الزام وار نہیں ٹھہرایا بلکہ سب نے ایک دوسرے کا ساتھ دیا۔

☆......☆......☆

صبح صبح آمنہ بیگم...... ممتاز حیدر آوازیں دیتا ہوا آمنہ بیگم کیا ہوا؟ کیوں بلا رہے ہیں؟

چیزیں اور پیسے دیتے ہوئے ممتاز حیدر یہ لو میں grocery لایا ہوں بچوں کو ناشتہ بنا کر دو۔

چیزیں اور پیسے پکڑتے ہوئے حیرت سے آمنہ بیگم یہ سب کہاں سے آیا ہے؟

خوشی سے ممتاز حیدر بیگم کرائے دار آ گئے ہیں انہوں نے ایڈوانس دیا ہے۔

خدا کا شکر کرتے ہوئے آمنہ بیگم ''رب سب وسیلے بنانے والا ہے۔''

وہ بھی ''خدا کا شکر ہے اس نے دیا۔''

احمد کا سارا خاندان بھابھی، بھائی، ماں سب ناشتے کی میز پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ سلمان توفیق احمد بیٹا کل سے تم آفس بھائی کے ساتھ جاؤ گے۔ اب میں چاہتا ہوں تم دونوں آفس سنبھال لو اور میں آرام کروں۔

فرمانبردار بیٹے کی طرح احمد جی بابا! مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں اس ہفتے جاپان جا رہا ہوں عمر میں چاہتا ہوں میری غیر موجودگی میں آفس کے معاملات احمد دیکھے۔ آفس کے معاملات سے توجہ ہٹانے کے لیے ریحانہ بیگم آصفہ بیٹی اپنے ابو کو چائے دو۔

اچھی بہو کی طرح حکم مانتے ہوئے آصفہ جی امی میں دیتی ہوں۔

وہ چائے بنا کر سلمان توفیق کو دیتی ہے۔ ساتھ ہی پاس بیٹھے دیور سے چلو! کل سے تم بھی جال میں پھنسے۔ وہ بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کا عادی ہوتا ہے۔ اس کے کان کے قریب ہو کر فکر نہ کرو شیر نہیں پھنستے۔ میں پھر بھی آزاد رہوں گا۔

دیکھیں گے! آصفہ مسکراتے ہوئے۔

سب ناشتہ کر رہے ہوتے ہیں تو آئلہ سب میری طرف متوجہ ہوں آج کا ضروری اعلان ہاضم، جاذلہ اور ماما پلیز!

بیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے ممتاز حیدر کیا بات ہے جس پر اتنی توجہ دینے کی ضرورت پیش آگئی ہے۔

باپ کی توجہ لینے کے لیے آئلہ بابا سمجھا کریں! میرے پاس تازہ ترین خبر ہے I have a breaving news

بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے ہاضم اب تنہا بھی دو۔

اچانک ایک کالی بلی آجاتی ہے آئلہ ڈر جاتی ہے وہ ڈر کر بھال جاتی اپنے گھر کی طرف احمد کی طرف دیکھتی بھی نہیں وہ کھڑا دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔ وہ خود سے کیا لڑکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں؟ وہ مجھے دیکھتی بھی نہیں اور میں کیا کیا غلط گمان اس کے متعلق رکھتا ہوں۔

ناشتہ روکتے ہوئے جاذلہ اب اس سے زیادہ توجہ نہیں دے سکتے اور ہم تو ناشتہ روک دیا ہے۔

آئلہ بابا ایک تو میں نے ایم۔ ایس سی کا فیصلہ کیا ہے دوسرا میں گھر پر بچوں کو ٹیوشن پڑھاؤں گی۔

لڑکیوں کا کام کرنا آمنہ بیگم کو پسند نہیں ہوتا اس لیے وہ بولتی ہے اب اس کی کیا ضرورت پیش آگئی ہے۔

ماں کو سمجھانے کے انداز میں آئلہ کرائے سے صرف گھر کا کچن تو چل سکتا ہے لیکن اگر میں بھی پڑھتی ہوں تو ہم سب کی فیس کیسے پوری ہوگی۔

چونکہ اس نے کبھی خود کچھ نہیں کیا ہوتا ہمیشہ نوکر کرتے آئے ہیں اس لیے وہ چاہتی ہے آئلہ بھی نہ کرے۔آمنہ بیگم بیٹی کو پیار سے کہتی ہے میں اپنا زیور بیچ بیچ کر آپ لوگوں کی فیس دیتی رہوں گی جب تک زیور ختم ہوگا تب تک تم لوگ پڑھ چکے ہوگے۔

وہ ماں کی بات سے اتفاق نہیں کرتی اور کہتی ہے لیکن ماما میں پھر بھی پڑھاؤں گی۔

ممتاز حیدر تو ہمیشہ سے بیٹی کا ساتھ دیتا ہے ابھی بھی دیتا ہے بیٹی میں تمہارے ساتھ ہوں جو تم کرنا چاہتی ہو تم کرو۔

غصے سے آمنہ بیگم آپ بھی حد کرتے ہیں سوسائٹی میں ہماری کیا عزت رہ جائے گی۔

تلخ لہجے میں ممتاز حیدر سوسائٹی ہمیں کھانے کو دینے نہیں آتی۔جو ہم ان کی فکر کریں اور بچوں کی خواہشات کا گلہ گھونٹ دیں۔

آمنہ بیگم مگر......

خاموش۔اور آئلہ سے تمہارا جو جی چاہتا ہے تم کرو۔بیوی کو خاموش کروانے کے بعد ممتاز حیدر جاذلہ تمہارا میڈیکل کالج کا پہلا دن ہے بھائی کے ساتھ ہی چلی جاؤ۔یہ تم کو کالج چھوڑ کر سکول چلا جائے گا۔

آہستہ سے جاذلہ بابا اتنا چھوٹا ہے میں خود ہی چلی جاؤں گی۔

میٹرک کا student ہے اب اتنا بھی چھوٹا نہیں۔

جاذلہ او کے بابا!

بیٹے کو تنبیہہ کرتے ہوئے آمنہ بیگم ہاضم دھیان سے بائیک چلانا،بہن ساتھ ہے۔

جی ماما۔

ہاضم اور جاذلہ جاتے ہوئے خدا حافظ ماما بابا۔

ممتاز حیدر اور آمنہ بیگم خدا حافظ۔

سب نے زندگی کی گاڑی کو مل کر چلانے کا فیصلہ کیا آمنہ بیگم سارے گھر کے کام کرتی گھر کی صفائی کرتی، کپڑے دھوتی، برتن دھوتی اور کھانا پکاتی، آئلہ خود پڑھتی اور بچوں کو گھر میں ٹیوشن پڑھاتی جاذلہ اور ہاضم اپنا پڑھتے اور ماں کا گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے۔ اتوار کو تینوں بہن بھائی گھر کا کام کرتے اور ماں کو کچھ نہ کرنے دیتے۔ ممتاز حیدر ڈوبے ہوئے بزنس کو دوبارہ کھڑا کرنے کے لیے دن رات کوشش کر رہے تھے اس بار انہوں نے کسی کو حصہ دار نہ بنانے کا فیصلہ کیا۔ بیگم کا زیور بیچ کر نیچے سے کام شروع کیا۔

ویسے تو آئلہ سوسائٹی میں کسی سے ملتی نہیں تھی لیکن ایک دن پڑوس میں میلاد ہوا تو وہ بھی آمنہ بیگم کے ساتھ چلی جاتی ہے۔ تھوڑی دیر میں لوگوں کے ہجوم سے بیزار ہو جاتی ہے۔

ماما میں گھر چلی جاؤں۔ سامنے تو گھر ہے۔ احمد کو جاتے دیکھ کر چلو چلی جاؤ۔ وہ احمد جا رہا ہے ماما مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ مجھے ڈر نہیں لگتا۔

اتنی دیر میں احمد نکل جاتا ہے ویسے بھی وہ ان کی باتیں نہیں سنتا۔ آمنہ بیگم ٹھیک ہے تم جاؤ۔

وہ جا رہا ہوتا ہے گلی میں کوئی نہیں ہوتا رات ہوتی ہے۔ احمد اپنے پیچھے قدموں کی آواز سنتا ہے تو پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے آئلہ آ رہی ہوتی ہے۔ خود سے سوچتا ہے یقیناً میرے پیچھے آئی ہو گی ویسے بھی گلی میں کوئی نہیں ہے اپنا حق جتائے گی۔ لیکن اس نے پہلے کبھی ایسا کیا تو نہیں۔

اتنے میں گلی کی لائٹ بند ہو جاتی ہے دونوں گلی میں اکیلے ہوتے ہیں آئلہ ایک کنارے اور احمد دوسرے کنارے پر چل رہا ہوتا ہے۔ احمد سوچتا ہے اگر کوئی بلی ہی آ جائے تو آئلہ ڈر کر میرے ساتھ لگ جائے گی لڑکیاں ویسے بھی ڈرپوک ہوتی ہیں۔

☆......☆......☆

پانچ سال کے بعد

سیڑھیاں نیچے اترتے ہوئے جاذلہ ماما مجھے دیر ہو رہی ہے میں ناشتہ نہیں کر سکتی۔

آمنہ بیگم شرافت جلدی ناشتہ لگایا کرو۔

میں نے تو ناشتہ کافی دیر سے لگا دیا تھا جاذلہ باجی خود ہی دیر سے اٹھی ہیں۔

اس دوران ممتاز حیدر آجاتے ہیں بیگم مجھے تو ناشتہ دیں بچوں کو ہی نہ دیتی رہا کریں کبھی مجھے بھی دیکھ لیا کرو۔

مسکراتے ہوئے۔ان کی طرف دیکھتے ہوئے ان کے لیے چائے بناتے ہوئے جناب! آپ کو ہی دیکھ رہی ہوں۔اور میری بات غور سے سنے آج آپ کو آئلہ سے بات کرنی ہے کہ وہ یہ ٹیوشن پڑھانی بند کرے۔اب اس کی ضرورت نہیں ماشاءاللہ اب آپ کا بزنس چل پڑا ہے چاہے ابھی چھوٹا ہے لیکن اس سے ہمارا گھر تو اچھی طرح چل رہا ہے۔

بیگم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ممتاز حیدر دیکھو! بیگم یہ وہ ہماری بیٹی ہے جس نے مشکل وقت میں ہمارا ساتھ دیا۔اپنی تعلیم خود کما کر پوری کی۔اگر وہ اب اپنی خوشی سے مصروف رہنے کے لیے پڑھاتی ہے تو میں اس کو منع نہیں کروں گا۔چاہے پورا زمانہ میرے خلاف نہ ہو جائے۔

بیگم مشکل وقت میں تم نے بھی بہت ساتھ دیا ہے گھر کی صفائی کی برتن کپڑے دھوئے جس نے کبھی اپنا کام خود نہیں کیا تھا۔تم نے یہ سب کیا لیکن اپنے میکے اور سسرال سے کبھی کچھ نہیں کہا! اس لیے اب تم بھی کچھ بھی کرو گی تو میں آپ کو بھی منع نہیں کروں گا۔

یہ تو میرا فرض تھا اپنائیت کا اظہار کرتے ہوئے آمنہ بیگم بیوی ہی مشکل میں ساتھ ہوتی ہے۔

احمد کا پورا خاندان لاؤنج میں بیٹھا ہوتا ہیں ریحانہ بیگم احمد کی شادی کا قصہ شروع کر دیتی ہے۔

احمد تمہاری خالہ شادی کی تاریخ طے کرنا چاہتی ہے۔باپ کی طرف دیکھتے ہوئے احمد ابو اور آپ

کو جو مناسب لگے طے کرلیں مجھ سے آپ کیا پوچھتی ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

اس کو پیار کرتے ہوئے ریحانہ بیگم میرا بیٹا بہت اچھا اور سعادت مند ہے بلکہ دونوں میرے بیٹے بہت اچھے ہیں۔

آمنہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے ممتاز حیدر اکثر بیویاں بھی ساتھ چھوڑ دیتی ہیں صرف اچھی بیوی ساتھ دیتی ہے جب شوہر میرے جیسا ہو جس نے برے وقت کو خود دعوت دی ہو۔

چھوڑیں یہ بحث آمنہ بیگم بات بدلنے کے لیے اور یہ بتائیں یہ ہاضم کا اب کیا سوچا ہے؟B.com اس نے کرلیا ہے۔

اب میں اپنے بیٹے کو Abroad ایم۔ بی۔ اے کرنے کے لیے بھیجوں گا میں نے اس کے سارے انتظامات کرلیے ہیں۔

بیٹے سے محبت کا اظہار کرتے ہو بلکہ یوں کہیے ماں کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے آمنہ بیگم میں کیسے رہوں گی ایک ہی تو میرا بیٹا ہے۔

بیوی کو تسلی دیتے ہوئے ممتاز حیدر دو سال کی بات ہے جب وہ پڑھ کر آئے گا تو آپ ہی خوش ہوں گی۔ چونکہ آمنہ بیگم جانتی ہوتی ہے آئلہ ایسے مشورے دیتی ہے فوراً سے

یقیناً یہ آئلہ کا مشورہ ہوگا کیونکہ اس کو ہی ہر وقت بہن بھائیوں کی فکر لگی رہتی ہے۔

اٹھ کر ممتاز حیدر جانے لگتا ہے تو آمنہ بیگم آئلہ کا کیا سوچا ہے اب تو اس کے نکاح کو پانچ سال ہوگئے ہیں۔ خدا پر اپنے بھروسے کا اظہار کرتے ممتاز حیدر میں نے کیا سوچنا ہے یہ تو خدا نے بتانا ہے کہ اس نے اس کے لیے کیا فیصلہ کیا ہے؟

ماں کی طرح اپنی فکر کا اظہار کرتے ہوئے آمنہ بیگم کیا آپ کے دوست نے رخصتی کی بات نہیں کی۔

بیزاری سے ممتاز حیدر نہیں کی۔ جب خدا کو منظور ہوگا تو وہ کرے گا اچھا میں چلتا ہوں۔

سلمان توفیق اور ممتاز حیدر مسجد سے واپس گھر آرہے ہوتے ہیں تو سلمان توفیق نیا بزنس کیسا چل رہا ہے۔

ممتاز حیدر ابھی تو چل رہا ہے وقت کے ساتھ ساتھ بہتر ہوتا جائے گا۔

بھابی بہت اچھی ہیں سلمان توفیق مشکل میں آپ کا بہت ساتھ دیا ہے۔

دوست کی بات کو مانتے ہوئے ممتاز حیدر آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میری پوری فیملی نے مشکل وقت میں میرا بہت ساتھ دیا ہے۔ میری بڑی بیٹی نے تو بیٹا بن کر ساتھ دیا ہے اب جب سے ہاضم امتحان دے کر فارغ ہوا ہے میرا ہاتھ بٹا رہا ہے۔ میں اس کو MBA کرنے کے لیے باہر بھیج رہا ہوں۔

وہ ممتاز کی فیملی کا خیر خواہ ہوتا ہے وہ چاہتا ہے یہ خاندان دوبارہ خوشحال ہو اس لیے ممتاز حیدر کو سمجھانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

وہ تو ٹھیک ہے ممتاز صاحب لیکن اب اگر تم ہاضم کو اپنے بزنس میں لگاتے تو زیادہ اچھا تھا۔

چونکہ ممتاز حیدر بیٹے کو اعلیٰ تعلیم دلوانا چاہتا ہے اس لیے وہ سلمان توفیق سے۔

وہ تو ٹھیک ہے وہ تعلیم پوری کرلے تو پھر ساری عمر بزنس ہی کرتے رہنا ہے۔

دوست کی حوصلہ شکنی بھی نہیں کرنا چاہتا اس لیے سلمان توفیق۔

چلو! خدا اس کو کامیاب کرے۔ ہم بھی احمد کی شادی اس کی خالہ کی بیٹی سے کر رہے ہیں۔

بغیر کسی قسم کی دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے جیسے عام سی بات ہو ممتاز حیدر! اچھی بات ہے آپ کو مبارک ہو۔

خیر مبارک سلمان توفیق آپ پوری فیملی ضرور آیئے گا۔

خوش ہو کر ممتاز حیدر آپ بلائیں گے تو ہم ضرور آئیں گے۔ میں اور آپ کی بھابی آپ کو کارڈ دینے آئیں گے۔ سلمان توفیق ممتاز حیدر کو ان کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے۔

آئلہ بیٹھی کتاب پڑھ رہی ہوتی ہے جاذلہ آئلہ تم ہفتے کو وقت نکال کر میرے ہسپتال آ جانا وہاں ایک مریضہ ہے جو ٹھیک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ مجھے تو لگتا ہے وہ ٹھیک ہونا نہیں چاہتی ویسے تو ہسپتال میں سائیکالوجسٹ ہیں لیکن مجھے تم پر بھروسہ ہے تم انسان کے اندر Motivation بہت اچھے طریقے سے پیدا کرتی ہو۔

چونکہ آئلہ جاذلہ کی بات نہیں ٹالتی اچھا میں Saturday کو آ جاؤں گی۔

جاذلہ او۔کے Saturday کو میری نائٹ ہے تم میرے ساتھ ہی چلی جانا۔

اسی دوران ہاضم آ جاتا ہے ہاضم کہاں جانا ہے وہ بھی میرے بغیر ذرا بندہ! خیال ہی کر لیتا ہے بھائی کنوارہ اوپر سے Single۔ اس لیے کہیں بھی جانا ہے تو ساتھ لے کر جانا ہے تاکہ mingle ہونے کا chance بن جائے۔

ہاضم کی طرف اشارہ کر کے جاذلہ لو ان کو دیکھو! تیار ہیں پھر بیزاری سے ہسپتال۔

شرارت سے ہاضم وہاں تمہاری وہ دوست بھی ہو گی۔ سنجیدگی سے آئلہ بابا تم کو abroad پڑھنے بھیج رہے ہیں ابھی ادھر اُدھر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے ہاضم چلو! شادی باہر سے آ کر کر لیں گے کیوں نہ منگنی کروا کر ہی جایا جائے۔

بڑے جوش سے آئلہ آئیڈیا تو بہت اچھا ہے میں بابا سے بات کروں گی۔

مسکراتے ہوئے جاذلہ آپ کو بے وقوف بنا رہا ہے یہ اس وقت دس کو پسند کرتا ہے کیا دس سے اس کی منگنی کرواؤں گی۔

اسے اپنی بہن کی معصومیت پر پیار آتا ہے اور کہتا ہے آپی آپ بہت معصوم ہیں۔

آئلہ میں بہت تیز ہوں سمجھے!

بے پرواہی سے ہاضم جی آپی سمجھ گیا مذاق کو حقیقت سمجھنے والی بڑی تیز ہے خدا کرے آپ ہو ہی نا جائے۔لیکن میں بابا سے بات کروں گا۔ مجھے باہر نہیں جانا۔ میں بزنس میں بابا کا ہاتھ بٹاؤں گا۔

وہ کمرے سے چلا جاتا ہے۔

آئلہ بھی اس کے پیچھے جاتی ہے وہ سیدھا باپ کے کمرے میں جاتا ہے۔

ممتاز حیدر اور آمنہ بستر پر بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

ہاضم بابا میں abroad پڑھنے نہیں جاؤں گا۔

اس کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے ممتاز حیدر لیکن کیوں؟

مصمم ارادے سے ہاضم کیونکہ اب آپ کو میری ضرورت ہے سخت مگر نرم انداز سے ممتاز حیدر میں اپنے کام کرلوں گا تم اپنی تعلیم مکمل کرو۔

باپ کے سامنے بستر پر بیٹھتے ہوئے ہاضم محبت بھرے انداز میں بابا جب مشکل وقت میں آئلہ آپ کی مدد کر سکتی ہے حالانکہ وہ لڑکی ہے تو میں لڑکا ہو کر کیوں نہیں کر سکتا۔ بیٹے کو سمجھانے والے انداز میں ممتاز حیدر اب مشکل حالات نہیں اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہے۔

باپ سے اپنائیت اور پیار بھرے انداز میں بابا ہم دونوں مل کر آئلہ اور جاذلہ کی شادیاں کریں گے اس کے لیے بزنس کا Well established ہونا ضروری ہے۔

دوسرا اس ملک اسفند کے بچے شہریار کو میں نے کل ہی سوسائٹی میں دیکھا ہے جب وہ دیکھے گا کہ آئلہ کی ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی اور گھر میں کوئی مرد بھی نہیں تو وہ شیر بن جائے گا۔ وہ آئلہ کو تنگ کرے گا۔ بابا میں اب بچہ نہیں ہوں۔

بیٹے کے جذبات اور فکر کو دیکھتے ہوئے ممتاز حیدر خود کو جوان محسوس کرتا ہے اور بڑے محبت بھرے لہجے میں بیٹا میں ہوں نا تم فکر کیوں کرتے ہو۔

بیٹے کو باہر آمنہ بیگم بھیجنا ہی نہیں چاہتی تھی اس لیے وہ بھی ہاضم کی طرفداری کرتی ہے۔ جب آئلہ لڑکی ہو کر گھر کا بوجھ بٹانا چاہتی تھی اور میں نے روکا تھا تو آپ نے کہا تھا بچوں کو اس طرح حالات سے لڑنا آتا ہے تو اب آپ ہاضم کو کیوں منع کر رہے ہیں۔ اگر اس کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے تو اچھی بات ہے اس کو بوجھ بٹانے دیں۔

آئلہ اپنے بھائی سے پیار کرتی ہے اور چاہتی ہے وہ بہت پڑھے آئلہ نہیں بابا یہ پہلے تعلیم مکمل کر لے پھر کرتا رہے کس نے منع کیا ہے؟

بیٹی کی بھائی کے لیے محبت کو ایک طرف رکھ کر ماں بن کر آمنہ بیگم نہیں آئلہ ہاضم ٹھیک کہتا ہے دشمن کو کبھی کمزور مت جانو وہ تو ویسے بھی طاقت ور ہیں جانے کس وجہ سے خاموش ہیں۔

بڑے غصے سے آئلہ ماما یہ شہر ہے ان کے تو فرشتے بھی کبھی یہاں ایسی ویسی حرکت نہیں کریں گے۔

بات کی نزاکت کو جانتے ہوئے ممتاز حیدر چلو! اگر تم نہیں جانا چاہتے تو ٹھیک ہے ان دونوں کی شادیوں کے بعد چلے جانا یار۔ پھر کل سے آفس آ جانا۔

☆......☆......☆

اپنی بہن سے رشتہ جوڑنے پر ریحانہ بیگم بہت خوش تھی اور ان کے آنے سے پہلے سب انتظامات کرنا چاہتی تھی۔ کہ اس کی بہن اور اس کی بیٹی کو کوئی مشکل نہ ہو۔ اس لیے آج صبح ہی ساروں کو اکٹھے کر کے بیٹھ جاتی ہے اور ساروں کو احکامات صادر کر دیئے جاتے ہیں۔ بڑی خوشی سے ریحانہ بیگم عمر کل صبح تمہاری خالہ اور بینا پہنچ جائیں گے۔ تمہاری خالہ واپس امریکہ جانے سے پہلے شادی کر دینا چاہتی ہے۔ دیکھو! سب انتظامات اچھے طریقے سے کر لینا کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہ ہو۔

فرمانبردار بچوں کی طرح عمر امی سب ہو جائے گا آپ فکر نہ کریں۔

ریحانہ بیگم بیٹا بینا کے دوست بھی ان کے ساتھ ہیں وہ بھی یہاں رہیں گے۔

بہو سے مخاطب ہوکر آصفہ بیٹی ان کا تم نے بھی خیال رکھنا ہے۔

وہ چونکہ ساس کے ہر حکم کو بجالاتی ہے فوراً سے۔جی امی سب ہو جائے گا آپ فکر نہ کریں۔

جاذلہ آئلہ کو ہفتے کو ہسپتال لے جاتی ہے جاذلہ آئلہ کو مریضہ سے ملواتی ہے۔

جاذلہ مریضہ سے کیسی ہو۔اس سے ملو یہ میری بہن ہے۔

مایوس کن انداز میں مریضہ میں ٹھیک ہوں۔

جاذلہ یہ بھی ڈاکٹر ہیں یہ آپ سے باتیں کریں گی میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔جاذلہ چلی جاتی ہے۔

مریضہ سے بات چیت کے لیے اعتماد کی فضا ضروری ہوتی ہے اس کے پیش نظر آئلہ مریضہ سے اچھی اور پر اعتماد فضا پیدا کرنے کے لیے بات چیت کرتی ہے۔

آئلہ: آپ کا کیا نام ہے؟

مریضہ: آمنہ (بڑی بیزاری سے)۔

آئلہ: یہ تو بہت خوبصورت نام ہے۔میری امی کا نام بھی آمنہ ہے۔

مریضہ: آپ کا کیا نام ہے۔

آئلہ: آئلہ حیدر۔

مریضہ: آپ کا نام تو بہت ہی خوبصوروت ہے میں نے تو پہلی مرتبہ سنا ہے۔

آئلہ: شکریہ! کیا کرتی ہو۔

مریضہ: ڈاکٹر صاحبہ کچھ نہیں گھر کے کام کاج۔

آئلہ: یہاں کیسے آئی ہو۔

مریضہ: ڈاکٹر صاحبہ میرے معدے میں السر ہے۔اب میں ٹھیک نہیں ہوسکتی۔

آئلہ: تو پھر تم یہاں کیوں ہو۔گھر جا کر موت کا انتظار کرو۔

مریضہ: ڈاکٹر صاحبہ علاج کروانا چاہیے زندگی ایک مرتبہ ملتی ہے دوبارہ نہیں۔

آئلہ: تو پھر تم کیوں نہیں جینا چاہتی جبکہ تم کو پتہ ہے کہ زندگی ایک مرتبہ ملتی ہے دوبارہ نہیں۔

مریضہ: میں جینا چاہتی ہوں۔

آئلہ: تو پھر کیوں کہتی ہو؟ میں ٹھیک نہیں ہوسکتی۔

دیکھو! تم مجھے بتاؤ۔ اگر کوئی کچھ کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے یا نہیں۔

مریضہ: ڈاکٹر صاحبہ انسان جو کرنا چاہتا ہے کرلیتا ہے۔ پھر بڑے جوش سے اپنی ہی کامیابی بتانے لگی ہے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ انسان سب کچھ کرسکتا ہے۔

مجھے ہی دیکھیے میری شادی میری پسند سے ہوئی ہے حالانکہ ہمارے خاندان میں یہ ناممکن تھا لیکن میں سہل سے شادی کرنا چاہتی تھی تو میں نے کرلی۔

آئلہ کو اس کے اندر زندگی کی امنگ پیدا کرنے کے لیے ایک نقطہ مل گیا اس نے اس کو ہی استعمال کیا۔

آئلہ: تم کو اس طرح بیمار دیکھ کر سہل خوش ہوتا ہے۔

مریضہ: نہیں وہ بہت پریشان ہے۔

آئلہ: تو جس کو چاہتے ہیں اس کو پریشان نہیں کرتے اس کے لیے جیتے ہیں۔ خود بھی خوش رہتے ہیں اور اس کو بھی رکھتے ہیں۔

مریضہ: ڈاکٹر صاحبہ آپ کو ایک بات بتاؤ۔ جب سے میں بیمار ہوئی ہوں وہ میرا بہت خیال رکھتا ہے ورنہ شادی کے بعد اپنے کاموں میں مصروف ہوگیا تھا کہ میں تو اس کو بھول ہی گئی تھی۔

آئلہ: تو اس کا مطلب ہے تم اب اسی طرح بیمار ہی رہو گی۔ وہ تم کو چاہتا ہے تو اس کی چاہت کا جواب محبت سے دو۔ اس کو پریشان کر کے نہیں۔

مریضہ: آپ ٹھیک کہتی ہیں۔

اسی دوران آمنہ کا شوہر چیزیں لے کر آتا ہے اور اس دیتا ہے۔ چیزیں لیتے ہوئے آمنہ سہل یہ ڈاکٹر صاحبہ ہیں۔ سہل بڑے احترام سے السلام وعلیکم۔

وعلیکم السلام کہتے ہوئے آئلہ میں چلتی ہوں۔ ساتھ ہی سہل آپ مجھ سے آ کر ملیں۔

وہ جاذلہ کے پاس کومن روم میں چلی جاتی ہے جاذلہ پہلے ہی اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے پوچھتی ہے باتیں ہوئیں۔

اس کے پاس بیٹھتے ہوئے آئلہ بات ہوئی ہے دراصل وہ اپنے شوہر کی attention چاہتی ہے وہ اس سے بہت محبت کرتی ہے شادی کے بعد اس کے شوہر نے اس کو توجہ نہیں دی۔

وہ دونوں باتیں کر رہی ہوتی ہیں کہ سہل آ جاتا ہے۔ جی ڈاکٹر صاحبہ آپ نے بلایا تھا۔

ہاتھ کے اشارے سے آئلہ بیٹھو۔ وہ بیٹھ جاتا ہے تو آئلہ دیکھو! تم کو پتہ ہے تمہاری بیوی بیمار ہے تم اس کا خیال رکھ رہے ہو۔ جب وہ ٹھیک ہوتی ہے تو کیا تم تب بھی خیال رکھتے ہو۔

حیرت سے سہل ڈاکٹر صاحبہ رکھتا ہوں بس دنیا کے کاموں میں مصروف ہوتا ہوں زیادہ توجہ نہیں دیتا۔ لیکن میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔

اس کو متوجہ کرتے ہوئے آئلہ ٹھیک ہے تم اس سے محبت کرتے ہو بتاؤ دل میں کس نے جھانک کر دیکھنا ہے۔

سہل ڈاکٹر صاحبہ دل میں کوئی کیسے جھانک سکتا ہے۔ یہاں میں تم کو یہی بات سمجھانا چاہتی ہوں آئلہ لفظوں سے بھی اس کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔

بات کو سمجھتے ہوئے سہل جی ڈاکٹر صاحبہ میں آئندہ خیال رکھوں گا۔

تنبیہہ کرتے ہوئے آئلہ دنیا کے بھی کام کرو۔ بیوی کو بھی وقت دو اور لفظوں سے بھی اس کو خوش

کرنے کی کوشش کرو۔

یہ یقین دلانے کے لیے کہ وہ اس کا خیال رکھتا ہے سہل میں اس کی ساری ضرورتوں کا خیال رکھتا ہوں۔

آئلہ جسمانی ضرورتوں کے ساتھ روح کی بھی ضرورتیں ہوتی ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔

سہل جی ڈاکٹر صاحبہ میں سمجھ گیا۔

بڑے اچھے طریقے سے آئلہ اب تم جاؤ۔

ممنون ہوتے ہوئے سہل شکریہ ڈاکٹر صاحبہ! وہ چلا جاتا ہے۔

میں ذرا اسٹاف سے بات کر کے آتی ہوں جاذلہ پھر ہم چلتی ہیں

بڑی بے چینی اور بے صبری سے ریحانہ بیگم اس وقت کا انتظار کر رہی ہوتی ہے جب بہن سے ملے۔اس کا بس نہیں چل رہا ہوتا کہ وقت کو کیسے تیزی سے گزارے۔عمر کو روک کر دیکھو!

بیٹا جلدی مہمانوں کو Pick کرنے چلے جانا۔وقت پر پہنچ جانا یہ نا ہو وہ ائیر پورٹ پر انتظار ہی کرتے رہیں۔

پھر چلتے چلتے رک جاتی ہے اور کچھ کہنے لگتی ہے۔ماں کے کچھ کہنے سے پہلے عمر" امی کہا ہے نہ وقت پر پہنچ جاؤں گا آپ فکر مت کریں۔"

ریحانہ بیگم یہ بات نہیں میں سوچ رہی تھی وہ تو زیادہ لوگ ہیں تم احمد کو بھی لے جانا۔دونوں گاڑیوں میں جاؤ گے تو ان کو لا پاؤ گے۔

اخبار پڑھتے ہوئے سلمان توفیق جو سب دیکھ رہے ہوتے ہیں کہتے ہیں بیگم اتنی خوش تو شاید آپ ہم سے ملنے پر بھی نہیں تھیں جتنی اب بہن کے ملنے پر ہیں۔

مسکراتے ہوئے ریحانہ بیگم بیس سال بعد مل رہی ہوں۔

مسکرا کر سلمان توفیق دوبارہ اخبار پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ناشتے کی میز پر ناشتہ کرتے

ہوئے ہاضم" بابا آج کاشف برادر سے میری میٹنگ ہے مجھے یقین ہے ہمیں یہ آرڈر مل جائے گا۔" بیٹے کا اعتماد دیکھتے ہوئے ممتاز حیدر" تم پر اعتماد ہو اور لگن سے کام کر رہے ہو مجھے یقین ہے یہ آرڈر تمہارا ہی ہے۔ لیکن تم پورا کیسے کرو گے۔"

ہاضم" بابا میں نے سوچا ہے ہم دو شفٹ لگائیں گے اور دن رات کر کے آرڈر پورا کریں گے۔"

بابا میں آپ کو وہاں پر لے کر جانا چاہتا ہوں جہاں آپ نے نیکی کر کے سب ڈبو دیا تھا۔

نیکی کرنے سے ڈرتے نہیں بلکہ نیکی کرنے کی ترغیب دینے کے لیے ممتاز حیدر" بیٹا ایسا نہیں کہتے۔ میں خوش ہوں میں نے ڈوبتے ہوئے انسان کو سہارا دیا تھا آگے اس کا ظرف تھا۔" بحث ختم کرنے کے لیے آمنہ بیگم" یہ چھوڑیں اور آپ دونوں آفس جائیں۔"

بیٹے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آمنہ بیگم" میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا باپ کی طرح کبھی اصول مت توڑنا۔"

کھڑے ہو کر ماں کے ساتھ لگتے ہوئے ہاضم" جی ماما ایسا ہی ہوگا۔ میں بابا جیسا بنوں گا۔"

دونوں باپ بیٹا چلے جاتے ہیں۔ پیچھے سے آمنہ بیگم دعا دیتی ہے" جاؤ بیٹا خدا تمہیں ہمیشہ کامیاب کرے۔

مہمانوں کو لے کر عمر اور احمد گھر آتے ہیں تو ریحانہ بیگم خوشی خوشی اپنی بہن سے ملتی ہے بھانجی کو بھی گلے لگا کر خوب چومتی ہے۔ بہو سے بھی ملواتی ہے۔ آصفہ بھی خالدہ اور بینا سے ملتی ہے۔

بینا اور اس کے دوستوں کو دیکھ کر ریحانہ بیگم پریشان تو ہوتی ہے کیونکہ ان کے عجیب وغریب سے حلیے ہوتے ہیں فرنچ داڑھی، کھڑے بال، بازوؤں پر ٹیٹو۔ لیکن خود کو سنبھال لیتی ہے۔ اور بولتی ہے۔ بھائی

"چلو یہاں کیوں کھڑے ہو آگے چلو۔"

اسی دوران تحریم اور عائشہ بھی آجاتی ہیں ریحانہ بیگم یہ میری پوتیاں ہیں خالدہ بیگم دونوں کو پیار کرتی ہیں جب سے ریحانہ بیگم بہن اور اس کی بیٹی سے ملی ہوتی ہے پریشان سی ہوتی ہے لیکن یہ سوچتے ہوئے دوسروں کو پتہ نہ چلے خود پر قابو پانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی ریحانہ بیگم آصفہ سے مہمانوں کو کمروں میں لے جاؤ۔ تاکہ یہ لوگ fresh ہو جائیں۔

وہ ساس کا حکم بجالاتی ہے اور سب کو ان کے کمروں میں لے جاتی ہے۔

رات کو ممتاز حیدر کا سارا خاندان ٹی۔وی لاؤنج میں بیٹھا ہوتا ہے۔

اپنی بہن کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے جا ذلہ ”بابا آپ کو پتہ ہے میری patient آمنہ تھی جس کی Counselling کے لیے آئلہ کو لے کر گئی تھی وہ بڑی تیزی سے Recover کر رہی ہے۔“

”بابا آئلہ کی Motivational theropy بہت اچھی ہے۔“ بیٹی کو سمجھاتے ہوئے ممتاز حیدر ”بیٹی جب بندہ کندن بنتا ہے تو وہ ایسے نہیں بنتا وہ وقت کی بھٹی میں کڑھ کر بنتا ہے پھر وہ جس چیز میں بھی ہاتھ ڈالتا ہے وہ خود بخود ٹھیک ہوتی جاتی ہے۔“

اور آئلہ نے یہ Theropy زندگی سے سیکھی ہے اور اس نے یہ بھی سیکھا ہے کہ انسان کو اپنے لیے راستہ خود تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ کہ خود زندگی میں Survive کرنا پڑتا ہے ورنہ وہ ختم ہو جاتا ہے۔ یہی چیز وہ دوسروں پر Apply کرتی ہے تو دوسرا بھی جینے لگتا ہے۔

باپ کا ایک ایک لفظ جیسے آئلہ کے ایک ایک عمل کا عکاس ہوتا ہے۔ اس کو لگتا ہے اس کا باپ اس کو جانتا ہے جھٹ سے بولتی ہے۔

”بابا آپ ٹھیک کہتے ہیں میں ایسا ہی کرتی ہوں۔“

اتنی دیر سے جو ہاضم سب سن رہا ہوتا ہے اپنے Survive کی بات کرتا ہے ”مجھے آرڈر تو مل گیا

ہے اب میرا Survival بھی اس میں ہے کہ میں اس کو پورا کروں۔ ورنہ بابا نے جو یہ چھوٹا سا بزنس شروع کیا ہے۔ یہی پر ختم ہو جائے گا۔

آئلہ" بابا یہاں پر Charles Darwin کی Theory فٹ آتی ہے Survival of the fittest وہ کہتا ہے جو انسان یا چیز اپنے حالات سے لڑ کر جیتی ہے وہی کامیاب اور باقی رہتی ہے ورنہ ختم ہو جاتی ہے۔"

بہن کی بات کو سمجھتے ہوئے ہاضم یعنی آئلہ آپی مجھ پر بھی Darwin کی Theory لاگو کر رہی ہیں اور مجھے سمجھا رہی ہیں کہ کامیابی ہی میرا Survival ہے۔ تو پھر آئلہ آپی یہ بھی بتاؤ میں کیسے Survive کر سکتا ہوں۔ آئلہ صرف ایک چیز Determination سے۔

"With determination nothing impossible

(عزم کے ساتھ کچھ بھی ناممکن نہیں ہے)

ہاضم (میں یاد رکھوں گا) I will remember

ماحول کو خوشگوار کرنے کے لیے آمنہ بیگم شرافت......

وہ جلدی جلدی میں آتا ہے "جی باجی۔"

چائے اور کچھ کھانے کو لاؤ بڑی Discussion ہو گئی ہے۔

ریحانہ بیگم اور سلمان توفیق کمرے میں بیٹھے ہوتے ہیں احمد آجاتا ہے۔ ریحانہ بیگم آؤ بیٹا بیٹھو۔

بیڈ پر ماں کے پاس احمد بیٹھ جاتا ہے۔

بڑے پیار بھرے انداز میں ریحانہ بیگم "بیٹا تمہیں بینا کیسی لگی۔"

ایک اچھے بیٹے کی طرح احمد "امی آپ کو پسند ہے تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

جو آپ کی پسند وہ میری پسند۔ آپ فکر نہ کریں میں آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔"

اندر سے کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے چہرے پر خوشی کے تاثرات کے ساتھ ''مجھے یقین ہے عمر کی بھی میں نے جہاں شادی کی اس نے نبھا کیا۔ حالانکہ آصفہ نے بھی شروع شروع میں بہت تنگ کیا تھا۔ لیکن اس کے ماں باپ اچھے تھے انہوں نے اس کو سمجھایا تو وہ ٹھیک ہوگئی۔''

ماں کو تسلی دیتے ہوئے احمد ''امی آپ پریشان نہ ہوں۔''

بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے ریحانہ بیگم یہ تمہاری فرمانبرداری ہی مجھے پریشان کررہی ہے۔

ماں کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے جو بھی فیصلہ کریں خوش ہوکر کریں سب بہتر ہوگا۔

وہ چلا جاتا ہے۔ اس کے جاتے ہی سلمان توفیق دیکھو! جب بچے اچھے ہوں تو ماں باپ کو بھی ان کے صبر کو نہیں آزمانا چاہیے۔

شوہر کی بات ریحانہ کو اندر سے ڈرا دیتی ہے تو وہ میں انکار کردوں تو ٹھیک ہوگا۔

بیوی کو اعتماد دیتے ہوئے سلمان توفیق ''تم انکار کرو یا اقرار تمہاری مرضی ہم سب تمہارے ہر فیصلے سے خوش ہیں۔''

دن رات ہاضم کام کرتا ہے اور ورکرز سے بھی کام کرواتا ہے اور آرڈر کو پندرہ دن میں مکمل کر کے دیتا ہے۔

آفس میں ہاضم بیٹھا ہوتا ہے مینیجر ''سر آرڈر بک کروا کر بھجوا دیا ہے۔

ہاضم ''ویل تمام ورکرز کو دو دن کی چھٹی دے دو۔'' خوش ہوکر مینیجر ''جی سر آپ بہت اچھے ہیں ورکرز کا اتنا خیال کرتے ہیں۔

انہوں نے بھی تو ہمارا بڑا ساتھ دیا ہے ہاضم خوشی سے یہ تو ادلے کا بدلہ ہے

مینیجر جانے لگتا ہے تو ہاضم سنو! جیسے ہی Payment آئے سب ورکرز کو بونس بھی دے دینا۔

بڑی فرمانبرداری سے مینیجر ''جی سر جیسے آپ کا حکم وہ پھر چلا جاتا ہے۔''

گھر پہنچتے ہی ہاضم ماما......آپ کہاں ہیں؟

آمنہ بیگم آتی ہے۔

بڑی خوشی اور جوش سے ہاضم ''ماما میں نے آرڈر پورا کر دیا ہے۔ بیٹے کو پیار کرتے ہوئے آمنہ بیگم مجھے یقین تھا تم کرلو گے۔اسی دوران جاذلہ بھی ہسپتال سے آجاتی ہے۔

ہاضم خوشی سے تم اور آئلہ آپی تیار ہو جاؤ آج میں تم کو کھانا کھلانے باہر لے کر چلتا ہوں۔

بیگم کو یاد دلاتے ہوئے ممتاز حیدر'' آمنہ بیگم آج تو احمد کی مہندی ہے ہم سب کو ان کے ہاں جانا ہے۔''

ہاضم چلو کوئی بات نہیں ہم کل چلے جائیں گے۔

ٹھیک ہے آمنہ بیگم کل جائیں گے۔

میں Fresh ہو کر آتا ہوں ہاضم ویسے کتنے بجے جانا ہے؟ چونکہ انہوں نے جلدی آٹھ بجے کا Function رکھا ہے ممتاز حیدر بس تم لوگ تیار ہو جاؤ۔

جاتے جاتے رُک کر ہاضم کون کون جا رہا ہے۔

ہم سب آمنہ بیگم بس آئلہ نہیں جا رہی اس کی طبیعت خراب ہے۔

آئلہ کے علاوہ اس کا سارا خاندان مہندی کی تقریب پر پہنچتا ہے آصفہ، ریحانہ بیگم اور باقی سارے بھی ممتاز حیدر کے پورے گھرانے کو خوش آمدید کرتے ہیں۔

کمرے میں لیٹے لیٹے آئلہ کا دل گھبرانے لگتا ہے تو وہ باہر ٹیرس پر کھڑی ہوتی ہے تو ساتھ والے گھر کے ٹیرس پر احمد اپنے دوست کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے ''یار چلو! احمد اپنے دوست سے گھر میں سب انتظار کر رہے ہوں گے۔''

اچانک احمد کی نظر آئلہ پر پڑتی ہے تو دنگ رہ جاتا ہے اس کو دیکھتے ہوئے ''یار میری شادی ہے

اور تم نے مجھے یہاں روکا ہے۔'' وہ اس کو مسلسل دیکھتا ہی رہتا ہے۔

آئلہ اُس کو دیکھتی ہے مگر جلدی سے نظریں نیچے کر لیتی ہے اور یوں محسوس کرواتی ہے اس کا اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے تھوڑی دیر بعد اندر آجاتی ہے۔

اس کے جانے کے بعد احمد اور اس کا دوست بھی چلے جاتے ہیں۔

مہندی کی تقریب شروع ہوتی ہے دلہن کو لاتے ہیں سب عورتیں باری باری جا کر دونوں کو مہندی لگاتی ہیں۔

دلہن کے ساتھ بیٹھے ہوئے احمد ممتاز حیدر کو حیرت سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ پرسکون انداز میں اپنے گھرانے کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا ہوتا ہے۔ احمد سوچتا ہے ممتاز انکل نے کچھ نہیں کہا کہ احمد میرا داماد ہے آپ اس کی شادی کیسے کر سکتے ہیں۔ بلکہ بڑے پرسکون انداز میں سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ جیسے میرے سے کوئی رشتہ ہی نہ ہو۔

اسی دوران ایک عورت احمد کے ہاتھ پر مہندی لگاتی ہے تو احمد اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تھوڑی دیر بعد دوبارہ ممتاز حیدر کو دیکھتا ہے تو سوچتا ہے یہ لوگ زبان کے کتنے پکے ہیں۔

اس دن کے بعد کبھی نہ آئلہ اور نہ ممتاز انکل نے نکاح کا نام لیا واقعی ہی عظیم لوگ ہیں۔ ابو صحیح کہتے ہیں۔ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے احمد کاش آئلہ میرے نصیبوں میں ہوتی۔ میرے نصیبوں میں تو یہ عجیب و غریب سے لڑکی ہے یہ سچ ہے عظیم لوگوں کو عظیم لوگ ملتے ہیں۔

احمد کے پاس سے ریحانہ بیگم اُٹھ کر خوشی سے بینا کو مہندی لگانے لگتی ہے تو بینا ہاتھ کھینچ لیتی ہے۔

''میں تنگ آگئی ہوں ان فضولیات سے'' پھر اٹھ کر اپنے دوست کے ساتھ ڈانس کرنے لگتی ہے۔

ہم جتنے بھی ماڈرن ہو جائیں ہمیں یہ چیزیں عجیب لگتی ہیں سارے لوگ ان کو دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

تھوڑی دیر ڈانس کرنے کے بعد وہ اپنے دوستوں کے ساتھ چلی جاتی ہے۔

سب مہمان ان کو دیکھتے رہ جاتے ہیں کہ وہ بیٹھے ہیں۔ اور دلہن غائب ہے ریحانہ بیگم کو مہمانوں کے سامنے شرمندہ ہوتی ہے۔ خالدہ اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

شرمندگی سے ریحانہ بیگم ''عمر کھانا لگ گیا ہے۔''

''جی ماما'' عمر فرمانبردار لہجے میں۔

تو مہمانوں کو کھانا کھلا کر رخصت کرنا ہے پھر دیکھیں گے کیا کرنا ہے۔

''جی امی۔''

مہمانوں کو کھانا دیا جاتا ہے عمر، احمد اور سلمان توفیق مردوں کی اور ریحانہ اور آمنہ عورتوں کی خاطر مدارت کرتی ہیں۔

سب مہمانوں کو اچھے طریقے سے رخصت کرتے ہیں۔ مہمانوں کے جانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے جاتے ہیں۔

چونکہ سارا دن کام کر کے تھکا ہوتا ہے اس لیے عمر بستر پر لیٹا ہوتا ہے۔

زیور اتارتے ہوئے آصفہ ''عمر تم نے دیکھا بینا کتنی عجیب لڑکی ہے۔ امی کیوں احمد کی زندگی تباہ کرنا چاہتی ہیں۔

افسوس کرتے ہوئے عمر ''امی کو کون سمجھائے۔ آصفہ تم کوئی بات مت کرنا ابو خود ہی اب دیکھیں گے۔

دونوں میاں بیوی سلمان توفیق اور ریحانہ بیگم بیڈ پر بیٹھے سوچ رہے ہوتے ہیں۔ کچھ سوچ کر سلمان توفیق ریحانہ بیگم تم احمد کے ساتھ زیادتی کر رہی ہو۔ اگر ہم آصفہ کو دیکھیں تو وہ بینا سے بہت اچھی تھی۔

اس کے پاس جواب میں کچھ نہیں ہوتا اس کو سمجھ نہیں آتی کہ بڑی مشکل سے ریحانہ بیگم ''آپ ٹھیک کہتے ہیں'' اب میں صبح ہی بات کروں گی۔ ساتھ ہی سو جاتی ہے۔

☆......☆......☆

صبح سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے ہیں ریحانہ بیگم ’’خالدہ لگتا ہے، ہم دونوں نے بچوں کے بارے میں غلط فیصلہ کیا ہے دونوں کے مزاج میں بہت فرق ہے۔‘‘

بلکہ یوں کہیے کہ تمہاری بیٹی اس ماحول میں نہیں رہ سکتی۔

بہن کی بات مانتے ہوئے خالدہ ’’تم ٹھیک کہتی ہو وہ تو کل رات کو ہی واپس چلی گئی ہے۔ میں تم لوگوں سے شرمندہ ہوں۔

بڑے ظرف کا مظاہرہ کرتے ہوئے سلمان توفیق’’ خالدہ شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

اگر باہر سردی ہو اور انسان اندر جتنے بھی گرم کپڑے پہن کر یا پھر آگ جلا کر بیٹھے سردی محسوس ضرور ہوتی ہے۔ اسی طرح تم جتنی بھی کوشش کرو، ماحول کا اثر اس پر ہونا تھا اور وہ ہو گیا۔ اس لیے میں بچوں کو باہر کے ملکوں میں رکھنے سے منع کرتا ہوں یہ فطری بات ہے جس ماحول میں وہ رہے گے وہ ماحول سے ضرور سیکھیں گے۔

تکلف کے ساتھ خالدہ میں بھی آج رات کی Flight سے جا رہی ہوں۔ ہم بہنوں نے ملنے کی کوشش کی لیکن نہیں مل سکتیں۔

اب دیکھو! نصیبوں سے دوبارہ ملیں گے۔

دلجوئی کرتے ہوئے سلمان توفیق’’ خالدہ اگر رشتے نہیں بھی جوڑتے پھر بھی ہم مل سکتے ہیں تم اور ریحانہ بہنیں ہو کوئی اس رشتے سے انکار نہیں کر سکتا۔‘‘

کھانے کی میز کی طرف آئلہ کو آتے دیکھ کر ریحانہ بیگم ’’آؤ آئلہ آج تو تم اتنی دیر سے اٹھی ہو۔‘‘

بس ماما طبیعت ٹھیک نہیں تھی آئلہ پھر کیسا رہا آپ کا مہندی کا فنکشن۔

بہت برا آمنہ بیگم ساری فیملی مہمانوں کے سامنے بہت شرمندہ ہوئی۔

’’کیا مطلب ماما۔‘‘

سب کچھ بتاتے ہوئے آمنہ بیگم اب تم بتاؤ۔

آج تمہارے بابا بتا رہے تھے جب وہ فجر کی نماز پڑھنے گئے تھے تو سلمان بھائی بتا رہے تھے کہ شادی ختم ہو گئی ہے۔ میں نے تو کل رات کو ہی تمہارے بابا سے کہہ دیا تھا کہ یہ شادی نہیں ہونے والی۔ مگر تمہارے بابا کہہ رہے تھے ایسی بات نہیں کرتے۔

اٹھ کر چلتے ہوئے آمنہ بیگم ''میں شرافت سے کہتی ہوں تمہارے لیے ناشتہ لگائے۔''

آئلہ ''جی ماما ضرور۔''

شام کو ممتاز حیدر اور ہاضم آفس سے آتے ہیں ممتاز حیدر السلام وعلیکم۔

ٹی۔وی کو بند کرتے ہوئے آمنہ بیگم وعلیکم السلام! آپ دونوں fresh ہو جائیں میں چائے لاتی ہوں۔

چائے گھر پر نہیں ہاضم ماما ہم fresh ہو کر آتے ہیں تو آپ جاذلہ اور آئلہ آپی سے کہیں کہ تیار ہو جائیں آج ہم سب کھانا کھانے باہر جائیں گے۔

ماما آپ اچھے سے تیار ہوں آپ کے بیٹے کی طرف سے پہلا dinner ہے۔ بیٹے کو پیار سے ساتھ لگاتے ہوئے آمنہ بیگم کیوں نہیں میں تو سب سے زیادہ تیار ہوں گی اور خوش بھی۔

اللہ کرے تو ایسی ہزاروں Treats دے۔ سب تیار ہو کر کھانا کھانے جاتے ہیں۔ کھانا کھاتے ہوئے آمنہ بیگم ''ممتاز صاحب ہم کافی عرصے بعد باہر کھانا کھانے آئے ہیں۔''

ہاں میں سر ہلاتے ہوئے ممتاز حیدر یوں کہو کہ ہمارے دوبارہ Stand ہونے کے بعد ہم پہلی مرتبہ آئے ہیں۔

خوش ہوتے ہوئے آئلہ بابا کتنا اچھا لگ رہا ہے۔ آج ہم سب بہت خوش ہیں۔

خوش ہوتے ہوئے آمنہ بیگم بھی خدا کرے اب ہم ایسے ہمیشہ خوش رہیں۔

''آمین''ممتاز حیدر۔

بھائی سے مخاطب ہو کر جاذلہ اس کے بعد ہم آئس کریم بھی کھائیں گے۔

ہاشم''ضرور جو مرضی کھاؤ۔''

اس کی طرف دیکھتے ہوئے آمنہ بیگم کھانا کھانے کے بعد آئس کریم کیسے کھاؤں گی۔

ماما آپ فکر نہ کریں جاذلہ انسان خوشی میں سب کچھ کھا جاتا ہے۔

کھانے کے بعد وہ لوگ آئس کریم کھاتے ہیں اور گھر واپس آجاتے ہیں۔

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے آصفہ آنٹی آج صبح سے باہر نہیں نکلی جانے کیا بات ہے۔

وہ بیڈ پر جا کر دیکھتی ہے تو ریحانہ بیگم بے ہوش پڑی ہوتی ہے۔

آصفہ عمر......احمد......

''دیکھو! آنٹی کو کیا ہوا ہے۔''

عمر اور احمد بھاگے بھاگے آتے ہیں۔

عمر ریحانہ بیگم کو اٹھا کر باہر لاتا ہے اور احمد سے بھاگو جلدی سے گاڑی نکالو۔

بھاگ کر احمد گاڑی نکالتا ہے۔

پھر دونوں ماں کو گاڑی میں ہسپتال لے کر جاتے ہیں عمر''احمد گاڑی جلدی چلاؤ۔''

اسی دن جاذلہ کی جنرل وارڈ میں ڈیوٹی ہوتی ہے جب عمر اور احمد ریحانہ بیگم کو لے کر آتے ہیں۔ وہ آگے ہو کر ان کا سارا کام کرتی ہے اور اس کا ہر کام خود کرتی ہے چیک اپ کرتی ہے اور ضرورت کی ساری مدد ان کی کرتی ہے۔ ریحانہ بیگم کو ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد جاذلہ عمر اور احمد کو بھی تسلی دیتے ہوئے۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آنٹی نے Tension لی ہے اور ان کا بی پی Shoot کر گیا تھا۔ اچھا ہوا آپ وقت پر لے آئے ورنہ کچھ اور بھی ہو سکتا تھا۔

تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عمر "اب ہم ان سے مل سکتے ہیں۔"

جاذلہ "ضرور جایئے مل لیں۔"

دونوں ماں کے پاس کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

جب گھر واپس ہسپتال سے آتی ہے تو تھکے ہوئے انداز میں "السلام وعلیکم ماما سب کہاں ہیں۔"

اس کو تھکے ہوئے دیکھ کر "کیا ہوا؟" آئلہ نے ابھی ابھی ٹیوشن کے بچوں کو چھٹی دی ہے اپنے کمرے میں ہو گی۔

ماما آپ کو پتہ ہے سوالیہ انداز میں جاذلہ آج ریحانہ آنٹی کو ہسپتال لے کر آئے تھے ان کا بی پی Shoot کر گیا تھا۔

تشویش سے آمنہ بیگم "اب کیسی ہیں؟"

ماں کو تفصیل بتاتے ہوئے جاذلہ اب وہ پہلے سے تو بہتر ہیں لیکن Tension کی وجہ سے بی پی کنٹرول نہیں ہو رہا ہے۔

میں آئلہ سے کہوں گی کہ کل میرے ساتھ چلے میری صبح میں Rest ہے رات کو نائٹ ڈیوٹی ہے۔ وہ آنٹی کی بھی Counselling کر دے۔

تائید کرتے ہوئے آمنہ بیگم کیوں نہیں جائے گی وہ ضرور جائے گی۔ چلو جاؤ تم Fresh ہو جاؤ۔

"جی ماما۔"

جاذلہ میں Fresh ہو کر آتی ہوں۔

وہ کمرے میں جاتی ہے تو آئلہ کتاب پڑھ رہی ہوتی ہے اس کو دیکھ کر جاذلہ آج ریحانہ آنٹی کو ہسپتال لے کر آئے ہیں۔

بڑے یقین سے آئلہ یقیناً انہوں نے کل کی Tension لی ہوگی اس کو دیکھتے ہوئے جاذلہ ''تم کو کیسے پتہ۔''

بے اعتنائی سے آئلہ ''زندگی کا تجربہ ہے۔''

جاذلہ ان کی Counselling کرنی ہے۔

بڑے اچھے انداز میں آئلہ میں ضرور جاؤں گی کیونکہ ان کو میری مدد کی ضرورت ہے۔

خوشی میں چاہے میں کسی سے نہ ملوں لیکن میں مشکل میں اس کی مدد کرنے ضرور جاؤں گی۔

بہن کے الفاظ سنتے ہی جاذلہ ''ضرور بابا نے یہ کہا ہوگا۔''

تصدیق کرتے ہوئے آئلہ تم ٹھیک سمجھی۔

باپ کی اچھائی کا اعتراف کرتے ہوئے جاذلہ ''بابا بہت عظیم انسان ہیں ایسے لوگ کہاں ہوتے ہیں۔''

آئلہ ''تم ٹھیک کہتی ہو۔''

اگلے دن آئلہ جاذلہ کے ساتھ ہسپتال جاتی ہے جاذلہ اس کو ریحانہ بیگم کے پاس لے کر جاتی ہے۔عمر بھی ریحانہ بیگم کے پاس ہوتا ہے دونوں بہنیں ریحانہ بیگم اور عمر کو سلام کرتی ہیں۔

بڑے ادب سے آئلہ آنٹی اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔

اس دوران جاذلہ ریحانہ بیگم کی فائل چیک کرتی ہے۔

شفقت سے ریحانہ بیگم اب میں پہلے سے بہتر ہوں۔

جاذلہ بھائی ہم آنٹی کے پاس ہے اگر آپ نے کہیں کینٹین وغیرہ پر جانا ہے تو آپ جا سکتے ہیں آج میری بھی نائٹ ڈیوٹی ہے۔آئلہ میرے ساتھ ہی رہے گی۔

اس کی بات سے عمر کو تسلی ہو جاتی ہے وہ تو ٹھیک ہے میں کینٹین سے گھنٹے تک آتا ہوں۔

ماں سے پوچھتے ہوئے امی کچھ چاہے۔

سر کو ہلاتے ہوئے ریحانہ بیگم نہیں۔

آئلہ کو ریحانہ کے پاس چھوڑتے ہوئے آئلہ تم آنٹی سے باتیں کرو میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔وہ چلی جاتی ہے۔

ریحانہ بیگم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے آئلہ آنٹی اب آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں۔

پوچھتے ہوئے ریحانہ بیگم میں تو ٹھیک ہوں تم کیسے آئی ہو۔وہ ریحانہ بیگم پر یہ ظاہر نہیں کرتی کہ وہ ان کے لیے آئی ہے بلکہ کہتی ہے جاذلہ کی نائٹ ڈیوٹی تھی اور جب اس کی نائٹ ہوتی ہے تو میں اکثر اس کے ساتھ ہی آجاتی ہوں۔

اس کی بات کو سہراتے ہوئے ریحانہ بیگم بہت اچھا کرتی ہو۔گھر میں بھی تو رہنا ہوتا ہے اچھا ہے بہن کو Company دیتی ہو۔

اصل بات کی طرف آتے ہوئے آئلہ "آنٹی آپ کی بہن چلی گئی" آئلہ کا اتنا کہنا تھا کہ ریحانہ بیگم ہاں وہ چلی گئی ساتھ میں میرا اسکون بھی لے گئی میں نے تو اس کو بیس سال بعد دیکھا تھا صرف فون پر بات ہوتی تھی اس کے بچے چھوٹے تھے جب وہ پاکستان سے گئی تھی میں نے سوچا تھا کہ ہم بہنیں بچوں کے ذریعے مل جائیں گیں لیکن اب یہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔بس ساری رات یہ ہی سوچتی رہی تھی کہ طبیعت خراب ہو گئی۔

ان کی باتوں سے سوال نکال کر آئلہ "آنٹی کیا انسان کے پاس ہر چیز یا رشتہ ہمیشہ رہتا ہے۔"

ایک دم حیرت سے ریحانہ بیگم نہیں ہر چیز اور رشتہ وقت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی رشتہ آج ہے تو ہو سکتا ہے کل نہ رہے۔اس کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے آئلہ "تو پھر آنٹی جانے والوں کے ساتھ خود کو مار دینا چاہیے۔"

اس کی سمجھداری کو دیکھتے ہوئے ریحانہ بیگم نہیں ایسا نہیں کیا جا سکتا۔

سوچ پیدا کرنے کے لیے آئلہ لیکن آپ تو ایسا ہی کر رہی ہیں اپنے ساتھ بھی اور جو آپ کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ بھی۔صرف ان کے لیے جو آپ کو چھوڑ کر جا چکے ہیں۔

سوچئے ایک وقت تھا جب آپ اپنے ماں باپ بہن بھائیوں کے ساتھ رہتی تھیں لیکن ایک ایک کر کے بہن بھائیوں کی شادیاں ہوگئیں ماں باپ مر گئے تو اس حساب سے آپ کو تو تب ہی مر جانا چاہیے تھا۔

مانتے ہوئے ریحانہ بیگم ''بیٹی کہتی تو تم ٹھیک ہو۔''

اس کی روح کو جھنجھوڑتے آئلہ ''آنٹی جو چھوڑ گئے ہیں ان کی نسبت جو آپ کے پاس ہیں ان کا سوچیں یہی زندگی ہے۔زندگی کسی کے لیے نہیں رکتی ورنہ ایک کے جانے کے بعد باقی سب مر جاتے۔''

اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے ریحانہ بیگم تم ٹھیک کہتی ہو ایک جاتا ہے تو اس کی جگہ نیا رشتہ لے لیتا ہے ماں باپ مرے تھے تو بچے آگئے تھے۔

تو ٹھیک ہے آئلہ اگر آج آپ کی بہن چھوڑ کر گئی ہے تو بچوں کے بچے آجائیں گے۔پھر رشتے لینے دینے سے نہیں ہوتے یہ تو محبت سے ہوتے ہیں صرف محبت ہونی چاہیے۔

دونوں اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگ جاتی ہیں۔اسی دوران عمر آجاتا ہے۔

آئلہ ''لو آنٹی عمر بھائی آگے ہیں اچھا میں چلتی ہوں۔اس کا ہاتھ پکڑ کر ریحانہ بیگم کل پھر آنا۔''

جاتے جاتے آئلہ میں ضرور آؤں گی لیکن آپ میری باتوں پر غور ضرور کیجئے گا ہم کل پھر اس پر بات کریں گے۔

خدا حافظ آئلہ۔

ریحانہ بیگم خدا حافظ۔

اس کے جانے کے بعد ریحانہ بیگم عمر میرا تو کبھی ان لوگوں سے زیادہ واسطہ ہی نہیں پڑا۔ بڑی اچھی بچیاں ہیں۔

ماں کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے آپ ٹھیک کہتی ہیں۔ صبح جب جاذلہ اور آئلہ گھر جا رہی ہوتی ہیں تو جاذلہ مارکیٹ سے ہوتے ہوئے چلتے ہیں دونوں بہنیں مارکیٹ رکتی ہیں۔ کچھ چیزیں لیتی ہیں وہ دونوں چیزیں لے رہی ہوتی ہیں تو شہریار ملک ان کو دیکھ لیتا ہے۔ وہ ان کو دیکھ ہی رہا ہوتا ہے کہ جاذلہ کی اس پر نظر پڑتی ہے وہ جلدی سے چیزیں لیتی ہیں اور آئلہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کو مارکیٹ سے باہر لے آتی ہے۔

ہاتھ چھڑواتے ہوئے آئلہ کیا ہوا؟ کیا آفت آئی ہے۔

خود کو نارمل کرتے ہوئے میں نے شہریار ملک کو دیکھا ہے۔

آئلہ تو پھر کیا ہوا کیا ہم اس کے ڈر سے دنیا چھوڑ دیں اور آئندہ کبھی اس سے مت گھبرانا، چلو اب چلتے ہیں۔ دونوں گاڑی میں بیٹھ جاتی ہیں۔

جاذلہ آپی آپ کو اس سے ڈر نہیں لگتا۔

نارمل انداز میں آئلہ نہیں لگتا جو ہونا ہوگا دیکھا جائے گا اگر اس طرح میری شہزادی ہم ڈریں گے تو وہ ہمیں زندہ چبا جائے۔ دشمن کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر دیکھتے ہیں تاکہ اس کو پتہ چلے ہم کمزور نہیں ہیں۔

☆......☆......☆

مغرب کی نماز پڑھ کر ممتاز حیدر اور سلمان توفیق گھر آ رہے ہوتے ہیں ممتاز حیدر سلمان صاحب آپ کے بیٹے کے رشتے کا افسوس ہوا ہے۔

بڑے پرسکون انداز میں سلمان توفیق جو بھی ہوا اچھا ہی ہوا۔

حیرت سے ممتاز حیدر کیا مطلب ہے سلمان صاحب۔

وضاحت کرتے ہوئے سلمان توفیق میں تو اس رشتے کے حق میں پہلے بھی نہیں تھا صرف بیگم کی وجہ سے چپ تھا میں نے بیگم کو کبھی کسی کام سے روکا نہیں ۔ یہ جو بیگمات ہوتی ہیں اگر ان کو روکا جائے تو سمجھتی ہیں ان کی اہمیت نہیں جب خود تجربہ کرتی ہیں تو پھر بات کو اچھی طرح سمجھتی ہیں۔صرف بیگمات ہی نہیں ممتاز حیدر یہ ہر انسان کا المیہ ہے جب تک تجربہ نہیں کرتا اس کو سمجھ نہیں آتی ہے۔

اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے سلمان توفیق سمجھ تو اس کو آ گئی ہے بس اب دعا ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔

تسلی دیتے ہوئے ممتاز حیدر آپ پریشان نہ ہوں بھابی ٹھیک ہو جائیں گی۔

انشاءاللہ سلمان توفیق۔

ریحانہ بیگم سے ملنے کے بعد آئلہ کامن روم میں بیٹھی ہوتی ہے تو اصفہان آ جاتا ہے اس کو اکیلے بیٹھا دیکھ کر'' آپی جاذلہ کہاں ہے۔'' رسالے کو چھوڑ کر اصفہان کی طرف دیکھتے ہوئے آئلہ وہ ذرا وارڈ تک گئی ہے۔

ہچکچاتے ہوئے اصفہان آپی...... میں...... جاذلہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں میرے گھر والے آپ کے گھر آنا چاہتے ہیں۔

خوشی سے آئلہ یہ تو اچھی خبر ہے ویسے بھی تم دونوں سکول کے زمانے سے ساتھ ہو۔

'' آپی'' اصفہان میں کب گھر والوں کو بھیجوں۔

کچھ سوچ کر آئلہ میں ماما سے بات کر کے تمہیں بتاؤں گی۔

اسی دوران جاذلہ آ جاتی ہے جاذلہ کیا باتیں ہو رہی ہیں مسکرا کر آئلہ تمہارے خلاف سازش۔

تم تو یقیناً اصفہان برابر کے شریک ہو گئے جاذلہ کیونکہ یہی یہ سب کر سکتا ہے۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے اصفہان '' تم مجھے ایسا سمجھتی ہو۔''

ہنستے ہوئے جازلہ ''یار اتنا Serious کیوں ہو جاتے ہو مذاق کر رہی تھی۔''

چلو آئلہ چلیں۔

اٹھ کر آئلہ ''چلو'' پھر اصفہان سے میں ماما سے بات کر کے تم کو فون کر دوں گی۔

چلتے چلتے جازلہ آئلہ سے تم دونوں میں کیا کھچڑی پک رہی ہے۔

کچھ خاص نہیں آئلہ

کہاں رہ گئے تھے آمنہ بیگم سلمان توفیق سے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔

کہیں نہیں بس وہ سلمان صاحب مل گئے تھے۔ان سے باتوں میں وقت کا احساس نہیں ہوا۔

''تم کہو کیا بات ہے۔''

کھڑے ہو کر بات نہیں ہو سکتی آمنہ بیگم آئیں بیٹھتے ہیں۔دونوں صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں۔

اب بتایئے کیا بات ہے۔

وہ آئلہ ہسپتال گئی تھی نا آمنہ بیگم تو جازلہ کے ایک Colleague نے آئلہ سے جازلہ کے رشتے کی بات کی ہے وہ گھر آنا چاہتے ہیں۔

تفصیل بتاتے ہوئے اصفہان نام ہے اس کا تو آپ جانتے ہی ہیں بچپن سے جازلہ کے ساتھ پڑھ رہا ہے۔وہ بھی ڈاکٹر ہے۔

تو آپ ان کو بلالیں ممتاز حیدر۔

مزید آمنہ بیگم بتاتے ہوئے اچھا ہے دونوں ایک ہی فیلڈ کے ہیں ایک دوسرے کو سمجھیں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی ہے ممتاز حیدر آپ بلالیں۔

آمنہ بیگم پھر میں ان کو Sunday کا Time دے دیتی ہوں۔

ٹھیک ہے ممتاز حیدر کچھ اور۔

مسکرا کر نہیں جناب آمنہ بیگم۔

تحریم اور عائشہ آتے دیکھ کر آئلہ تمہاری ماما نہیں آئی ہیں میں نے ان سے بات کرنی تھی۔

تحریم آئلہ آپی دادو کی طبیعت خراب ہے اس لیے ماما مصروف ہیں چاچو آئے ہیں۔

نارمل انداز میں تحریم جاؤ ان کو اندر ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ میں آتی ہوں۔

وہ دونوں بہنیں احمد کو اندر ڈرائنگ روم میں لے آتی ہیں۔ آئلہ بھی ڈرائنگ روم میں آتی ہے۔

آئلہ احمد سے آپ تشریف رکھیے۔

تحریم اور عائشہ آپ دونوں اندر جاؤ۔

اس کو دیکھتے ہوئے احمد السلام وعلیکم۔

اجنبی کی طرح آئلہ وعلیکم السلام۔

وضاحت کرتے ہوئے میں نے ان کی ماما کو بلایا تھا۔

اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے احمد "وہ ذرا مصروف ہیں۔"

بغیر اس کو توجہ دیئے کہ وہ اس کو دکھا رہا ہے آئلہ "ان کو آنا چاہیے تھا مجھے دراصل ان سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔"

محبت بھرے انداز اور نظروں سے احمد "تو بتایئے میں سن رہا ہوں۔"

بات کرتے

کرتے آئلہ صوفے کے بازو پر ہاتھ رکھ دیتی ہے احمد جو باتیں کم اور آئلہ کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے جان بوجھ کر ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھنے لگتا ہے تو وہ جلدی سے ہاتھ اٹھا لیتی ہے۔

اس کو نظر انداز کرتے ہوئے آئلہ اٹھ کھڑی ہوتی ہے مجھے ان سے بات کرنی ہے آپ ان کو بھیجئے گا خدا حافظ کہتے ہوئے وہاں سے اندر چلی آتی ہے۔

غصے سے احمد ڈرائنگ روم سے باہر چلا جاتا ہے۔

رات کو احمد بار بار Message کرتا ہے۔

Pick upفون

فون دیکھ کر آئلہ بار بار رکھ دیتی ہے کوئی جواب نہیں دیتی۔

پھر وہ کال کرنا شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ سو کالز کرتا ہے۔ آخر کار تنگ آ کر آئلہ فون اٹھا لیتی ہے۔

''ہیلو۔''

فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی بڑے رعب سے احمد میں نے Massege میں اپنا نام بھی لکھا تھا۔

سخت لہجے میں آئلہ ''جی جناب میں نے پڑھ لیا تھا مجھے پتہ تھا بس ویسے ہی Receive نہیں کر رہی تھی۔''

''کیونکہ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔''

بڑے رعب سے احمد میں تمہارا شوہر ہوں۔

یہ الفاظ آئلہ پر حیرت انگیز انکشاف تھا۔ آئلہ حیرت میں گم تھی۔

لیکن احمد بولی جا رہا تھا۔ میرا فون نہیں سنو گی تو کس کا۔

حیرت سے باہر نکلتے ہوئے۔ تم میرے شوہر نہیں ہو۔

کیا تم کو یاد نہیں احمد یا یاد کروانا پڑے گا کہ ہمارا نکاح ہوا تھا۔

سخت لہجے میں آئلہ، وہ مجبوری تھی۔

تب تھی احمد اب نہیں اور بس یہ یاد رکھو کہ تم میری بیوی ہو۔

غصے سے آئلہ، آئندہ فون مت کرنا میں سنوں گی نہیں۔

تو کوئی بات نہیں احمد میں خود آ جاؤں گا جیسے تم آ گئی تھی۔

سختی سے آئلہ میں نہیں کروں گی تم کو جو کرنا ہو کر لینا۔ پھر فون بند کر دیتی ہے۔

ریحانہ بیگم ''آئلہ میں اب بالکل ٹھیک ہوگئی ہوں تمہاری باتوں میں جادو ہے۔'' مجھے ایک بات بتاؤ تم نے یہ سب کیسے سیکھا ہے۔

بڑے سکون سے آئلہ آنٹی کچھ زندگی سے اور کچھ پڑھائی سے۔ بلکہ یوں کہیے کہ زندگی سے کچھ زیادہ ہی سیکھا ہے پچھلے پانچ چھ سال ہمارے لیے کافی مشکل کے تھے ان سالوں نے بہت کچھ سکھایا ہے۔

پیار کرتے ہوئے ریحانہ بیگم ''آئلہ تم کل مت آنا میں گھر چلی جاؤں گی تم مجھے بہت اچھی لگی ہو۔ مجھے ملنے آؤ گی نا''

آئلہ ''آنٹی میں وعدہ نہیں کرتی۔ لیک کوشش کروں گی۔''

پیار سے ریحانہ بیگم کوئی بات نہیں اگر تم نہ آئی تو میں تم کو خود لینے آجاؤں گی۔

☆......☆......☆

آصفہ اور عمر ممتاز حیدر کے گھر آتے ہیں آمنہ بیگم ان کو خوش آمدید کرتی ہے ان کی خاطر مدارت کرتی ہے۔

کیسے آنا ہوا آمنہ بیگم۔

اپنائیت کا اظہار کرتے ہوئے آصفہ ''آپ کو دعوت دینے آئے ہیں۔''

آمنہ بیگم کس قسم کی دعوت کوئی فنکشن ہے۔''

آصفہ ''جی آنٹی وہ تحریم کی سالگرہ ہے۔''

آنٹی اصل میں عمر ''امی بھی ٹھیک ہو کر آئی ہے اور ہم چاہتے ہیں گھر میں کچھ ہلا گلا ہو جائے۔''

اسی دوران شرافت چائے لے کر آتا ہے آمنہ بیگم ان کو چائے دیتی ہے اور کباب بھی۔

اصرار کرتے ہوئے آصفہ ''آنٹی ضرور آیئے گا پوری فیملی کو بھی ضرور لایئے گا۔''

سب تو نہیں آپائیں گے آمنہ بیگم ہاضم کی طرف سے معذرت کرتے ہوئے اس کے دوست کی بہن کی ہفتے کو شادی ہے وہ وہاں گیا ہوگا باقی ہم آجائیں گے۔

مزید اصرار کرتے ہوئے آصفہ آئلہ اور جاذلہ کو ضرور لایئے گا۔

انشاءاللہ آمنہ بیگم۔

ہفتے کو سالگرہ کی تقریب پر جاذلہ ممتاز حیدر اور آمنہ بیگم جاتے ہیں۔

آمنہ اور عمر سب مہمانوں کا استقبال کر رہے ہوتے ہیں ان کو بہت زیادہ عزت دیتے ہیں۔

آصفہ آمنہ بیگم اور جاذلہ کو گلے ملتی ہے اور عمر ممتاز حیدر سے۔

ان کے پیچھے دیکھتے ہوئے آصفہ ''آنٹی آئلہ نہیں آئی۔'' آمنہ بیگم اس کی طبیعت خراب تھی۔

پھر آگے ریحانہ بیگم ان سے ملتی ہے تو بڑی بیتابی سے آئلہ کہاں ہے؟ نظر نہیں آرہی۔

معذرت کرتے ہوئے آمنہ بیگم اس کی طبیعت خراب تھی اس لیے نہیں آئی۔

مہمانوں میں احمد بھی آئلہ کو ہی ڈھونڈ رہا ہوتا ہے۔ جب اس کو یقین ہو جاتا ہے کہ وہ نہیں آئی تو ممتاز حیدر کے پاس جاتا ہے۔

تحریم کیک کاٹتی ہے اپنے دادی دادا پھر ماں باپ کو کھلاتی ہے مہمان اس طرف مصروف ہوتے ہیں۔ اس دوران احمد ''انکل اگر آپ اجازت دیں تو میں جا کر آئلہ سے مل سکتا ہوں۔''

بغیر سوال جواب کے ممتاز حیدر کیوں نہیں تم مل سکتے ہو۔ پھر احمد آرام سے تقریب سے چلا جاتا ہے۔

آصفہ، ریحانہ بیگم اور سلمان توفیق سب ممتاز حیدر کے گھر والوں کو بہت عزت دیتے ہیں ریحانہ بیگم اپنے رشتے داروں سے آمنہ بیگم اور جاذلہ کو ملواتی ہے۔

آئلہ کمرے میں پڑھ رہی ہوتی ہے باہر گھنٹی بجتی ہے۔ شرافت دروازہ کھولتا ہے۔

احمد شرافت سے آئلہ کہاں ہے؟

حیرت سے شرافت ''باجی کمرے میں ہے۔کوئی کام ہے میں بلا کر لاتا ہوں۔''

نہیں تم رہنے دو احمد میں خود مل لیتا ہوں۔

مزید حیرت سے شرافت ''جی اچھا۔اوپر دائیں طرف آئلہ باجی کا کمرہ ہے۔''

وہ سیڑھیاں چڑھتا آئلہ کے کمرے میں چلا جاتا ہے۔ حیرت سے اس کو دیکھ کر آئلہ تم کو Knock کر کے آنا چاہیے تھا کوئی Etiquettes بھی ہوتے ہیں۔

مجھے اس کی ضرورت نہیں احمد سمجھی؟

تم یہاں کیسے آئلہ۔

میں انکل سے پوچھ کر آیا ہوں احمد تمہاری طرح نہیں بغیر اجازت آدھمکوں۔

لیکن کیوں آئے ہو آئلہ۔

غصے سے احمد تم کیوں نہیں آئی میری وجہ سے۔

نظریں چراتے ہوئے آئلہ مجھے تم سے کیا لینا دینا ہے۔

غور سے اس کو دیکھتے ہوئے احمد ''ساری دنیا میں مجھ سے ہی تو لینا دینا ہے۔آجاتی اتنے لوگوں میں میں نے کون سا تمہارا ہاتھ پکڑ لینا تھا۔

میں ایسا کرنے دوں گی آئلہ تو تم ایسا کرو گے۔

یہ بحث ہم پھر کریں گے احمد میں تم کو یہ بتانے آیا ہوں کہ تم میری بیوی ہو اور ہمارے فیملی فنکشن میں تمہارا ہونا ضروری ہے۔

غصے سے آئلہ تم مجھے طلاق دے دو پھر تمہاری بیوی نہیں رہوں گی۔ یہ ہی ہمارے درمیان طے پایا تھا۔

نرمی سے احمد اگر میں نہ دوں۔

غصے سے آئلہ تم مجھے طلاق دو گے بلکہ اسی وقت دو۔

غصے سے احمد آئلہ کے منہ پر تھپڑ مار دیتا ہے۔

آئندہ کبھی نام بھی مت لینا میں تم کو کسی بھی قیمت پر طلاق نہیں دوں گا سمجھی!

زور سے دروازہ مار کر چلا جاتا ہے۔

ریحانہ بیگم جاذلہ کو بھی بہت پیار کرتی ہے اور اپنے جاننے والی کو بتاتی ہے یہ ڈاکٹر ہے اس نے ہسپتال میں بھی میرا بہت خیال رکھا اس کی بڑی بہن سائیکالوجسٹ ہے بڑی اچھی Counselling کرتی ہے کہ آپ منٹوں میں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

اسی دوران احمد آجاتا ہے اس کو غصے میں دیکھ کر آصفہ کہاں گئے تھے؟ اتنے غصے میں کیوں ہو؟

غصے سے کچھ نہیں ہوا میں سونے جا رہا ہوں۔

اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے آصفہ مہمانوں سے تو ملو۔

بھابی میرا دل نہیں چاہ رہا احمد اور پھر اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

بستر پر لیٹے ہوئے سوچتا ہے ایک وقت تھا اس نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا تھا اب طلاق مانگ رہی ہے لیکن میں بھی نہیں دوں گا۔ خلع تو مجھ سے لے گی نہیں اس سے سب کو پتہ چل جائے گا۔

دیکھتا ہوں کب تک بھاگتی ہے بندہ پوچھے! پہلے نکاح کیوں کیا۔ کیا مجبوری تھی یہ کوئی گڈی گڈے کا کھیل ہے پہلے نکاح کرو اور پھر طلاق لے لو۔

آئلہ سوچتی ہے جب شادی کر رہا تھا تب میں بیوی نہیں تھی۔ ہوتی ہے کچھ لوگوں کی یہ عادت جب کوئی Option نہ ہو تو پرانی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔ میں کوئی فالتو چیز نہیں ہوں۔ میں بھی طلاق لے کر رہوں گی۔ دیکھوں گی کیسے نہیں دیتا۔ خود کو سمجھتا کیا ہے؟

☆......☆......☆

اتوار کو جاذلہ کے رشتے کے لیے اصفہان کی بہن، ماں اور باپ آتے ہیں آمنہ بیگم اور ممتاز حیدر ان کا استقبال کرتے ہیں آئلہ اور آمنہ بیگم اس کی ماں اور بہن کے گلے ملتی ہیں ممتاز حیدر ہاضم اصفہان اور اس کے باپ کے گلے ملتے ہیں۔

مہمانوں کو ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ہیں شرافت چائے اور لوازمات مہمانوں کے لیے لاتا ہے۔

آئلہ سب کو چائے اور لوازمات پیش کرتی ہے۔

لڑکے کی ماں جاذلہ کو لو بلاؤ۔ آمنہ بیگم آئلہ کو اشارہ کرتی ہے تو وہ جاتی ہے۔

وہ کمرے میں تیار ہو رہی ہوتی ہے جیسے ہی دروازہ کھول کر آئلہ کمرے میں داخل ہوتی ہے۔

چہرے پر تشویش کے ساتھ جاذلہ شکر ہے تم آئی میں بہت Nervous ہو رہی ہوں۔

اس کو پرسکون کرتے ہوئے آئلہ وہ کونسا تمہارے لیے اجنبی ہے کچھ نہیں ہوتا۔

''آؤ سب بلا رہے ہیں۔''

خود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جاذلہ میں کیسی لگ رہی ہوں۔

دیکھتے ہو آئلہ بہت پیاری۔

وہ جاذلہ کو پکڑنے لگتی ہے تو جاذلہ مجھے کیا ہوا ہے۔ جو مجھے پکڑ رہی ہو میرا اپنا تو گھر ہے۔

آئلہ چھوڑ دیتی ہے دونوں نیچے جاتی ہیں۔

جیسے ہی وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتی ہیں جاذلہ گھبرا جاتی ہے اور آئلہ کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے۔

ہنستے ہوئے آئلہ اب کیا ہوا، تمہارا اپنا ہی گھر ہے لڑکے کی ماں دیکھتے ہی بہت پیاری ہے۔

''آؤ میرے پاس بیٹھو۔''

آئلہ اس کو اس کے پاس بٹھا دیتی ہے۔ اصفہان کی ماں اس کو پیار کرتی ہے جاذلہ کا ماتھا چومتی ہے۔

ساتھ ہی وہ بولتی ہے میرے بیٹے کو جاذلہ بہت پسند ہے ہم تو صرف Formality پوری کرنے آئے ہیں۔ ہم سب کو بھی بہت پسند آئی ہے۔

اصفہان کا باپ ممتاز صاحب جواب تو آپ نے ہمیں دینا ہے۔

خوشی سے ممتاز حیدر ہماری طرف سے بھی ہاں ہے۔

لڑکے کی بہن انکل پھر میں منہ میٹھا کراؤں۔

ضرور کراؤ بیٹی آمنہ بیگم۔

وہ سب سے پہلے اپنے بھائی کے منہ میں مٹھائی ڈالتی ہے پھر دوسروں کو باری باری کھلاتی ہے۔

گھلنے ملنے کے لیے آئلہ اصفہان کی بہن کو" آؤ میں آپ کو گھر دکھاتی ہوں۔"

ہاں......ممتاز حیدر" جاؤ اصفہان بیٹا تم بھی ان سب کے ساتھ ہم بڑوں میں بیٹھ کر کیا کرو گے۔"

پھر سب بچے چلے جاتے ہیں اور بڑے باتوں میں لگ جاتے ہیں۔ گھر کو دکھاتے دکھاتے

اصفہان آئلہ آپی آپ نے میری مدد کی ہے ورنہ میں تو ساری زندگی بھی جاذلہ کو نہ کہہ پاتا اس کے لیے میں آپ کا مشکور ہوں۔

یہ تو قسمت میں لکھا تھا آلہ اس لیے میں ہسپتال گئی اور آپ سے ملی اور آپ نے اپنے دل کی بات مجھ سے کی۔

اصفہان کی بہن یہ سکول کے زمانے سے مجھے جاذلہ کے بارے میں بتاتا آیا ہے اور بار بار میں اس کو کہتی تھی کہہ دو ورنہ کسی اور کو مل جائے گی۔ لیکن یہ کہتا ہی نہیں تھا۔

ہنستے ہوئے آئلہ اچھا ہوا کہہ دیا اگر کچھ دن اور نہ کہتا تو سچ مچ کسی اور کی ہو جاتی تھی۔

ہاضم اور اصفہان باتوں میں لگ جاتے ہیں تینوں لڑکیاں آپس میں۔

تھوڑی دیر بعد سب مہمان رخصت ہوتے ہیں سب ان کو اچھے طریقے سے رخصت کرتے ہیں۔

جاتے جاتے اصفہان کی ماں" اب آپ لوگوں نے آنا ہے۔"

ضرور......آمنہ بیگم۔



ریحانہ بیگم، سلمان توفیق اور احمد کمرے میں بیٹھے ہوتے ہیں تو ریحانہ بیگم سلمان صاحب میں آئلہ کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں۔

ہمیشہ کی طرح سلمان توفیق مجھے تو کوئی اعتراض نہیں تم اپنے بیٹے سے پوچھ لو تمہارے سامنے بیٹھا ہے۔

بیٹے کو مخاطب کر کے ریحانہ بیگم کیوں احمد کیا کہتے ہو تم کو کوئی اعتراض تو نہیں۔

بڑے دھیمے لہجے میں احمد ''امی وہ تو پہلے سے ہی آپ کی بہو ہے۔''

دونوں میاں بیوی حیرت سے ''کیا مطلب۔''

احمد امی یہ پانچ سال پہلے کی بات ہے پھر ساری کہانی سناتا ہے۔

امی، ابو مجھے یہ نہیں پتہ کہ انہیں کیا مجبوری تھی اس نکاح کے بعد دوبارہ کبھی انہوں نے ذکر بھی نہیں کیا۔

یہاں تک کہ میری شادی پر بھی اعتراض نہیں کیا۔ بڑے پرسکون انداز ے سے میری شادی پر بھی آئے۔ وہ تو اللہ کی طرف سے نہیں ہوئی۔ یہ بات مجھے حیران کرتی ہے کہ انہیں نکاح کی کیا مجبوری ہوسکتی ہے۔

مجھے ان کی مجبوری کا پتہ ہے سلمان توفیق کہ انہوں نے نکاح کیوں کیا۔

وہ بتاتا ہے۔

میں اور ممتاز حیدر صاحب مسجد سے آرہے تھے وہ مجھے پریشان لگ رہے تھے۔ پریشانی کو دیکھتے ہوئے سلمان توفیق ممتاز صاحب پریشان کیوں ہیں؟

گہرا سانس لیتے ہوئے ممتاز حیدر سلمان صاحب مجھے ملک اسفند کے بیٹے نے بہت تنگ کیا ہے اور اوپر سے بزنس میں نقصان بلکہ یوں کہو بزنس کا تباہ ہونا۔ دونوں مشکلات اکٹھی آگئی ہیں۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہی کیا کروں لیکن خدا پر بھروسہ ہے اس نے مشکل ڈالی ہے تو وہ خود ہی حل کرے گا۔

اس وقت بیگم میں نے سوچا تھا مسلمان توفیق کہ احمد سے آئلہ کا نکاح کر دوں۔ تا کہ ملک اسفند کا منہ بند ہو جائے لیکن تمہاری وجہ سے نہیں کیا کیونکہ تم کہتی تھی بہن کی بیٹی لینی ہے ورنہ میں تو تب ہی مدد کرنا چاہتا تھا۔

مسکرا کر ریحانہ بیگم دیکھو! خدا نے خود ہی رخ ان کی طرف موڑ دیا ہے۔ وہ بڑا کارساز ہے۔

ممتاز بھائی کے بھروسے نے ان کو پار لگا دیا۔

ہم کل ہی رخصتی کی تاریخ لے لیتے ہیں اور شادی کر لیتے ہیں۔

نہیں امی احمد وہ مجھ سے طلاق مانگ رہی ہے۔

جذباتی ہو کر ریحانہ بیگم "بیٹا طلاق مت دینا۔"

امی آپ فکر مت کریں احمد میں طلاق نہیں دوں گا۔

مزید پوچھتے ہوئے ریحانہ بیگم "وہ طلاق کیوں لینا چاہتی ہے۔"

احمد "امی وہ سمجھتی ہے یہ نکاح مجبوری میں ہوا تھا۔ ماں کی طرف دیکھتے ہوئے

بس آپ مجھے وقت دیں میں اس کے دل میں جگہ بنالوں گا۔

بس ایک اور بات احمد آپ لوگوں نے اس کو Show نہیں کروانا کہ آپ کو پتہ ہے ہمارا نکاح ہوا ہے۔

بیٹے کا ساتھ دینے کے لیے ریحانہ بیگم ٹھیک ہے۔

لیکن عمر اور آصفہ کو کیسے بتانا ہے۔

وہ میں کہہ دوں گا سلمان توفیق میں نے نکاح کروایا تھا کیونکہ ملک اسفند کا بیٹا آئلہ کے پیچھے پڑا تھا اور میرے علاوہ اس کا کسی کو بھی پتہ نہیں تھا اس نکاح کا۔

بہتر ہے ریحانہ بیگم آپ ابھی دونوں کو بتا دیں۔

ہاں میں سر ہلاتے سلمان توفیق ٹھیک ہے۔

جاؤ احمد ریحانہ بیگم عمر اور آصفہ کو بلا کر لاؤ۔

وہ جا کر عمر بھائی امی ابو بلا رہے ہیں۔

تشویش کے ساتھ عمر "کیا بات ہے۔"

ظاہر ہے احمد ضروری بات ہے تو بلایا ہے۔

تشویش سے آصفہ اللہ خیر کرے انکل آنٹی نے کیا ضروری بات کرنی ہے۔

دونوں احمد کے ساتھ آتے ہیں۔

سلمان توفیق دونوں بیٹھو۔

تفصیلات بیان کرتے ہوئے سلمان توفیق بات یوں ہے کہ میں نے احمد اور آئلہ کا نکاح آج سے پانچ سال پہلے کر دیا تھا۔لیکن تمہاری ماں کے ڈر سے نہیں بتایا تھا۔

حیرت سے عمر "لیکن ابو انکل ممتاز نے احمد کی شادی پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔"

بیٹے کو مطمئن کرتے ہوئے سلمان توفیق "بیٹا یہ نکاح ملک اسفند کے بیٹے سے آئلہ کو بچانے کے لیے کیا تھا۔"

ہم نے سوچا تھا کہ بعد میں احمد آئلہ کو طلاق دے دے گا لیکن اب تمہاری ماں کو آئلہ پسند ہے تو ہم چاہتے ہیں اب رخصتی بھی کی جائے۔

تسلی دیتے ہوئے آصفہ انکل ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کیوں عمر؟

عمر آصفہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔

مزید سمجھاتے ہوئے ریحانہ بیگم تم لوگوں نے آئلہ یا اس کے گھر والوں کو Show نہیں کروانا

کہ نکاح ہوا تھا۔اور یہ کہ تم لوگوں کو اس نکاح کا پتہ ہے جب تک احمد نہ کہے۔

ٹھیک ہے آصفہ ہم نہیں بتائیں گے لیکن کیوں؟

وضاحت کرتے ہوئے ریحانہ بیگم کیونکہ وہ لڑکی سمجھتی ہے کہ یہ نکاح مجبوری میں ہوا تھا اس لیے اب وہ طلاق چاہتی ہے۔

لیکن اب ہمیں Show کروانا ہے کہ وہ مجبوری میں نہیں بلکہ دل سے آس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔

عمر امی مجھے اور آصفہ کو تو وہ دونوں بہنیں شروع سے ہی بہت پسند ہیں آئلہ تو میری بچیوں کو پڑھاتی بھی تھی لیکن اب اس نے پڑھانا چھوڑ دیا ہے۔

اگلے دن ریحانہ بیگم اور آصفہ دونوں ممتاز حیدر کے گھر آتی ہیں۔آمنہ بیگم آیئے کیسے آنا ہوا؟

دونوں کو گلے ملتی ہے ان کو بٹھاتی ہے۔

شرافت کو آواز دیتی ہے "شرافت چائے لاؤ۔"

شکایت کرتے ہوئے ریحانہ بیگم "بہن آئلہ کو تو بلاؤ پرسوں دعوت پر بھی نہیں آئی۔آج تو میں ساتھ لے کر جاؤں گی رات کو احمد چھوڑ جائے گا۔"

ہنستے ہوئے آمنہ بیگم مجھے کوئی اعتراض نہیں۔بس آئلہ کی مرضی ہے وہ خود کہیں نہیں جاتی ہے۔

اسی دوران شرافت چائے لے کر آتا ہے۔

چائے لیتے ہوئے آمنہ بیگم "شرافت آئلہ کو بلا کر لاؤ۔"

جی باجی اور شرافت چلا جاتا ہے۔

آئلہ کے کمرے میں شرافت جاتا ہے۔آئلہ کتاب پڑھ رہی ہوتی ہے۔

باجی آپ کو بڑی باجی بلا رہی ہیں۔

کتاب رکھتے ہوئے آئلہ ''چلو۔''

وہ اس کے ساتھ ہی آجاتی ہے۔

ان دونوں کو دیکھ کر آئلہ سلام کرتی ہے۔

وعلیکم السلام ریحانہ بیگم میں تو اپنی بیٹی کو لینے آئی ہوں۔

مزید آصفہ لگتا ہے آئلہ ہم سے ناراض ہے اس لیے تحریم کی سالگرہ پر بھی نہیں آئی۔

ریحانہ بیگم کے پاس بیٹھتے ہوئے آئلہ ایسی کوئی بات نہیں میں دراصل کہیں بھی نہیں جاتی۔ مجھے فنکشن اچھے نہیں لگتے۔

پیار کرتے ہوئے ریحانہ بیگم چلو کوئی بات نہیں۔ آج ہمارے ساتھ چلو۔ پھر رات کو احمد تم کو چھوڑ جائے گا۔

اس کا نام سنتے ہی آئلہ ''میں کسی اور دن آنٹی جاذلہ کے ساتھ آؤں گی۔''

ساتھ ہی ریحانہ بیگم نہیں میں تو آج ہی لے کر جاؤں گی پھر تم جب دل چاہے۔ جاذلہ کے ساتھ بھی آجانا۔

ان کا اصرار اور پیار دیکھتے ہوئے آمنہ بیگم یہ لوگ اتنا اصرار کر رہے ہیں جاؤ بیٹی۔

ماں کی بات مان کر آئلہ ٹھیک ہے'' ماما میں Change کر کے آتی ہوں۔'' وہ کپڑے تبدیل کرنے جاتی ہے۔

آمنہ بیگم کے دل میں جگہ بنانے کے لیے ریحانہ بیگم '' بہن تمہاری بیٹیاں بہت اچھی ہیں ایسی بیٹیاں اللہ ہر اک کو دے۔

عاجزی سے آمنہ بیگم یہ سب آپ کا پیار اور محبت ہے اصل میں آپ بہت اچھے ہیں۔

پھر آئلہ آجاتی ہے۔

اچھا بہن ریحانہ بیگم اب ہم چلتے ہیں پھر آئلہ اور آصفہ کو ساتھ لے کر چلی جاتی ہے۔

اس کو ریحانہ بیگم اپنے کمرے میں لے کر چلی جاتی ہے اس کو بہت پیار کرتی ہے۔ اس کا ماتھا چومتی ہے۔

حیران ہوتے ہوئے آئلہ خود سے ہی یا اللہ ان کو کیا ہو گیا ہے۔

تم نے میری بڑی اچھی طرح Counseling کی تھی ریحانہ بیگم دیکھو! میں ٹھیک ہو گئی ہوں اور تمہاری طرح بہادر بھی۔

حیرت سے خود سے ہی آئلہ آنٹی کو کیا ہوا ہے؟ پھر آنٹی میں بہادر بھی ہوں آپ سچ کہہ رہی ہیں۔

تصدیق کرتے ہوئے ریحانہ بیگم سچ میں بہت بہادر ہو۔ اتنے میں آصفہ آجاتی ہے۔

آؤ آئلہ تم کو پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ میں تمہیں اپنی Study دکھاؤں۔

وہ آئلہ کو Study لے کر جاتی ہے۔ وہ کتابیں دیکھنے لگ جاتی ہے۔

اس کے دل میں اپنے لیے جگہ بناتے ہوئے آصفہ میں تمہارے لیے سیب کاٹوں۔

نہیں بھابی دل نہیں چاہ رہا۔

وہاں پر احمد آجاتا ہے دروازے سے اشارے سے آصفہ کو بلاتا ہے۔

بہانہ بناتے ہوئے آصفہ آئلہ تم کتابیں دیکھو! میں ذرا تحریم اور عائشہ کو دیکھ کر آتی ہوں۔

''جی بھابھی۔''

کتابوں میں کھو جاتی ہے آئلہ خود سے کتنی اچھی کتابیں ہیں۔ آہستہ آہستہ بغیر آواز کے احمد آکر آئلہ کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے۔

آہٹ آئلہ کو محسوس ہوتی ہے تو وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے اس کو پیچھے دیکھ کر جلدی سے وہاں سے جانے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن وہ اس کو جانے نہیں دیتا۔

وہ دوسری طرف سے جانے کی کوشش کرتی ہے تو پھر وہ سامنے آجاتا ہے۔ بازو اس کے آگے کرتے ہوئے احمد ”تم نہیں اب یہاں سے جاسکتی۔“

ارد گرد دیکھتے ہوئے آئلہ مجھے جان دو کوئی آجائے گا۔

”تو کیا ہوگا“ احمد۔

اندر سے گھبراتے ہوئے آئلہ کسی نے دیکھ لیا تو۔

پراعتماد انداز سے احمد ”تو میں کہہ دوں گا اپنی بیوی سے مل رہا ہوں۔“

غصے سے آئلہ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے ہم نے نکاح مجبوری میں کیا تھا۔

میں مانتی ہوں تمہارا احسان ہے بس تم مجھے طلاق دے دو۔ میں تمہارے احسان کا بدلہ دینے کو تیار ہوں۔

محبت بھری نظروں سے آئلہ کو دیکھتا ہے اس کے قریب ہوجاتا ہے کہ آئلہ اس کی سانس بھی محسوس کرتی ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے تو پھر کرو پیار۔

وہ اندر سے شرم سے ہل جاتی ہے اور پیچھے ہوتے ہوئے کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔

اسی طرح دیکھتے ہوئے احمد تم کو دیکھ کر۔

اس کا ہاتھ پکڑنے لگتا ہے تو وہ اور پیچھے کر لیتی ہے۔ اس کو پیار بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے احمد شرافت سے ہاتھ پکڑا دو۔

غصے سے آئلہ تمہارا دماغ کچھ زیادہ خراب ہے۔

اسی طرح دیکھتے ہوئے احمد اس میں دماغ خراب کی کون سی بات ہے۔ یہ نہ ہو کہ تم خود ہی میرا ہاتھ پکڑ لو۔

منہ بناتے ہوئے آئلہ جاؤ۔

وہ چھری پکڑ کر ہاتھ میں زور سے مار لیتا ہے۔

''یہ کیا کر رہے ہو۔''

جلدی سے چھری پکڑ کر پیچھے پھینکتی ہے آئلہ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر۔

اوہو! خون نکل رہا ہے میں بھابی کو بلا کر لاتی ہوں وہ جانے لگتی ہے تو احمد اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔

''بے وقوف جب شوہر زخمی ہو تو اس کو بھابی کی نہیں بلکہ بیوی کی ضرورت ہوتی ہے۔''

پریشانی سے آئلہ ''خون نکل رہا ہے میں کیا کر سکتی ہوں۔''

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ''محبت دے سکتی ہو۔''

وہ چونک کر اس کی طرف دیکھتی ہے پھر اس کو ٹشو کا ڈبہ نظر آتا ہے۔ وہ ٹشو نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ کر زور سے دباتی ہے تو خون بند ہو جاتا ہے۔

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسی طرح ہاتھ پکڑے رکھو کتنا اچھا لگ رہا ہے۔

وہ ہاتھ چھوڑ دیتی ہے اور وہاں سے بھاگ کر دروازے تک جاتی ہی ہے تو آصفہ آ جاتی ہے۔

اس طرح آئلہ کو بھاگ کر جاتے ہوئے دیکھ کر آصفہ ''کیا ہوا یہ بھاگ کر کیوں جا رہی ہو۔''

ساتھ آئلہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کو روک لیتی ہے پھر احمد کا ہاتھ دیکھتے ہوئے ''یہ کیا ہوا ہے۔''

شریر نظروں سے احمد آصفہ سے کسی سے محبت کا اظہار کروا رہا تھا۔

وہ نظریں نیچی کر لیتی ہے۔

شرارت سے آصفہ ''کیا ہوا۔''

ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے احمد ''اتنی جلدی کہاں؟''

آغاز محبت خون سے آصفہ تو آگے دیکھو کہیں جان ہی نہ مانگ لے۔

ہاتھ چھوڑ کر آئلہ چلی جاتی ہے جاتے جاتے سن لیتی ہے۔

چلو جان لے کر بھی وہ میرا ہو جائے تو سودا مہنگا نہیں ہنستے ہوئے۔

آصفہ کیا بات ہے احمد میاں تو مجنوں بن گئے ہیں۔

سلمان توفیق اور ممتاز حیدر دونوں مسجد سے آرہے ہوتے ہیں تو سلمان توفیق ممتاز صاحب ''ہمیں احمد نے آئلہ سے نکاح کا بتا دیا ہے۔''

تعجب سے ''کیا۔''

جی ممتاز صاحب سلمان توفیق

وضاحت دینے کے لیے ممتاز حیدر ''وہ دراصل......''

اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے سلمان توفیق وضاحت کی ضرورت نہیں مجھے آپ کی مجبوری پتہ ہے۔ میں تو تب بھی یہ ہی کرنا چاہتا تھا۔

شکریہ! سلمان صاحب آپ کے دل میں ہمارے لیے محبت تھی ممتاز حیدر

ہم نے تو احمد سے وعدہ کیا تھا کبھی ہم اس نکاح کا ذکر نہیں کریں گے۔ اور جب ہم کہیں گے وہ چپ کر کے طلاق دے دے گا۔

ایسا اب ممکن نہیں سلمان توفیق ہم آئلہ بیٹی کو بہو بنانا چاہتے ہیں۔ بہو اور عمر کو ہم نے بتایا ہے نکاح میں نے کروایا تھا۔

اظہار تشکر کرتے ہوئے ممتاز حیدر شکریہ!

اس میں شکریہ کی ضرورت نہیں سلمان توفیق بلکہ آپ نے ہماری عزت رکھی کسی سے ذکر نہ کر کے۔

دیکھو! خدا نے آپ پر رحم کیا۔ ریحانہ بیگم نے خود ہی آئلہ کو بہو بنانے کا کہا۔ تو احمد نے سچ بتا دیا۔

خوش ہوتے ہوئے ممتاز حیدر ''واقعی ہی خدا بڑا کارساز ہے۔''

آپ سے ایک چھوٹی سی درخواست ہے سلمان توفیق ''احمد کو آئلہ سے ملنے کی اجازت دے دیجئے۔''

"وہ کہتا ہے پہلے اس کے دل میں محبت پیدا کروں گا پھر رخصتی۔"

خوشی سے ممتاز حیدر میری طرف سے اجازت ہے میاں بیوی ہیں مل سکتے ہیں مذہب اور قانون اجازت دیتا ہے۔اس کو بتاتے ہوئے ممتاز حیدر ہمارے گھر میں بھی اس نکاح کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ سوائے آئلہ کے کہ نکاح کس سے ہوا ہے۔باقی صرف یہ جانتے ہیں کہ میرے دوست کے بیٹے سے نکاح ہوا ہے۔

☆......☆......☆

ممتاز حیدر آمنہ بیگم "اگر سلمان صاحب کے گھر سے احمد یا ریحانہ بیگم یا کوئی اور بھی آئلہ کو لینے آئے تو انکار مت کرنا بھیج دینا۔"

بتاتے ہوئے آمنہ بیگم "میں انکار نہیں کرتی جب سے اس نے ریحانہ بیگم کی Counselling کی ہے وہ تو اس کی دیوانی بن گئی ہیں۔ کچھ دن پہلے لینے آئیں تھیں حالانکہ آئلہ نہیں جانا چاہتی تھی پھر بھی میں نے بھیج دیا۔"

بیوی کے اچھے فیصلے کی تائید کرتے ہوئے ممتاز حیدر "آپ نے ٹھیک کیا۔"

سلمان صاحب بتا رہے تھے وہ تو آئلہ سے بہت پیار کرنے لگی ہیں ہر وقت گھر میں آئلہ کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔خوشی سے ممتاز حیدر تیرا شکر ہے۔

بغیر شوہر پر کسی قسم کا شک کیے آمنہ بیگم "واقعی ہی خدا کا شکر ہے جو اس نے عزت دی۔"

ریحانہ بیگم اور آئلہ بیٹھیں کمرے میں باتیں کر رہی ہوتی ہیں احمد آ جاتا ہے تو دروازے سے دیکھ کر چلا جاتا ہے پھر دس منٹ بعد آتا ہے۔تو ریحانہ بیگم آؤ بیٹا دیکھو! تو آئلہ آئی ہے احمد اندر آ جاتا ہے۔

"امی یہ کیسے آئی ہے۔"

بیٹے کو بتاتے ہوئے ریحانہ بیگم "آصفہ لے کر آئی ہے میں نے بلوایا تھا۔تم بیٹھو آئلہ کو Company دو۔"

مجھے آصفہ سے بات کرنی ہے میں کر کے آتی ہوں۔ وہ صوفے پر بیٹھی ہوتی ہے تو احمد بستر پر بیٹھ جاتا ہے۔

ریحانہ بیگم کے جاتے ہی احمد کبھی ہم سے بھی پیار سے اور اتنی دیر تک باتیں کر لیا کرو۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے آپ سے کیا باتیں کروں۔

ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے احمد ''کیا بات ہے۔''

جناب! یہ سورج کہاں سے نکلا ہے؟ آپ اتنی عزت تم دے رہی ہو۔

خود پر قابو پاتے ہوئے آئلہ Sorry تم میرا مطلب ہے وہ تو غلطی سے آپ نکل گیا تھا۔

تنبیہ کرتے ہوئے احمد ''اگر تمہیں علم ہو تو اچھی بیویاں اپنے شوہر کو آپ ہی کہتی ہیں۔''

نفی کرتے ہوئے آئلہ ''لیکن میں اچھی بیوی نہیں ہوں۔''

اس کی زبان پکڑتے ہوئے احمد چلو! شکر ہے تم نے خود کو میری بیوی تو مانا۔''

آئلہ ویسے ہی محاورۃً کہا تھا۔ اس دوران ریحانہ بیگم آ جاتی ہیں۔

وہ آصفہ تو بچیوں کی چیزیں مارکیٹ تک لینے گئی ہے۔ تم ذرا آئلہ کو اس کے گھر چھوڑ آؤ۔

اس کو دیکھتے ہوئے احمد ''امی اس کو ڈر کہاں لگتا ہے یہ تو دیواریں چھتیں سب پھلانگ لیتی ہے۔''

باتیں مت بناؤ ریحانہ بیگم چھوڑ کر آؤ۔

وہ اس کا احسان نہیں لینا چاہتی۔

آنٹی رہنے دیجئے میں چلی جاؤں گی۔

نہیں بیٹی ریحانہ بیگم یہ تم کو چھوڑ کر آتا ہے۔

آیئے محترمہ! امی میں چھوڑ کر آیا۔

اچھا آنٹی خدا حافظ آئلہ۔

وہ اس کو چومتے ہوئے خدا حافظ۔

آگے آگے احمد اور آئلہ پیچھے پیچھے گھر کے گیٹ تک جاتے ہیں وہ گاڑی میں بیٹھ کر دروازہ کھولتا ہے آئلہ بھی بیٹھ جاتی ہے احمد گھر سے باہر گاڑی نکالتا ہے اور دوسری سڑک پر گاڑی لے جاتا ہے۔

وہ دیکھتے ہوئے گھر تو دوسری گلی میں ہے تو اتنا بڑا چکر لگانے کی کیا ضرورت ہے۔

محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے احمد بیگم کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع مل گیا ہے۔ہم پوری سوسائٹی گھومیں گے۔

ہوگئیں پھر تمہاری فضول باتیں شروع۔

بڑی ناشکری ہو احمد محبت کی باتوں کو فضول کہہ رہی ہو۔

جناب! یاد نہیں کتنی مشکل سے یہ نکاح تم نے کروایا تھا۔

بیزاری سے آئلہ وہ مجبوری تھی۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر احمد یہ دل کی مجبوری ہے۔

''چھوڑو میرا ہاتھ۔''

ہاتھ چھڑوانے کے لیے آئلہ بھرپور زور لگاتی ہے لیکن نہیں چھڑوا پاتی۔

''اگر کسی نے دیکھ لیا تو۔''

پہلی بات گاڑی میں کوئی نہیں دیکھے گا احمد دوسری بات ہاتھ پکڑ کر احساس ہوتا ہے تم میری ہو۔

جو تم اتنی بنتی ہو مت بنو۔تمہاری شکل بتا رہی ہے تم ہاتھ چھڑانا نہیں چاہتی۔

وہ غصے سے پھر زور لگاتی ہے۔احمد اور زور سے پکڑ لیتا ہے۔

اسی دوران شہریار ملک گاڑی میں پاس سے گزرتا ہے تو آئلہ کو دیکھ لیتا ہے گاڑی واپس مڑ کر پھر دیکھتا ہے آئلہ اور احمد ہوتے ہیں۔ان کو آپس میں باتیں کرتا دیکھ کر غصے سے گاڑی تیز کر کے چلا جاتا ہے۔

وہ آئلہ کے ساتھ گاڑی میں ساری سوسائٹی کے دو چکر لگا تا ہے لیکن ہاتھ نہیں چھوڑتا۔ یہاں تک کہ آئلہ کا گھر آجاتا ہے تو وہ اس کا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔ آئلہ گاڑی سے اتر جاتی ہے۔

احمد ''خدا حافظ۔''

پیچھے مڑ کر آئلہ دیکھتی ہے لیکن کچھ نہیں بولتی۔

وہ اس کو محبت بھری نظروں سے اپنا خیال رکھنا۔

☆......☆......☆

جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوتی ہے تو ممتاز حیدر اور آمنہ بیگم آؤ تم سے بات کرنی ہے۔

بیٹھتے ہوئے آئلہ ''ماما احمد چھوڑ کر گیا ہے۔''

خوشی جو ممتاز حیدر کے چہرے سے نظر آرہی ہوتی ہے بولتا ہے ''اچھی بات ہے۔''

باپ کو دیکھتے ہوئے آئلہ بابا آپ بہت خوش ہیں۔''

تم کو اللہ کا کرشمہ بتانا تھا ممتاز حیدر مزید خوش ہوتے ہوئے بتاتا ہے۔

وہ جو سہیل میرا دوست تھا جس نے میرا بزنس تباہ کیا تھا۔ آج میرے پاس آیا تھا پھر ممتاز حیدر ساری بات بتاتا ہے۔

وہ آفس میں بیٹھا کام کر رہا ہوتا ہے دروازے پر دستک ہوتی ہے ممتاز حیدر ''آجاؤ۔'' سہیل اندر آجاتا ہے دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔

بڑے پرسکون انداز میں بغیر کوئی غصہ ظاہر کیے ممتاز حیدر ''کیوں آئے ہو۔''

جواب دیئے بغیر سہیل ''بیٹھنے کو نہیں کہو گے۔''

نرم لہجے میں ممتاز حیدر ''بیٹھ جاؤ۔''

اس کے سامنے والی کرسی پر سہیل بیٹھ جاتا ہے۔ شرمندہ ہونے والے انداز میں ''آپ سے

معافی مانگنے آیا ہوں Please مجھے معاف کردو۔"

ذرا غصہ کرتے ہوئے ممتاز حیدر معاف کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ آپ ایک انسان کو دھوکا دیں اس کو تباہ و برباد کردیں اور پھر معافی مانگ لیں اور وہ آپ کو معاف کردے جو مشکلات اور پریشانیاں ہم نے برداشت کیں ہیں ان کا مداواہ کون کرے گا۔

آپ جو بھی کہیے سہیل لیکن معاف کردیں آپ کو پتہ ہے وہ پیسہ میں نے جہاں جہاں بھی لگایا۔ سب تباہ ہوگئے بیٹی کی شادی پر، بیٹے کو باہر بھیجا سب تباہ ہوگئے۔

صبر کا دامن تھامتے ہوئے ممتاز حیدر اور میری طرف اس پیسے کے چھن جانے کی وجہ سے ہمیں بھوکے پیٹ بھی سونا پڑا۔

اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تم جانتے ہو ایک اوپر بھی بیٹھا ہے جس نے ہمارا حساب تم سے لیا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں چھیننے سے ان کے حالات ٹھیک ہوجائیں گے اور دوسرا تباہ برباد۔ ایسا نہیں ہوتا۔

درحقیقت چھیننے والا ہی تباہ ہوتا ہے کیونکہ یہ نظام خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اگر یہ نظام بندے کے ہاتھ میں ہوتا تو وہ ایسا ہی کرتا خود کو سنوارتا اور دوسروں کو تباہ کرتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔

جو پھر آئلہ بابا آپ نے معاف کردیا۔

نفی میں سر ہلاتے ہوئے ممتاز حیدر نہیں بیٹا ہر غلطی کی معافی نہیں ہوتی۔ میں نے اس کو کہا ہے میرا پیسہ واپس کردو تو معاف کردوں گا۔ ورنہ اگلے جہاں میں لوں گا۔

اس نے کہا کہ وہ تھوڑا تھوڑا کر کے لوٹا دے گا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔

ممتاز صاحب! مجھے آپ کی سمجھ نہیں آتی! آمنہ بیگم حیرت سے ممتاز حیدر کیا مطلب؟

ایک طرف آپ دھوکا کھانے کے باوجود بھی دوسروں کی مدد کو تیار رہتے ہیں آمنہ بیگم دوسرا لوگوں سے بددل بھی نہیں ہوئے۔

ورنہ بندہ ایک سے دھوکا کھانے کے بعد کسی پر بھروسہ نہیں کرتا۔ پھر آپ معاف بھی نہیں کرتے۔

بیگم کو سمجھاتے ہوئے ممتاز حیدر مدد میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کرتا ہوں کیونکہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ اور میں بدلہ اس لیے لیتا ہوں کہ اگر سب کو معاف کرتے رہے تو ہر انسان دوسرے کو تباہ کر کے معافی مانگ لے گا۔

دوسرا جو اس کی وجہ سے مشکل حالات سے گزرا ہے اس کی تکلیف کا دھوکا دینے والے کو احساس تک نہیں ہوگا۔ دھوکا دینے والے کو بھی اس دنیا میں مزہ چکھنا چاہیے۔

باپ کی بات کو دل کی بات مانتے ہوئے آئلہ "بابا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" ہم ایک کو معاف کر کے دس کو ترغیب دیتے ہیں۔

جاذلہ اور ہاضم جو ساری گفتگو کے دوران خاموش رہے تھے دونوں "آئلہ آپی بابا ٹھیک کہتے ہیں۔"

پھر ہاضم ہمیں معاشرے کو سنوارنا چاہیے نہ کہ ترغیب دینی چاہیے۔

بچوں کو سمجھانے کے لیے ممتاز حیدر چھوٹی موٹی غلطیوں پر درگزر بھی کرنا چاہیے۔ لیکن بڑی غلطی پر سزا بھی دینی چاہیے کہ انسان دوبارہ ایسا نہ کرے۔ بعض غلطیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کو معاف کیا جاسکتا ہے۔



اب آئلہ کے بغیر ریحانہ بیگم کا دل نہیں لگتا وہ کسی نہ کسی بہانے سے اس کو بلا لیتی ہے گھر میں کوئی نہیں ہوتا تو وہ فون کرتی ہے۔ سلام دعا اور حال چال پوچھنے کے بعد ریحانہ بیگم

بس آئلہ سے بات کرنے کو دل چاہ رہا ہے۔ آپ اگر اجازت دیں تو لے جائیں۔

آپ ہی کی بیٹی ہے آمنہ بیگم وہ خود آجائے گی وہ ہاضم جا رہا ہے وہ اس کو چھوڑ دے گا۔

اگر ایسا ہو جائے ریحانہ بیگم تو بہت شکریہ!

کوئی بات نہیں آمنہ بیگم وہ بھائی کے ساتھ آتی ہے۔اس قدر تکلف کی ضرورت نہیں۔

تکلف نہیں کرتی ہوں ریحانہ بیگم اس لیے تو بلا لیتی ہوں۔

''خدا حافظ۔''

اچھا خدا حافظ آمنہ بیگم۔

فون رکھتے ہی آمنہ بیگم ''ہاضم جا رہے ہو تو آئلہ کو سلمان توفیق کے گھر چھوڑتے جانا۔''

جی ماما ہاضم آئلہ آپی کو بھیجیے میں گاڑی میں بیٹھتا ہوں۔

وہ جا کر آئلہ کو بھیجتی ہے وہ گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔

گاڑی نکالتے ہوئے ہاضم ویسے آپی ریحانہ آنٹی آپ کی کچھ زیادہ دیوانی ہیں۔

ان کے گھر جیسے ہی آئلہ داخل ہوتی ہے ریحانہ بیگم اس کو بہت پیار کرتی ہے چومتی ہے دونوں گھنٹوں بیٹھی باتیں کرتی ہیں۔آئلہ اس کے لیے کھانا بھی کچن سے لاتی ہے پھر دونوں کھاتی ہیں۔اسی دوران احمد السلام وعلیکم۔

وعلیکم السلام ریحانہ بیگم اتنا لیٹ؟

بیگ رکھتے ہوئے احمد امی آج Client کے ساتھ میٹنگ تھی آئلہ کی طرف دیکھتے ہوئے یہ محترمہ کب آئی ہیں۔

یہ کہاں آتی ہے۔ریحانہ بیگم فون کر کے بلوایا ہے کوئی گھر میں نہیں ہے وحشت ہو رہی تھی۔

منہ بناتے ہوئے احمد ''امی ابو اور بھائی کے آج آفس نہ ہونے کی وجہ سے وہاں بھی بہت کام تھا انہوں نے کب آنا ہے۔''

بیٹے کو تفصیل بتاتے ہوئے ریحانہ بیگم تمہارے ابو سے بات ہوئی تھی سب کل آ جائیں گے۔

بھوک کا اظہار کرتے ہوئے احمد ''امی کھانا لگا دیں،بہت بھوک لگی ہے۔میں Fresh ہو کر آتا ہوں۔''

اچھا ریحانہ بیگم اور سنو کھانا کھا کر آئلہ کو بھی چھوڑ کر آنا ہے۔

ابھی کھانا کھالوں احمد پھر ان کو بھی چھوڑ آؤں گا آئلہ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے۔

پھر چلا جاتا ہے۔

اس کے جاتے ہی ریحانہ بیگم "بیٹی اگر تمہیں تکلیف نہ ہو تو احمد کو کھانا دے دو اگر کسی نوکر نے کھانا لگایا تو غصہ کرے گا۔

مروت ولحاظ سے آئلہ کوئی بات نہیں آنٹی میں دے دیتی ہوں تو وہ کچن کی طرف چلی جاتی ہے۔

وہ چونکہ چاہتی ہے دونوں اکٹھے وقت گزاریں تاکہ جلدی دونوں میں محبت ہو اور وہ اس کو رخصت کر کے لائے۔ اس لیے ریحانہ بیگم لیٹ جاتی ہے۔ اور سو جاتی ہے۔ کھانا نکال کر آئلہ میز پر لگاتی ہے اور کچن سے جانے لگتی ہے تو احمد آگے آجاتا ہے۔

اس کو جاتے دیکھ کر احمد "رکو کہاں جا رہی ہو۔ میں کھانا کھانے لگا ہوں تم بھی میرے ساتھ کھاؤ۔"

دوسری طرف سے جانے کی کوشش کرتی ہے پھر احمد آگے آجاتا ہوے تم نے سنا نہیں۔ اب تم کو میرے ساتھ کھانا کھانے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ اب ساری عمر میرے ساتھ ہی کھانا ہے۔

وہ بھاگ کر جانے لگتی ہے تو اس کو بازو سے پکڑ لیتا ہے اس کو کھینچتے ہوئے اپنے قریب کرتا ہے پھر محبت بھری نگاہوں سے اس کو دیکھتا ہے کہ آئلہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔

پیار سے نرم لہجے میں اس کے قریب ہو کر آج تو بہت تھکا ہوا ہوں آج تو محبت کی بھی ضرورت ہے۔ آنکھوں کے اشارے سے کیا سمجھی؟

وہ اس سے پیچھے ہٹتے ہوئے شرم کریں کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

مسلسل آئلہ کو دیکھتے ہوئے کیوں شرم کروں بیوی ہو تم میری وہ شرم کے مارے بھاگ جاتی ہے۔

دونوں بہنیں ڈرائیور کے ساتھ گھر آرہی ہوتی ہیں تو گاڑی بند ہو جاتی ہے ڈرائیور نکل کر گاڑی

کو چیک کرتا ہے۔ گاڑی کو اچھی طرح چیک کرنے کے بعد وہ باجی گاڑی مکینک کے بغیر نہیں چلے گی اس کو دکھانا پڑے گا۔

وہاں سے احمد گزرتا ہے آئلہ اور جاذلہ کو دیکھ کر رک جاتا ہے۔ وہ جاذلہ سے کیا ہوا؟

احمد بھائی گاڑی خراب ہوگئی ہے۔

آؤ میں تم لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں احمد گاڑی سے اتر کران کے پاس آتے ہوئے۔

چونکہ کل رات کے بعد آئلہ نے سوچا تھا جہاں احمد ہوگا وہ وہاں نہیں ٹھہرے گی کیونکہ وہ اس کے سوال نہیں سن سکتی اور مطالبے پورے نہیں کر سکتی۔

نہیں شکریہ! آئلہ ہم فون کر کے ہاضم کو بلا لیتے ہیں۔ اس کو دیکھتے ہوئے احمد میں گھر ہی جا رہا ہوں تم دونوں آؤ بڑے پیار اور اپنائیت سے۔

دیکھو! آئلہ جاذلہ احمد بھائی اتنے پیار سے کہہ رہے ہیں۔

اس کو گھور کر دیکھتے ہوئے آئلہ جب کوئی بس نہیں چلتا تو جاذلہ کے پیچھے چلی جاتی ہے۔

جاذلہ اور احمد آگے اور آئلہ پیچھے بیٹھ جاتے ہیں۔ تفصیل سے پوچھتے ہوئے احمد آپ لوگ کہاں سے آرہے تھے؟

احمد بھائی جاذلہ میری دوست کے ہاں گئیں تھیں وہاں سے ہی آرہی تھیں۔

وہ بات جاذلہ سے کر رہا ہوتا ہے لیکن گاڑی کے شیشے سے پیچھے آئلہ کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اس کو دیکھتے ہوئے جاذلہ سوچتی ہے یہ جو احمد بھائی آئلہ میں اتنا Interest لیتے ہیں ان کو روکنا چاہیے جب ان کو پتہ چلے گا کہ آئلہ کا نکاح ہوا ہے تو Hurt ہوں گے۔

ہاتھ کے اشارے سے احمد جاذلہ سے کیا سوچ رہی ہو گاڑی کے شیشے کو آئلہ کے منہ پر سیٹ کرتے ہوئے۔

ہمدردی سے جاذلہ ''احمد بھائی آپ شادی کرلیں۔''

ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے احمد کوئی ملے تو۔

بھائی جاذلہ آپ اتنے Handsome ہیں ہر لڑکی کے آئیڈیل ہوں گے۔

پیچھے بیٹھی آئلہ کو بات لگاتے ہوئے احمد لیکن شاید لوگوں کو اچھے نہیں لگتے شیشے میں آئلہ کو دیکھتا ہے۔

اس کی توجہ ہٹانے کے لیے جاذلہ ''بھائی آپ لوگوں کو چھوڑیں ان کو اپنے شوہر کو اچھے لگنے دیں۔ آپ اپنے لیے کوئی اور تلاش کرلیں۔''

شیشے میں نگاہیں آئلہ پر رکھتے ہوئے احمد ''نہیں ہمیں تو لوگوں کو ہی اچھے لگنا ہے شوہر تو ہم بھی بن سکتے ہیں وہ بھی ایک منٹ میں۔ وہ صرف ہاں کریں۔''

خود سے ہی آہستہ آواز میں جاذلہ بھائی میں آپ کو کیسے سمجھاؤں اس کا نکاح ہوا ہوا ہے۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے احمد ہر دو منٹ کے بعد جاذلہ کن سوچوں میں گم ہو جاتی ہو۔

کچھ نہیں بھائی جاذلہ بس ادھر اُدھر کی باتیں ہیں۔

پوچھتے ہوئے احمد ''مثلاً۔''

مثلاً آپ کے لیے کون سی لڑکی اچھی رہے گی۔ اتنے میں گھر کے دروازے پر پہنچ جاتے ہیں۔ احمد تمہارے قریب والی۔

گاڑی سے نکلتے ہوئے جاذلہ خدا حافظ احمد بھائی۔

اس کو بلاتے ہوئے احمد جاذلہ جواب نہیں دیا۔

تینوں گاڑی سے باہر نکل آتے ہیں تو شہریار ملک کی بھی گاڑی پاس آکر رک جاتی ہے۔

وہ باہر نکل کر احمد کے قریب آکر اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے ''آج کل بڑا بہن کو گھوما رہے ہو۔''

غصے سے اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے احمد ''بہن ہوگی تمہاری میری تو بیوی ہے۔''

حیرت سے شہریار ملک کیا مطلب؟

بڑے رعب سے احمد میرا آئلہ سے نکاح ہوا ہوا ہے۔ غصے سے شہریار ملک گاڑی میں بیٹھ کر چلا جاتا ہے۔

حیرت سے جاذلہ احمد اور آئلہ کو دیکھتی ہے پھر کچھ کہے بغیر دونوں بہنیں اندر چلی جاتی ہیں۔ احمد بھی گاڑی میں بیٹھ کر چلا جاتا ہے۔

آمنہ بیگم، ممتاز حیدر اور ہاضم لاؤنج میں بیٹھے ہوتے ہیں آمنہ بیگم تم دونوں آگئی ہو۔

کسی بات کا جواب دیئے بغیر آئلہ سیدھی اوپر چلی جاتی ہے۔

باپ سے جاذلہ کیا آئلہ کا نکاح احمد بھائی سے ہوا ہے؟ جواب دینے سے پہلے ممتاز حیدر تم کو کس نے بتایا؟

پھر وہ سارا بتاتی ہے۔

تب ممتاز حیدر جی بیٹا احمد ہی سے آئلہ کا نکاح ہوا تھا۔

تعجب سے ہاضم ''لیکن بابا آپ نے ہمیں کیوں نہیں بتایا؟ وضاحت دیتے ہوئے ممتاز حیدر تم سب کو اس لیے نہیں بتایا کہ تم لوگوں کی زبان سے یہ بات پھسل نہ جائے کیونکہ اس وقت تم بھی چھوٹے تھے دوسرا احمد نے بھی رضامندی سے یہ نکاح نہیں کیا تھا۔

تشویش سے ہاضم لیکن اب بابا؟

اب ممتاز حیدر وہ آئلہ کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے تیار ہے۔

ہاضم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ممتاز حیدر اب تم بھی اپنی بہن کی حفاظت کرنے کے قابل ہو گئے ہو۔

خوش ہوتے ہوئے آمنہ بیگم احمد تو بہت اچھا لڑکا ہے۔ مجھے خوشی ہے میری بیٹی کے لیے اللہ نے اتنے اچھے نصیب بنائے ہیں۔

گھر پہنچتے ہی شہریار ملک جو چیز سامنے آتی ہے اٹھا کر پھینکتا ہے ''اماں آپ کو پتہ ہے آئلہ کا نکاح کس سے ہوا ہے؟

اتنے غصے میں کیوں ہو ہمیں کیا کسی سے بھی ہوا ہو دل نواز بیگم اس کو پر سکون کرنے کے لیے۔

دوبارہ شہریار غصے سے اس کا نکاح کس سے ہوا ہے؟ آپ کو پتہ بھی ہے۔

پہلے بیٹھو دل نواز بیگم پھر بات کرتے ہیں۔

وہ ماں کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ''اماں آئلہ کا نکاح احمد سے ہوا ہے میں اس کو نہیں چھوڑوں گا۔ آتے آتے اسفند ملک خبردار! ایسا کچھ بھی کیا یہ شہر ہے گاؤں نہیں۔''

دوسرا وہ کمزور لوگ نہیں پھر غصے سے بیگم سمجھاؤ اپنے بیٹے کو رانجھا بننے کی ضرورت نہیں اس کے لیے جو تمہاری بننے کو تیار ہی نہیں۔

اس کے جانے کے بعد دل نواز بیگم ''بیٹا تمہارا باپ صحیح کہتا ہے کچھ الٹا سیدھا مت کرنا۔''

یہ لوگ ہمارے مزارے نہیں جن کے ساتھ اگر ہم زیادتی بھی کریں گے تو وہ بولے گے نہیں۔

بے بسی سے ماں سے ضد کرتے ہوئے شہریار ملک اماں مجھے آئلہ بہت پسند ہے۔

بیٹے کو سمجھاتے ہوئے دل نواز بیگم مگر اس کو تم پسند نہیں اس بات کو سمجھو۔

دونوں بہنیں بیڈ پر بیٹھی باتیں کر رہی ہوتی ہیں جاذلہ مجھے تو احمد بھائی کے Behaver سے لگتا تھا وہ تم میں Interested ہیں لیکن تم Interest نہیں لیتی تھی میں سمجھی تمہارا نکاح ہوا ہے اس لیے تم کو وہ پسند نہیں ہیں۔

تم کو پتہ ہے جاذلہ! وہ اپنی خالہ کی بیٹی سے شادی کر رہا تھا۔ وہ اللہ کی طرف سے ہوئی نہیں۔ اور

مجھے لگتا ہے وہ مجبوری میں میری طرف آ رہا ہے محبت سے نہیں اس لیے میں اس میں Interest نہیں لیتی ہوں۔

بہن کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے جاذلہ لیکن مجھے لگتا ہے وہ تم سے محبت کرتا ہے۔

ایسی کوئی بات نہیں آئلہ تمہاری غلط فہمی ہے۔

بہن کو سمجھاتے ہوئے جاذلہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ میری نہیں آئلہ۔

Let see which way the wind blows

(دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے)

جب آئلہ نہیں مانتی تو جاذلہ تم کو واقعی ہی وقت سب بتا دے گا۔

☆......☆......☆

احمد اور ہاضم سوسائٹی سپورٹس کلب میں ٹینس کلب کی طرف جا رہے ہوتے ہیں تو راستے میں شہریار سے سامنا ہو جاتا ہے۔ شہریار رک کر ہاضم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جس کے ساتھ گھوم رہے ہو۔ میں اس سے اچھا تمہارا بہنوئی بن سکتا ہوں۔

غصے میں ہاضم شہریار ملک کے منہ پر تھپڑ دے مارتا ہے پھر شہریار بھی۔ دونوں میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے احمد دونوں کے درمیان آنے کی کوشش کرتا ہے۔ لڑائی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ شہریار ملک گولی چلا دیتا ہے۔ گولی احمد کو لگ جاتی ہے۔

سکیورٹی والے جلدی سے آ جاتے ہیں ہاضم احمد کو پکڑتا ہے۔ سکیورٹی والے پولیس کو فون کر دیتے ہیں شہریار بھاگنے لگتا ہے لیکن سکیورٹی والے اس کو بھاگنے نہیں دیتے۔ چونکہ سوسائٹی ہوتی ہے پولیس دس منٹ میں پہنچ جاتی ہے ویسے ہمارے ملک کی پولیس کہاں پہنچتی ہے۔

پولیس شہریار کو لے جاتی ہے ایمبولینس میں احمد کو ہسپتال لے جاتے ہیں۔

ہاضم ممتاز حیدر کو فون کر کے سب بتاتا ہے۔

وہ احمد کے گھر والوں کو لے کر ہسپتال پہنچ جاتا ہے گولی چونکہ ٹانگ میں لگتی ہے کافی لمبا آپریشن ہوتا ہے باہر سب اس کے لیے پریشان ہوتے ہیں۔

جیسے ہی ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آتا سب اس کی طرف لپکتے ہیں۔

ڈاکٹر آپریشن کامیاب رہا ہے خطرے کی کوئی بات نہیں۔ مریض جلد ہی ہوش میں آ جائے گا۔ اس کو روم میں شفٹ کیا جا رہا ہے۔

سب خوش ہو جاتے ہیں۔

ماں ہوتے ہوئے ریحانہ بیگم سے رہا نہیں جاتا تو ڈاکٹر صاحب میں اپنے بچے کو دیکھ لوں۔

ضرور کیوں نہیں ڈاکٹر آپ دیکھ سکتی ہیں۔

جاذلہ ڈاکٹر سے بات کرنے لگ جاتی ہے وہ دونوں باتیں کرتے کرتے چلے جاتے ہیں۔

ماں کو پکڑ کر عمر احمد کے پاس لے کر جاتا ہے لیکن وہ بے ہوش ہوتا ہے۔اس کو ہاتھ لگاتی ہے پیار کرتی ہے۔پھر شکر بھرے انداز میں ''اے میرے رب تیرا شکر ہے تونے اس کی جان بچائی۔''

عمر جاؤ سلمان توفیق اپنی ماں کو گھر چھوڑ کر آؤ اور کسی بھی عورت کو اب یہاں مت آنے دینا ہم سب یہاں ہیں۔

ماں کو کہاں چین آتا ہے ریحانہ بیگم جب تک احمد کو ہوش نہیں آتا میں نہیں جاؤں گی۔

سلمان توفیق کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ممتاز حیدر سلمان صاحب رہنے دیجئے گھر میں ایک ماں کو کیسے چین آئے گا۔

اچھا ٹھیک ہے سلمان توفیق آپ بھی گھر فون کر کے بتا دیجئے سب پریشان ہوں گے۔

جی آپ نے بجا فرمایا ممتاز حیدر ہاضم فون کر کے گھر میں بتا دو۔

عمر میں بھی فون کر کے آصفہ کو بتا دیتا ہوں۔

ہاضم فون کرتا ہے۔

بیٹا آمنہ بیگم کیسا ہے احمد اب؟

تفصیل بتاتے ہوئے ہاضم ماما آپریشن کامیاب ہوا ہے لیکن ابھی ہوش نہیں آیا۔

اللہ کا شکر آپریشن کامیاب رہا آمنہ بیگم جب ہوش آجائے تو ہمیں بتا دینا۔آئلہ بہت پریشان ہے۔

جی ماما ہاضم اچھا خیال رکھیے۔

آئلہ جو جائے نماز پر بیٹھی درود شریف پڑھ رہی ہوتی ہے۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آمنہ بیگم آپرشن کامیاب رہا ہے۔سکون کا سانس لیتے ہوئے آئلہ ''اے میرے رب تیرا شکر ہے اور پھر پڑھنے لگ جاتی ہے۔''

ملک اسفند اور اس کی بیگم بھی ہسپتال پہنچ جاتے ہیں ان کو دیکھتے ہی عمر کو غصہ آ جاتا ہے۔ غصے سے عمر آپ یہاں سے چلے جائیں اب عدالت میں ملاقات ہوگی۔ لگتا ہے آپ کو شرافت کی زبان سمجھ نہیں آتی اب آپ کو آپ کی زبان میں سمجھائیں گے۔

بیٹا آرام سے بات کرتے ہیں سلمان توفیق عمر کو پکڑتے ہوئے۔

انکل عمر بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں ہاضم بھی غصے سے سخت لہجے میں آپ لوگ اس وقت چلے جائیں تو بہتر ہوگا۔ وہ واپس چلے جاتے ہیں۔

ان سے مایوس ہو کر ملک اسفند تھانے جاتا ہے تھانے دار سے ملتا ہے تھانے دار بھی اپنی بے بسی کا اظہار کرتا ہے۔

میں تم کو خوش کر دوں گا۔

جناب چائے پیئے تھانے دار اوپر سے سخت آرڈر آئے ہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

غصے سے ملک اسفند چائے کیا خاک پیئوں بیٹا اندر ہے۔ مشورہ دیتے ہوئے تھانے دار ان لوگوں سے مل کر کچھ زور ڈالیں وضاحت کرتے ہوئے ملک اسفند وہ بھی عام لوگ نہیں ورنہ میں نے پرچہ کب ہونے دینا تھا۔

پھر تھانے دار سے میں شہریار سے مل لوں۔

تھانے دار رفیق ملک صاحب کو اس کے بیٹے کے پاس لے جاؤ۔

رفیق ملک اسفند کو شہریار ملک کے پاس لے کر جاتا ہے۔ بڑے دکھ بھرے انداز میں ملک شہریار ابا! مجھے یہاں سے نکالو۔

غصے سے ملک اسفند بنو بیٹا جی رانجھا۔ تم کو کتنا سمجھایا تھا مگر تم پر عشق کا بھوت سوار تھا اب اس کا مزہ چکھو۔ یہ گاؤں کے لوگ یا مزارے نہیں جن کے ساتھ ہم جو سلوک چاہے کرتیں۔

ابا اب کیا ہوگا گھبرا کر ملک شہریار۔

تم بس دعا کرو۔ احمد ٹھیک ہو جائے۔

اگلے دن دونوں گھروں کی ساری عورتیں احمد کو ہسپتال میں دیکھنے آتی ہیں۔ جب آئلہ کمرے میں داخل ہوتی ہے تو اس کی نظر احمد پر اور احمد کی اس پر پڑتی ہے دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

آصفہ حال احوال پوچھتی ہے آمنہ بیگم احمد کو چومتی ہے مگر آئلہ دور کھڑی احمد کو دیکھتی ہے مگر کچھ بولتی نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد سب گھر جانے لگتے ہیں تو جاذلہ ماما آئلہ کو میرے ساتھ رہنے دیں رات کو میری ڈیوٹی ختم ہوگی تو ہم آجائیں گے۔

بیٹی کی بات کو سمجھتے ہوئے آمنہ بیگم ٹھیک ہے۔ دونوں کو اکیلا چھوڑنے کے لیے جاذلہ عمر بھائی اور ہاضم تم لوگ بھی گھر جا کر Fresh ہو کر آؤ۔ ہم دونوں احمد کا خیال رکھتی ہیں۔

دونوں ٹھیک ہے پھر سب چلے جاتے ہیں۔

تم بھائی سے بات کرو جاذلہ آئلہ سے میں ابھی کچھ دیر میں مریضوں کو دیکھ کر آتی ہوں۔ پھر وہ چلی جاتی ہے۔

اس کے جاتے ہی آئلہ احمد کے قریب جا کر کھڑی ہو کر آپ کیسے ہیں۔

ہلکا سا مسکرا کر احمد شکر ہے تم نے مجھ سے بات تو کی۔ حزن و ملال سے آئلہ ''یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے اب آپ مجھے چھوڑ دیں۔''

غصے سے احمد ''بکواس مت کرو اور یہاں سے چلی جاؤ۔'' وہ رونے لگ جاتی ہے احمد اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ اس کو پاس بٹھاتے ہوئے احمد جو کچھ ہونا ہوتا ہے ہو کر رہتا ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے حادثے انسان کو ایک دوسرے کے قریب لے کر آتے ہیں۔

اس کی طرف اشارے سے دیکھو! اس سے یہ تو پتہ چلا تم مجھے چاہتی ہو۔ لیکن آئلہ روئی جاتی ہے۔

اسی دوران جاذلہ آجاتی ہے۔

اس کو روتے ہوئے دیکھ کر جاذلہ "اتنی بہادر لڑکی بھی روسکتی ہے۔ میرا تو خیال تھا تم رلانے والوں میں سے ہو۔"

آنسو صاف کرتے ہوئے آئلہ "کیا میں انسان نہیں ہوں۔"

پیار کرتے ہوئے جاذلہ انسان تو ہو لیکن ان بھیڑیوں کے معاشرے میں۔ روؤ مت ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔

دیکھو! احمد بھائی کتنے بہادر ہیں۔ تمہاری خاطر جان پر کھیل گئے ہیں سب تمہاری خاطر لڑ رہے ہیں اور انشاءاللہ جیتیں گے۔

آئلہ کو ہنسانے کے لیے احمد جاذلہ اس کو اتنا پیار مت کرو۔ کچھ میرے کرنے کے لیے چھوڑ دو۔

مسکراتے ہوئے آئلہ شرم کریں بستر پر پڑے ہیں۔

مسکرا کر احمد بستر پر پیار یا محبت کرنا منع ہے کیا اس کا ہاتھ پیار سے دباتے ہوئے۔

☆......☆......☆

ہسپتال میں عمر اور ہاضم احمد کی دیکھ بھال کرتے ہیں جاذلہ بھی بہت خیال رکھتی ہے جاذلہ کی وجہ سے سب ڈاکٹر بھی اس کو خاص توجہ دیتے ہیں پھر احمد کو ہسپتال سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ اس دوران وہ لوگ شہریار کو جیل سے باہر نہیں آنے دیتے۔

احمد کو گھر لے آتے ہیں۔

جب احمد گھر آتا ہے تو ممتاز حیدر کا پورا خاندان احمد کا حال دریافت کرنے آتا ہے۔

دونوں خاندان بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے ہیں تو ریحانہ بیگم ممتاز بھائی اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو اصولاً آئلہ کو احمد کی خدمت کرنی چاہیے۔

اوپر آصفہ احمد صاحب نیچے تمہارے سسرال آیا ہے آنٹی تمہاری بیگم کو تمہاری خدمت کے لیے بھیجنے کا کہہ رہی ہیں۔

خوشی سے احمد سچ میں بھابھی۔

یہ ہاں آصفہ۔

جب بیوی شوہر کی خدمت کرے گی تو وہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔

اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے آمنہ بیگم آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ممتاز حیدر جب تک احمد ٹھیک نہیں ہوتا آئلہ آپ ہی کے گھر میں رہے گی۔

سلمان توفیق شکریہ! ممتاز صاحب۔

آپ جب ہمارا اتنا خیال کرتے ہیں ممتاز حیدر تو ہمیں بھی آپ کا خیال رکھنا چاہیے۔

اگلے دن ہاضم سامان کے ساتھ آئلہ کو چھوڑ جاتا ہے۔

آصفہ سے ریحانہ بیگم آئلہ کو احمد کے کمرے میں لے جاؤ۔

تو وہ اس کو احمد کے کمرے میں لے جاتی ہے وہ دروازے پر کھڑی ہو جاتی ہے آصفہ آؤ۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کرتی ہے۔

احمد کی طرف دیکھتے ہوئے آصفہ آج سے آئلہ تمہاری دیکھ بھال کرے گی۔ ظاہر ہے جو بیوی کر سکتی ہے وہ ہم کہاں؟

وہ آئلہ کی طرف دیکھتا ہے تو آصفہ چلی جاتی ہے۔

جب کچھ نہیں بن پڑتی تو ملک اسفند اور بیگم دل نواز سلمان توفیق کے گھر آتے ہیں۔ ریحانہ بیگم ان کو بٹھاتی ہے ریحانہ بیگم آصفہ سے پروین کو کہو چائے لاؤ۔

سلمان بھائی میں چائے پینے نہیں آئی دل نواز بیگم میں آپ سے معافی مانگنے آئی ہوں۔

''پلیز میرے بیٹے کو معاف کر دیں۔''

ذرا سخت لہجے میں ریحانہ بیگم ''معاف کرنا بہن میرا بھی بیٹا ہی ہے جس کو آپ کے بیٹے نے گولی ماری ہے کیا ہمیں تکلیف نہیں ہوئی۔''

بیگم کو سلمان توفیق آپ خاموش رہیں۔

اس کی طرف منہ کر کے دل نواز بیگم بھائی سلمان بہنیں بھائیوں کے پاس بڑے مان سے آتی ہیں بھائی تو بہنوں کی خاطر سب معاف کر دیتے ہیں۔ میں تو بڑے مان سے آئی ہوں خالی ہاتھ نہیں جاؤں گی۔

شفقت بھرے انداز سے سلمان توفیق۔بہن بن کر آئی ہو جاؤ معاف کیا۔

''لیکن میری ایک شرط ہے۔''

کیا ملک اسفند ہم ہر شرط ماننے کو تیار ہیں۔

سلمان توفیق وہ ہماری اور ممتاز صاحب کی فیملی کے کسی ممبر کی طرف کبھی دیکھنے کی جرأت نہ کرے۔

جھٹ سے ملک اسفند نہیں کرے گا۔

اسی دوران آصفہ پروین کے ساتھ چائے لے کر آتی ہے اور سب کو چائے پیش کرتی ہے۔

☆......☆......☆

کھانے کی ٹرے آئلہ لے کر آتی ہے احمد سے اُٹھیے میں کھانا لائی ہوں کھا لیں۔

ٹرے میز پر رکھو احمد اور مجھے اٹھاؤ۔

حالانکہ تھوڑی سی کوشش کرنے سے اٹھ کر بیٹھ سکتا ہے لیکن وہ بھی آئلہ سے تیمارداری کروانا چاہتا ہے۔

وہ جی جناب! کھانا میز پر رکھ کر سہارا دے کر اس کو اٹھاتی ہے بیٹھا کر کھانے کی ٹرے اس کے سامنے رکھتی ہے۔آنکھ کے اشارے سے کھاؤ۔

سر کے اشارے سے احمد نہیں۔

وہ اس کے سامنے بیٹھ کر اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتی ہے وہ کھانا کھلا رہی ہوتی ہے تو ریحانہ بیگم دروازے سے دیکھ کر چلی جاتی ہے۔

ٹکٹکی باندھے احمد آئلہ کو دیکھے جاتا ہے لیکن آئلہ آنکھیں نیچے جھکا لیتی ہے۔

کھانا کھلانے کے بعد اس کو دوائی دینی ہے اپنا کام کر کے صوفے پر جا کر سو جاتی ہے۔

احمد بیڈ پر لیٹا آئلہ کو دیکھتا رہتا ہے سوچتا ہے کتنی اچھی لڑکی ہے قدرت نے زبردستی مجھے دی ہے اور سوچتے سوچتے سو جاتا ہے۔

صبح اٹھ کر آئلہ نیچے جا کر ناشتہ لاتی ہے احمد کو ناشتہ کرواتی ہے۔ آئلہ ''احمد تم تھوڑی سی کمرے کے اندر واک بھی کرو تا کہ بہتر محسوس کرو۔ سارا دن بیڈ پر لیٹے لیٹے تھک جاتے ہوں گے۔

ٹھیک ہے احمد ''تم مجھے سہارا دو۔''

وہ احمد کو اٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھاتی ہے۔

سر کے اشارے سے احمد نہیں۔

تو وہ سہارے سے اٹھاتی ہے احمد اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے حالانکہ اس کے بغیر بھی آہستہ آہستہ چل سکتا ہے۔

چلتے ہوئے احمد ''آئلہ جب تم میرے ساتھ ہوتی ہو تو مجھے لگتا ہے اب مجھے کسی کی بھی ضرورت نہیں۔'' اب میں بہت بہتر ہوں اپنا کام کر سکتا ہوں لیکن میری روح کو تمہاری ضرورت تھی۔

مائیں بغیر کہے بچوں کی دل کی بات جان جاتی ہیں اس لیے امی نے میری تیمارداری کے لیے تم کو بلایا ہے۔ اب میں بالکل ٹھیک ہونے کے بعد میں تم کو جلدی سے اپنے پاس لے کر آؤں گا۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے ''اب میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔'' تم کوئی جواب کیوں نہیں

دیتی۔ کیاتم ایسا کچھ محسوس نہیں کرتی۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے آئلہ آپ کی بن کر آؤں گی تو آپ کو سارے سوالوں کے جواب دوں گی۔

چلو مجھے لٹادو احمد میں تھک گیا ہوں۔ تو وہ اس کو بیڈ پر لے جاتی ہے اور وہ بھی صوفے پر لیٹ جاتی ہے۔

رات کو احمد کو بخار ہو جاتا ہے تو وہ آئلہ......

وہ اٹھ کر کیا بات ہے احمد؟

''مجھے پانی دو۔''

وہ اس کو پانی دیتی ہے تو اس کا ہاتھ احمد کے ہاتھ سے لگتا ہے۔

''آپ کو تو بخار ہو گیا ہے۔''

وہ ڈر جاتی ہے کہ شاید اس نے واک کروائی تھی اس وجہ سے بخار ہوا ہے۔ وہ بھاگی بھاگی ریحانہ بیگم کے کمرے میں جاتی ہے دروازے پر دستک دیتی ہے۔

ریحانہ بیگم ''بیٹی کیا ہوا ہے؟''

ایک ہی سانس میں آئلہ آنٹی احمد کو بخار ہو گیا ہے۔

اس کو تسلی دیتے ہوئے تم جاذلہ کو فون کرو۔ ہم آتے ہیں تو اس کو جاذلہ کا خیال آتا ہے۔

جی اچھا آنٹی میں جا کر کرتی ہوں۔ وہ کمرے میں جا کر جاذلہ کو فون کرتی ہے۔

''ہیلو'' جاذلہ فون اٹھاتے ہوئے کیا ہوا ہے؟ آدھی رات کو فون خیریت ہے؟

پریشان لہجے میں آئلہ ''جاذلہ احمد کو بخار ہو گیا ہے۔''

تم فون رکھو میں ہاضم کے ساتھ آتی ہوں۔

اتنے میں ریحانہ بیگم اور سلمان توفیق بھی آجاتے ہیں۔تھوڑی دیر میں جاذلہ اور ہاضم آجاتے ہیں جاذلہ احمد کا چیک اپ کرتی ہے۔

جاذلہ گھبرانے کی ضرورت نہیں موسم بدل رہا ہے یہ معمولی موسمی بخار ہے ٹھیک ہو جائے گا۔بہتر ہو گا اے سی نہ لگائیں۔میں یہ دوائیاں دیتی ہوں ان کو دیں۔وہ بکس کھول کر دوائی دیتی ہے۔

وہ آئلہ سے ان کو تازے پانی کی پٹیاں کرو۔دیکھنا! پانی زیادہ ٹھنڈا نہ ہو جب بخار ہلکا ہو تو دوائی دینا۔اچھا آنٹی میں چلتی ہوں۔

رک جاؤ ریحانہ بیگم۔

نہیں جاذلہ آنٹی مجھے آج رات کی ڈیوٹی پر جانا ہے پھر آؤں گی۔

اچھا آنٹی انکل، خدا حافظ ہاضم۔

دونوں جاتے جاتے آئلہ گھبراؤ مت ٹھیک ہو جائیں گے ان دونوں کو عمر باہر چھوڑنے جاتا ہے۔

وہ احمد کو تازے پانی سے پٹیاں کرتی ہے آنٹی انکل آپ آرام کریں میں ان کا خیال رکھوں گی۔

چلتے ہوئے ریحانہ بیگم کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔

عمر آئلہ میں بھی کمرے میں ہوں اگر کچھ چاہیے ہو تو بتا دینا۔

جی بھائی آئلہ آپ جا کر آرام کریں۔

بخار ہلکا ہوتا ہے تو آئلہ احمد کو دوائی دیتی ہے پھر بیڈ کے ساتھ ہی کرسی رکھ کر اس پر بیٹھ جاتی ہے اور پڑھ پڑھ کر احمد پر پھونکتی ہے جیسے پیاسے کو پینے کے لیے پانی کا پیالہ ملتا ہے اور وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔وہ بھی پیاسی تھی جیسے احمد بڑی مشکل سے ملا ہوتا ہے وہ اس کو کھونا نہیں چاہتی وہ آہستہ سانس بھی لیتا ہے تو آئلہ کی جان نکل جاتی ہے۔وہ اس کے بغیر جینے کا تصور بھی اب نہیں کر سکتی۔

تھوڑی دیر بعد ریحانہ بیگم آتی ہے بیٹے پر دعا پھونک کر آئلہ سے جو بیٹھی بیٹھی سوئی ہوتی ہے اس کو

اٹھاتی ہے۔

''آئلہ بیٹی سوجاؤ۔اٹھو جا کر سوجاؤ۔''

آنٹی میں ٹھیک ہوں آئلہ آپ جائیں آرام کریں میں احمد کے پاس ہوں آپ فکر نہ کریں۔

لیکن ریحانہ بیگم احمد کے پاس کچھ دیر بیٹھ کر چلی جاتی ہے۔

وہ پھر بیٹھی بیٹھی سوجاتی ہے اس کا سر احمد پر آجاتا ہے ویسے ہی وہ سوئی رہتی ہے۔

صبح فجر کے وقت احمد کو ہوش آتا ہے جب بخار اترتا ہے آئلہ کا سر اپنے اوپر رکھا دیکھ کر سمجھ جاتا ہے کہ وہ ساری رات ایسے ہی بیٹھی رہی ہوگی۔

اس کو ہلاتے ہوئے احمد اٹھو! آئلہ صوفے پر جا کر سوجاؤ۔

وہ ہڑبڑا کر اُٹھتے ہوئے اب آپ کا بخار کیسا ہے؟ میں اب نماز پڑھوں گی پھر سوتی ہوں۔

میں ٹھیک ہوں تم ایسے کرسی پر ہی سوگئی جا کر صوفے پر سوجاتی۔میری وجہ سے تم کو تکلیف اٹھانی پڑی۔

جو آپ نے میری وجہ سے اٹھائی ہے آئلہ اس کے مقابلے میں تو یہ کچھ نہیں۔

پھر وہ جا کر وضو کرتی ہے نماز پڑھتی ہے نماز پڑھنے کے بعد صوفے پر لیٹی درود پڑھتے پڑھتے سوجاتی ہے۔

صبح نو بجے ریحانہ بیگم اور سلمان توفیق کمرے میں آتے ہیں آئلہ اور احمد کو سویا دیکھتے ہیں۔

ریحانہ بیگم احمد کا بخار ہاتھ لگا کر چیک کرتی ہے۔

اب احمد کو بخار نہیں۔

چلو! چلتے ہیں آئلہ ساری رات جاگتی رہی ہے اس کو نیند پوری کرنے دیتے ہیں۔جب دونوں اٹھیں گے تو پھر آئیں گے۔

یوں دس دن گزر جاتے ہیں احمد ٹھیک ہو جاتا ہے اور آئلہ کے جانے کا وقت آجاتا ہے۔

محبت بھری نگاہوں سے احمد "آج تم جانے لگی ہو مجھے تم اپنے بال تو دکھاؤ۔"

سخت لہجے میں آئلہ "تم اپنی حد میں رہو۔"

میں نے ان دس دنوں میں اپنی Limits کہاں Cross کی ہیں۔

تم صوفے پر سوتی رہی کبھی کہا! آ کر بیڈ پر سو جاؤ۔

سر ہلاتے ہوئے آئلہ نہیں۔

میں تو پیار سے کہہ رہا ہوں۔

لیکن ابھی نہیں آئلہ۔

تم مجھے بتاؤ احمد آئلہ سے تم اتنے خوبصورت سٹائل میں دوپٹہ کیسے لیتی ہو کبھی کوئی بال نظر نہیں آتا اور اتنا خوبصورت بھی لگتا ہے۔

کیا انکل یا آنٹی نے لینے کے لیے کہا ہے؟ ہماری سوسائٹی میں لڑکیاں کہاں لیتی ہیں؟

آئلہ بابا یا ماما ہمیں کبھی بھی کوئی کام کرنے کے لیے نہیں کہا وہ سب ہمارے اندر innaite کر دیتے ہیں۔ جب میں تم سے نکاح کا کہنے آئی تھی تب تک نہیں لیتی تھی۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے تمہیں تو یاد ہو گا۔

اسے دیکھتے ہوئے احمد تب مجھے تم میں Interest نہیں تھا میں نے غور سے نہیں دیکھا۔ لیکن یہ تو یاد ہے تم نے دوپٹہ نہیں لیا ہوا تھا۔

اس کے بعد میں نے اور جاذلہ نے دوپٹہ لینا شروع کیا۔

ہاں...... احمد "جاذلہ کو بھی میں نے کبھی دوپٹے کے بغیر نہیں دیکھا نہ تم کو۔"

محبت سے احمد بڑی ظالم ہو اب تم کو دیکھنے کے لیے رخصتی کروانا پڑے گی۔

نرم انداز سے آئلہ تب ہی بال بھی دیکھ لیجئے گا۔ دونوں نیچے لاؤنج میں آ جاتے ہیں۔

دونوں کے گھر والے موجود ہوتے ہیں۔

خوش ہوتے ہوئے ریحانہ بیگم اگلے ماہ کی دس تاریخ کو ہم بارات لے کر آئیں گے۔

آمنہ بیگم یہ تیاری کے لیے وقت بہت کم ہے آج پچیس تاریخ ہے۔

بہن ہم کو کچھ نہیں چاہیے سلمان توفیق صرف آئلہ چاہیے۔

پیار سے احمد آئلہ کو دیکھتا ہے وہ شرم کے مارے نگاہیں نیچے کر لیتی ہے۔

جیسے آپ کو مناسب لگے ممتاز حیدر ہم تیار ہیں آئلہ آپ کی امانت ہے جب چاہے لے جائیں۔

شادی بڑی دھوم دھام سے ہوتی ہے دونوں کی مہندی اکٹھی کی جاتی ہے۔

جاذلہ مٹھائی کھلاتے ہوئے احمد کو بہت تنگ کرتی ہے سب دونوں کو مہندی لگاتے ہیں۔

آصفہ اور کچھ لڑکیاں آئلہ کو کمرے میں لاتی ہیں اور بیڈ پر بٹھاتی ہیں۔

پہلے تو ریحانہ بیگم منہ دکھائی میں آئلہ کو سیٹ دیتی ہے پھر اس کا ماتھا چومتی ہے۔

''بیٹی آج سے احمد تیرا ہے اس کا خیال رکھنا۔'' وہ جانے لگتی ہے تو احمد کمرے میں آجاتا ہے ریحانہ بیگم اس کو بھی بہت پیار کرتی ہے پھر چلی جاتی ہے۔

آئلہ تم کو یاد ہوگا آصفہ جب احمد کے ہاتھ پر چھری لگی تھی تو احمد نے کہا تھا کہ جان دے کر بھی آئلہ کو پاؤں گا اس نے تو جان دے کر تم کو پا لیا ہے۔

''اب تم اس کا خیال رکھنا۔''

پھر چلی جاتی ہے۔

بیڈ پر آئلہ کے قریب احمد بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر کنگن نکال کر اس کو پہناتا ہے۔

وہ آئلہ کا ہاتھ پکڑ کر اب بتاؤ تم کو مجھ سے محبت ہے۔

جب تمہاری شادی ہوتی ہوتی رہ گئی تھی آئلہ'' اور اس کے بعد تم مجھ سے محبت کا اظہار کرتے تھے

تو مجھے غصہ آتا تھا۔ میں نے سوچا تم سے طلاق لے لوں گی۔"

لیکن جب تم کو میری خاطر گولی لگی تو مجھے احساس ہوا۔ تم مجھے واقعی ہی چاہتے ہو تو میں بھی تم سے محبت کرنے لگی۔ اس لیے تو ہسپتال میں روئی تھی۔

یہ محبت تو ہی تھی جس کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آئے تھے میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی میں بھی آپ سے محبت کرتی ہوں جیسے میری ماں میرے باپ سے۔

اس کے ہاتھ احمد اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر تم مجھے کبھی مت چھوڑنا۔

محبت سے آئلہ احمد کی طرف دیکھتے ہوئے میری ماں نے میرے باپ کا ہر مشکل میں ساتھ دیا۔

جس عورت نے کبھی اپنا کام خود نہ کیا تھا، سارے گھر کا کام کیا۔

میں بھی زندگی میں تمہارا اسی طرح ساتھ دوں گی کبھی آپ سے نہیں پوچھوں گی کہ آپ نے یہ کیوں کیا؟

اسے دیکھتے ہوئے احمد میں بھی انکل سے متاثر ہوا تھا جب میری بینا سے شادی ہو رہی تھی۔

بڑے پرسکون میری شادی میں شریک تھے یہ نہیں کہا کہ تم میرے داماد ہو۔ شادی کیوں کر رہے ہو۔

انہوں نے میرا تم سے نکاح کے وقت کہا تھا کہ وہ کبھی کسی سے ذکر بھی نہیں کریں گے۔ تو انہوں نے واقعی ہی نہیں کیا۔ اس دن میں نے سوچا تھا اتنے عظیم باپ کی بیٹی عظیم ہی ہوگی۔

کاش تم میرے نصیب میں ہو......شاید اس دن دعا دل سے نکلی تھی اور تم میرے نصیب میں لکھی گئی۔ میں آج بہت خوش ہوں۔

ہاتھ چھڑواتے ہوئے آئلہ آج میں آپ کو اپنے بال دکھاتی ہوں۔ وہ دوپٹہ اتار کر اپنے بال کھولتی ہے۔

حیرت سے احمد اس کے بال دیکھتے ہوئے یار بہت خوبصورت اور لمبے ہیں۔

محبت بھری نگاہوں سے اس سے تم کوئی پری ہو۔اس کو اپنے کندھے کے ساتھ لگا کر پیار کرتا ہے۔

ممتاز حیدر بیگم تم نے دیکھا خدا صبر کرنے والوں کو کیسے کیسے نوازتا ہے۔ ہمارے پورے گھرانے نے مشکل حالات میں صبر کیا تو خدا نے پورا جہاں ہی ہمیں دے دیا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آمنہ بیگم ہم تو عام لوگ ہیں تو خدا نے ہم پر اتنا کرم کیا ہے۔

اس کا مطلب ہے خدا ہر کسی کو اس کے صبر کا اجر ضرور دیتا ہے اگر وہ اس پر بھروسہ رکھتا ہے۔ بے شک وہ بڑا عظیم اور معاف کرنے والا ہے۔

مسکرا کر ممتاز حیدر ''بے شک۔''

❁ ❁

ختم شد